محبت حیات ہوتی ہے
بقلم
میرب حیات
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

محبت حیات ہوتی ہے

از

میرب حیات

www.novelsclubb.com

"تم یہ کیوں نہیں مانتے شاہ کہ محبت کرتے ہو تم اس سے؟؟ کیوں خود کو دھوکا دے رہے ہو؟ کیوں سچ سے بھاگ رہے ہو؟ کیوں شاہ کیوں؟؟"آخر میں وہ سسکنے لگی تھی.. پلیز شاہ پلیز..مان لو کہ چاہتے ہو تم اسے مان لو کہ ادھورے ہو تم اسکے بنا..اگر تم میری وجہ سے خود کو یہ تکلیف دے رہے ہو تو مت کرو پلیز مت کرو یہ..مجھے کچھ نہیں ہو گا، میں جی لوں گی شاہ..تمہارے بغیر شاید جی بھی لوں، مگر تمہارے آنکھوں میں اسکی محبت دیکھ دیکھ کر مر جاؤں گی..مار ڈالے گی تمہاری آنکھوں کی وحشت مجھے..مار ڈالے گی.."وہ اسکے سینے میں منہ چھپائے سسک رہی تھی. شاہ کو اسکی سسکیاں اپنے آس پاس بہت پاس محسوس ہوئی تھیں، مگر وہ کہیں نہیں تھی اس نے بے ساختہ جھکی نظریں اٹھا کر آس پاس دیکھا اس امید سے کہ شاید ہمیشہ کی طرح وہ اسکے سامنے آ کھڑی ہو گی مگر افسوس کہ تا حد نگاہ مٹی کے ڈھیر تھے..وہ دھندلی آنکھوں کو بمشکل کھولے اسے تلاش رہا تھا بے ساختہ اسکی

www.novelsclubb.com

نگاہ بلکل قریب ہی مٹی کے ڈھیر پر پڑی م اس نے بے دردی سے سر کو انکار میں ہلایا تھا.. دل کا درد بڑھنے لگا تو، آنکھیں بہتی ہوئی تیزی سے گالوں کو بھگونے لگیں۔ ..اس نے اپنے مضبوط ہاتھوں کی پشت سے چہرے کو رگڑ ڈالا اور تیزی سے تقریباً بھاگتے ہوئے قبرستان کا گیٹ پار کر گیا.. وہ وہ اس زندہ دل لڑکی کو مٹی کے ڈھیر تلے دیکھنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا..

■ ■ ■

شفیع شاہ کو اللہ نے ایک بیٹے اور ایک بیٹی سے نوازا تھا دونوں بچے ہی حسین و جمیل اور ہونہار تھے. رفعیہ شاہ جو کہ عمر میں نبیل سے پانچ سال بڑی تھیں بیس سال کی باڑ پھلانگنے سے پہلے ہی اپنے چچازاد دانش کی دلہن بن کر بابل کے آنگن کو سونا کر گئیں. گھر کی تنہائی شفیع شاہ اور انکی بیگم سمعیہ شاہ کو کاٹتی تھی مگر افسوس کہ نبیل ابھی فقط پندرہ سال کے تھے سو بہولانے کا خواب پورا نہیں کیا جا سکتا تھا... گھر کی اداسیوں میں رفعیہ کی آمد بہار کا جھونکا ثابت ہوتی تھی ایسے میں ننھے سکندر شاہ کی

آمد نے جہاں نبیل ولا کو بے پناہ خوشی کا احساس بخشا تھا وہیں دانش شاہ اور رفعیہ شاہ کو بھی اپنی زندگی مکمل ہوتی نظر آئی تھی دونوں خاندانوں کے دل خوشی سے لبریز تھے. جیسے ہی نبیل شاہ بیس برس کے ہوئے شفیع شاہ نے اپنی دلی خواہش پوری کی اور نبیل شاہ کی شادی اپنی بھانجی میمونہ سے طے کر دی اور ٹھیک دو ماہ کے اندر نبیل اور میمونہ رشتہ ازدواج میں بندھ چکے تھے.. چار سالہ سکندر کو بڑی بڑی سیاہ آنکھوں والی مامی بہت اچھی لگتی تھی. میمونہ بھی اس سے بہت محبت سے پیش آتی تھیں بے شک انکا خاندان ایک مثالی گھرانہ تھا.. شادی کے دو سال بعد ننھی شجعیہ کی آمد نے انکی زندگانیوں کو مکمل کر دیا تھا.. شجعیہ کا نام رفعیہ نے خود رکھا تھا اور بہت محبت سے اس نام کو سکندر شاہ کے نام سے جوڑ دیا. وقت دھیرے دھیرے بہت اچھا گزر رہا تھا مگر شاید تقدیر کو انکی خوشی منظور نہ تھی۔۔ایک طوفان آیا جس نے اس خوشحال خاندان کی بنیادیں ہلا ڈالیں..

www.novelsclubb.com

شجعیہ اس وقت دو سال کی تھی جب میمونہ ایک بار پھر ماں کے عہدے پر فائز ہوئیں مگر قسمت کی ستم ظریفی کہ کچھ پیچیدگیوں کی وجہ سے مردہ بیٹے کو جنم دے کر خود بھی اللہ کو پیاری ہو گئی.. نبیل شاہ کی تو زندگی اندھیر ہو گئی جبکہ جوان بہو اور مردہ وارث کے غم نے کچھ ہی دن میں شفیع شاہ کی جان بھی لے لی ایسے میں ننھی شجعیہ کی کھلکھلاہٹوں اور سکندر کی شرارتوں نے ان سب کو اپنا غم سنبھالنے کی ہمت دی مگر قسمت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا ابھی میمونہ اور شفیع شاہ کی موت کو سال بھی نہ گزرا تھا کہ رفعیہ اور دانش ایک کار ایکسیڈنٹ میں چل بسے. اس سانحے نے در حقیقت سمعیہ شاہ کی کمر توڑ دی اور وہ بستر سے جا لگیں. نو سالہ سکندر کی زمہ داری نبیل کے کندھوں پر آن پڑی تھی. نبیل جو پہلے ہی میمونہ کی موت سے ٹوٹ چکا تھا اب عزیز و جان بہن اور بھائی جیسے بہنوئی کی موت پر بلکل ہی بکھر گیا مگر اسے شجعیہ اور سکندر کے لیے جینا تھا. اور ایسے میں اسکا ساتھ میمونہ کی چھوٹی بہن خدیجہ نے دیا تھا. سمعیہ بیگم جو کہ اب بی جان بن چکی تھیں، کی ایما پر خدیجہ اور نبیل کا عقد

www.novelsclubb.com

کر دیا گیا. نبیل ولا در حقیقت ایک بکھرا ہوا آشیانہ تھا جسے اب خدیجہ کو تنکا تنکا سمیٹنا تھا. خدیجہ نے دل و جاں سے شجعیہ کو اپنی نرم آغوش میں سمیٹ لیا اور سکندر کی ذمہ داری کو بھی دل سے قبول کیا تھا. خدیجہ جیسی شریف اور نیک دل بیوی نے ایک بار پھر نبیل شاہ کی زندگی میں رنگ بھر دیے تھے. بے شک خدیجہ انکے لیے قدرت کا انعام بن کر آئی تھیں. شادی کے دو سال بعد ایک ننھی پری نے انکی زندگی کو مزید خوبصورت بنا دیا. جسکا نام بی جان نے "دل آئنور" رکھا. بلاشبہ وہ ایک ننھی پری ہی دکھائی دیتی تھی. بڑی بڑی بھوری آنکھوں والی گڑیا شجعیہ اور سکندر دونوں کے دل میں ہی گھر کر گئی. سکندر کبھی اسکے گلابی گال چومتا کبھی اسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے کھیلتا اسکو تو جیسے کوئی من پسند کھلونا مل گیا تھا. اب گیارہ سالہ سکندر کی سکول سے آنے اور سکول جانے سے پہلے کی بس ایک ہی مصروفیت تھی اور وہ تھی دل آئنور. وقت گزر رہا تھا اور ساتھ ساتھ شجعیہ اور سکندر کی آپس میں محبت بھی پروان چڑھ رہی تھی.

www.novelsclubb.com

دل آئنور گھر بھر میں سب کی لاڈلی تھی مگر وہ خود ہر پل بس ماں کی گود میں چھپنا پسند کرتی تھی مگر خدیجہ گھریلو مصروفیات کی بدولت اسکو وقت نہیں دے پاتی تھیں ایسے میں سکندر اور شجعیہ اسے بہلا لیتے مگر کب تک؟ وہ دھیرے دھیرے ماں سے دور ہونے لگی تھی. فقط تین سال کی عمر میں ہی اس نے اپنی توتلی زبان میں ماں کے ساتھ سونے سے انکار کر دیا. وہ مسلسل رو رہی تھی اور خدیجہ بیگم سمجھنے سے قاصر تھیں کہ وہ اتنی ضد کیوں کر رہی ہے. سکندر جو اسکا رونا سن کر وہاں آیا تھا آگے بڑھا اور اسے خدیجہ بیگم سے لے لیا..

"مامی ڈونٹ یو وری اسے میں سلا دونگا پھر چھوڑ جاؤنگا آپکے پاس. یو جسٹ ریلیکس" سکندر نے دل آئنور کی جانب دیکھا جو سرخ چہرہ لیے اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی اسکے یوں دیکھنے پر وہ بے ساختہ مسکرایا. "دل آپ میرے ساتھ تو سو سکتی ہو ناں؟" سکندر نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا تھا. وہ اسکا ہاتھ پکڑے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا.

www.novelsclubb.com

"نئیں میں نے آپ تے سات نئیں شونا آپ بی تھجیہ شے جادا پیال کلتے او"(نہیں میں نے آپ کے ساتھ نہیں سونا آپ بھی شجعیہ سے زیادہ پیار کرتے ہو)اس نے اپنی توتلی زبان میں شکوہ کیا. سکندر کا قہقہ بے ساختہ تھا.

"نہیں میری گڑیا میں آپ سے زیادہ پیار کرتا ہوں اور ہمیشہ آپ سے ہی پیار کرونگا"اس نے دھیرے سے آئنور کا گال تھپتھپایا تھا.

"لیتن مما جادا پیال تھجیہ شے ترتی ہیں مجے ان تا پیال بی چاہیے"اب وہ باقاعدہ رونے لگی تھی. سکندر کے لیے اسے چپ کروانا لازم تھا جیسے۔۔

"دل اگر میں بھی آپ سے پیار کرونگا اور مما بھی آپ سے ہی پیار کریں گی تو پھر شجعیہ سے کون پیار کرے گا؟ وہ تو اکیلی رہ جائے گی گڑیا پھر اسکو ڈر لگے گا ناں. اسی لیے مما اسکو زیادہ پیار کرتی ہیں آپکے لیے میں ہوں ناں آپ سے میں پیار کرونگا چلو اب آنکھیں بند کرو اور سو جاؤ۔"سکندر نے اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے کمبل اوڑھایا تھا.

"تو پھل آپ تبھی تھپیہ سے پیال نہیں تلنا میں مما اس تو دے رہی ہوں اور آپ تو لے رہی ہوں.. تھیک اے؟؟ وہ بہت معصومیت مگر سمجھداری سے سارا حساب لگا چکی تھی..

"ٹھیک ہو گیا آج سے سکندر دل کا ہوا" بے ساختہ قہقہ لگاتے ہوئے چودہ سالہ سکندر شاہ نے تین سالہ دل آئنور سے وعدہ کیا تھا.. اسکی آنکھوں کا سکون اور چہرے کا اطمینان بتا رہا تھا کہ وہ مطمئن ہو چکی ہے. وہ خود بھی ہولے سے مسکرایا تھا اور آنکھیں موند لیں.

■■■

وہ خدیجہ بیگم کو ڈھونڈتی ہوئی آخر میں گھر کی پچھلی طرف بنے وسیع لان میں آئی تھی مگر وہاں خدیجہ بیگم کی جگہ شجعیہ کو دیکھ کر اسکی چمکتی پیشانی کی سلوٹوں میں اضافہ ہوا تھا. وہ اس وقت مہرون ٹی شرٹ اور بلیک جینز میں ملبوس تھی شجعیہ جو

www.novelsclubb.com

اس وقت سکندر کی یادوں میں کھوئی مسکرا رہی تھی اسکے چلانے پر ایک دم بوکھلائی تھی.

"ماما کدھر ہیں؟"انداز میں بھرپور نخوت تھی.

"ماما تو سکندر کے ساتھ مارکیٹ گئی ہیں بس آتی ہی ہوں گی.. تمہیں کچھ چاہیے تو مجھے بتادو دل؟"شجعیہ کو ایک دم اسکے لہجے کی سختی کا احساس ہوا تھا.

"مجھے بھوک لگی ہے صبح ناشتا بھی ٹھیک سے نہیں کیا تھا اور اب ماما بھی گھر نہیں ہیں اور شام کے پانچ بج رہے ہیں مگر مجال ہے جو انہیں میری رتی برابر بھی پرواہ ہو. کچن میں بھی کچھ اچھا نہیں بنا جو میں کھا لیتی. آپ پلیز جائیں اور میرے لیے کچھ بنا کر لائیں بہت بھوک لگی ہے مجھے"اس نے شان بے نیازی سے شجعیہ کو جواب دیا تھا.

"اوکے تم اپنا موڈ ٹھیک کرو میں پانچ منٹ میں ٹیبل لگا رہی ہوں تم آجاؤ۔"اسکے گال کو پیار سے چھوتے ہوئے شجعیہ نے عالیشان عمارت کی جانب قدم بڑھائے

تھے جبکہ پیچھے کھڑی دل آئنور معنی خیزی سے مسکرائی تھی. اس نے سوچ لیا تھا کہ شجعیہ سے سارے حساب کیسے برابر کرنے ہیں. تھوڑی ہی دیر بعد وہ بریانی اور کبابوں سے انصاف کر رہی تھی.. آج صبح کا واقعہ تیزی سے اسکے دماغ میں گھوم رہا تھا... اس نے سختی سے ہونٹ بھینچے تھے.. نبیل ولا کے تینوں بچوں نے تیزی سے عمر کی منازل طے کی تھیں. ماسٹرز کی ڈگری لینے کے بعد پانچ سال سے سکندر نے اپنے والد دانش کے بزنس کو نہ صرف سنبھالا ہوا تھا بلکہ آسمان کی بلندیوں پر پہنچا دیا تھا جسے نبیل شاہ، دانش شاہ کی وفات کے بعد بخوبی سنبھالے ہوئے تھے. جبکہ شجعیہ ماسٹرز کے اور دل آئنور میٹرک کے پیپرز دینے کے بعد رزلٹ کے انتظار میں تھی زندگی ہر طرح سے مکمل تھی. جہاں شجعیہ اور سکندر کے دل میں ایک دوسرے کی محبت پروان چڑھ رہی تھی وہیں دل آئنور کا دل خدیجہ بیگم کی محبت کو ترسا ہوا تھا. بچپن سے لے کر اپنی جوانی تک اس نے خود کو ماں سے دور اور سکندر کے قریب پایا تھا. خدیجہ بیگم نے شروع سے ہی شجعیہ کو ماں سے بڑھ کر محبت دی

www.novelsclubb.com

تھی مگر ایسا کرتے کرتے وہ اپنی حقیقی بیٹی کو نظر انداز کر جاتی تھیں اور اسی وجہ سے دل آئنور ماں سے دور ہوتی چلی گئی تھی. آج بھی وہ صبح ناشتے کی ٹیبل پر بڑے خوشگوار موڈ میں ناشتا کر رہی تھی. خدیجہ بیگم کی وہی روزانہ کی روٹین تھی. وہ شجعیہ کو جوس سرو کر رہی تھیں تبھی دل آئنور کے دل میں جانے کیا سمائی کہ اس نے شجعیہ کے سامنے رکھا جوس کا گلاس اٹھایا اور لبوں سے لگا لیا. اسکی اس حرکت پر خدیجہ بیگم نے اسے گھورا تھا.

"یہ کونسا طریقہ ہے دل؟ اگر آپکو جوس ہی پینا تھا تو آپ جگ میں سے لے لیتی بڑی بہن کے سامنے سے کیوں لیا آپ نے؟ آپکی اس حرکت کو کیا سمجھوں میں؟" سخت چتونوں سے گھورتی ہوئی وہ اس سے مخاطب تھیں.

www.novelsclubb.com

اس نے خالی گلاس کو ٹیبل پر پٹخا تھا اور جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں آپ سے بات کر رہی ہوں آئنور" اب کی بار انکا لہجہ پہلے سے سخت تھا. اس نے اپنی جھکی گھنیری پلکیں اٹھائی تھیں اور تلخی سے انہیں جواب دیا۔۔

."میں آپکو بتانا ضروری نہیں سمجھتی ماما۔"بدتمیزی سے جواب دیتی وہ جانے کے لیے مڑی تھی تبھی ساتھ والی چیئر پر بیٹھے سکندر نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا.

"بات اتنی بڑی نہیں ہے مامی جس پر آپ دل سے ناراض ہو رہی ہیں،ابھی یہ بچی ہے سمجھ جائے گی آہستہ آہستہ..اور تم بیٹھو دل ناشتا کرو ٹھیک سے۔"سکندر نے اسے زبردستی واپس بٹھایا تھا.

نبیل شاہ نے بھی آنکھوں سے بیوی کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا جسے انہوں نے آج نظرانداز کر دیا.

"بچی نہیں رہی یہ جو آپ دونوں ہر بار اسکا ساتھ دیتے ہیں. سولہ برس، کی ہو چکی ہے یہ مگر اسکی حرکتیں وہ ہی پانچ سالہ آئنور والی ہیں اور اسکی اس حالت کے ذمہ دار آپ دونوں ہیں۔"اب کی بار انکی توپ کا رخ سکندر اور نبیل شاہ کی طرف تھا جسکا جواب دل آئنور نے دیا تھا اور اس انداز میں دیا تھا کہ وہاں موجود چاروں افراد کو ساکن کر دیا تھا.

"بلکل ٹھیک کہا آپ نے ماما.. بلکل ٹھیک کہا بچی نہیں رہی میں بڑی ہو گئی ہوں. انفیکٹ میں جب پانچ سال کی تھی ناں؟تب ہی بڑی ہو گئی تھی..اور جانتی ہیں اتنی سی عمر میں ہی مجھے کس بات نے بڑا کر دیا ماما؟؟"اپنی بھوری سرخ آنکھیں اس نے ماں کی آنکھوں میں ڈالی تھیں جبکہ خدیجہ بیگم تو اسکا لہجہ سن کر ہی دنگ رہ گئی تھیں..

"آپ کے اس رویے نے ماما..آپکے اس رویے نے..پانچ سال کی عمر سے ہی یہ سب ہوتا دیکھ رہی ہوں. بریک فاسٹ ٹائم ہو، لنچ ٹائم ہو یا ڈنر ٹائم ہو آپکو صرف شجی آپی نظر آتی ہیں.. کبھی شجعیہ کو کچھ سرو کرتی ہیں کبھی کچھ اور یہ میں بچپن سے ہوتا دیکھ رہی ہوں ماما..جب پانچ سال کی تھی تب بھی اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے ہی کھانا کھاتی تھی اور اب بڑی ہو گئی ہوں تو اب بھی خود ہی لیتی ہوں یہ صرف شجی آپی کو ہی کیوں حق حاصل ہے کہ وہ آپکا پیار سمیٹیں.؟."بولتے بولتے اسکا گلا رندھ گیا آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر رخساروں پر پھسل رہے تھے..

www.novelsclubb.com

"ہر وقت شجعیہ شجعیہ..اور بس شجعیہ..میں تو جیسے کہیں ہوں ہی نہیں..آپ ہی بتائیں میں کہاں ہوں ماما؟؟میں کہاں ہوں؟؟؟؟کیا میں آپکی بیٹی نہیں ہوں؟" اسکے لہجے میں دکھ ہی دکھ تھا..

"اور اگر میں نے آج آپکے ہاتھ سے سر و کیا ہوا جوس شجی آپی کو پینے نہیں دیا تو آپکو اتنا برا لگ گیا؟"ایک تلخ مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں پر دم توڑا تھا.وہ جھٹکے سے اٹھی اور لاؤنج سے نکلتی چلی گئی.

سکندر اسکے پیچھے بھاگا تھا جبکہ شجعیہ اپنی جگہ چور سی ہو گئی..نبیل شاہ نے بھی باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے کیونکہ جانتے تھے کہ سکندر انکی بیٹی کو سنبھال لے گا.البتہ خدیجہ بیگم کے تاثرات ناقابل فہم تھے.وہ کمرے میں آتے ہی بیڈ پر اوندھے منہ گر گئی جس وقت سکندر اسکے کمرے میں داخل ہوا وہ تکیے میں منہ دیے سسک رہی تھی.وہ دیوانہ وار آگے بڑھا تھا.

www.novelsclubb.com

"دل! ادھر میری طرف دیکھو.." سکندر نے اسکا رخ اپنی جانب موڑا تھا. شدت سے رونے کے باعث چہرہ سرخ ہو رہا تھا بھوری بڑی بڑی آنکھیں سوج کر مزید حسین لگ رہی تھیں. سکندر کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا تھا۔۔اس نے دھیرے سے اسکے چہرے پر آئے بال سمیٹے تھے.

"کیوں تکلیف دے رہی ہو خود کو گڑیا؟ کیوں؟ مامی تم سے بہت پیار کرتی ہیں بس تم سے جتا نہیں پاتی. اور پھر ماموں تم سے کتنا پیار کرتے ہیں..اور میں..میں بھی تو کتنی کیئر کرتا ہوں تمہاری پھر کیوں رو رہی ہو ہاں؟؟ سکندر نے دھیرے سے اسے خود سے لگایا تھا. وہ اور شدت سے رو دی..

"شش..بس چپ..اب نہیں رونا تمہیں پتا ہے ناں تمہارا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے؟" اسکو خود سے الگ کرتے ہوئے سکندر نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا تھا. آئنور نے دھیرے سے سر ہلایا۔۔

www.novelsclubb.com

"وہ جتا نہیں پاتی لیکن سکندر۔۔۔"معصومیت سے کہتے ہوئے اس نے اپنے گال صاف کیے۔۔

"مجھے جتا نہیں پاتیں اور شجی آپی پر۔۔جان نچھاور کرتی رہتی ہیں۔۔۔مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔۔!"وہ نگاہ جھکاتے ہوئے اپنے آنسو روکنے کی کوشش کرتی بولی تو سکندر بے ساختہ مسکرایا.

"اتنا نوٹ کرو گی تو تکلیف تو ہو گی ناں۔۔۔بس اب تم بلکل نہیں روؤ گی.. چلو شاباش فریش ہو کر آؤ"سکندر نے اسے نرمی سے سمجھایا تو چار و ناچار وہ سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔سکندر شاہ کی ہر بات ماننا لازم ہی تو تھا اس پر..جب وہ منہ دھو کر واپس آئی تو سکندر کی بجائے خدیجہ بیگم بیڈ پر بیٹھی تھیں آئنور گرنے کے سے انداز میں انکے قریب بیٹھ گئی..اسے اب انکی جذباتی تقریر سننی تھی وہ کچھ کہہ رہی تھیں اور وہ سن بھی رہی تھی مگر وہ سمجھنے کی حدود سے بہت آگے نکل چکی تھی.

■■■

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے ماما.. غلطی شاید میری ہی تھی.. ایم ایکسٹریملی سوری مجھے آپ سے اتنی بدتمیزی نہیں کرنی چاہیئے تھی. پلیز آپ مجھے معاف کر دیں. میں آئندہ کبھی آپ سے اس انداز میں بات نہیں کرونگی"

انکی مجبوریوں اور دلائل کو سننے کے باوجود نا چاہتے ہوئے بھی وہ انکی بات کو سمجھ گئی تھی اور فوراً ان سے معافی بھی مانگ لی تھی مگر دل ہی دل میں شجعیہ کے خلاف محاذ کھول چکی تھی. جو کہ اسکی نظر میں بچپن سے اسکے حق پر ڈاکا ڈالے بیٹھی تھی..

بریانی اور کبابوں سے انصاف جاری تھا کہ اسے خدیجہ بیگم لاؤنج میں داخل ہوتی نظر آئیں پیچھے ہی سکندر بھی تھا دل آئنور نے بغور اسکا جائزہ لیا. صبح کی نسبت وہ اس وقت رف حلیے میں تھا مگر چھ فٹ سے نکلتی ہائٹ کے ساتھ وہ کافی ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔ گرے ٹراؤزر پر ریڈ ٹی شرٹ میں اسکے کسرتی بازو نمایاں تھے.. وہ اسے بڑے انہماک سے دیکھ رہی تھی تبھی سکندر کی نظر اس پر پڑی تھی اور اسکے گھنی مونچھوں تلے عنابی لب مسکرائے تھے. آئنور کا دل بے ساختہ دھڑکا تھا. اسے اپنے

www.novelsclubb.com

احساسات کو سمجھنا بہت مشکل لگا تھا. اس نے فوراً پلکیں جھکائی تھیں. تبھی شجعیہ کی چیخ گونجی تھی. سکندر بے ساختہ کچن کی طرف بھاگا تھا. شجعیہ جو اپنے لیے چائے بنا رہی تھی کپ میں چائے ڈالتے اسکے ہاتھ کانپے تھے اور چائے اسکے بائیں ہاتھ کو جھلسا گئی تھی. سکندر نے تیزی سے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔

"شجی ریلیکس۔۔جسٹ آمنٹ۔۔۔!" وہ اس کی فکر کرتا نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔ شجعیہ کی سیاہ آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئیں. خدیجہ بیگم بھی وہیں دوڑی چلی آئیں تھیں. سکندر نے اسے پاس رکھی چیئر پر بٹھایا اور کیبنٹ سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر اسکے نازک ہاتھ پر آئنمنٹ لگانے لگا وہ بہت توجہ اور فکر سے اسکے ہاتھ کا معائنہ کر رہا تھا.. شجعیہ کو اسکے مضبوط ہاتھوں کے لمس سے اپنا درد کم ہوتا محسوس ہوا. اسکے باریک لب دھیرے سے مسکرائے تھے جبکہ اسکی یہ مسکراہٹ آئنور کے دل کو جھلسانے لگی، جانے کیسے اسکی آنکھیں دھندلانے لگی تھیں. اب سکندر شجعیہ کو اسکی بے دھیانی پر ڈانٹ رہا تھا جس پر شجعیہ کے ساتھ ساتھ خدیجہ بیگم بھی

www.novelsclubb.com

مسکرائیں. دل کے ساتھ ساتھ آئنور کا منہ بھی جلنے لگا تھا.. وہ یک ٹک شجعیہ کو دیکھ رہی تھی تبھی سکندر کی بھاری آواز پر چونکی تھی.

"دل میری گڑیا تم رو کیوں رہی ہو؟اور یہ تمہارے فیس پر کیا ہوا ہے اتنا ریڈ کیوں ہو رہا ہے؟؟" جانے کب وہ اسکے سر پر آ کھڑا ہوا تھا اور اسکے حد سے زیادہ سرخ پڑتے گال اور ہونٹ دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا. آئنور نے گم صم انداز میں ایک نظر سکندر کو اور ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا تھا جو اب شجعیہ سے لاڈ جتاتی اسے اسکے کمرے میں لے جا رہی تھیں. ایک شفاف موتی ٹوٹ کر اس کے گال پر بکھرا تھا۔۔ سکندر شجعیہ کو بھول کر اس کے لیے متفکر ہو گیا

****

www.novelsclubb.com

آئنور ادھر دیکھو.. کیا ہوا ہے؟ کیوں رو رہی ہو اور یہ.. کیا ہوا کیا ہے؟ یہ تمہارا چہرہ.. "اس نے بات ادھوری چھوڑی اور پانی کا گلاس اسکے لبوں سے لگا دیا جسے اس نے ایک سانس میں ہی خالی کر دیا.

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے کیوں ایسے بی ہیو کر رہی ہو؟" اسکے چہرے کی رنگت کچھ بہتر ہوتی دیکھ سکندر اپنا سوال دہرایا تھا.

"شاید میں نے ہری مرچ کھالی تھی۔۔۔۔!" بڑا مختصر جواب تھا. اب اسکی نظریں اپنے ہاتھ پر تھیں جو سکندر اپنے مضبوط ہاتھوں میں دبائے اسکے پاس ہی بیٹھا تھا.

"کیا مطلب شاید ہری مرچ؟ تمہارا دھیان کدھر تھا دل؟؟ جانتی بھی ہو کتنا پریشان ہو گیا تھا میں.. اتنا سرخ ہو رہا تھا تمہارا چہرہ.. مجھے لگا شاید تمہیں کہیں درد ہو رہا ہے.." وہ بڑی فکر اور توجہ سے مخاطب تھا جو بلاشبہ اسکے چہرے سے ظاہر بھی ہو رہی تھی..

"درد تو ہو رہا ہے سکندر.. بہت درد ہو رہا ہے" وہ بڑبڑائی تھی مگر ابھی وہ خود سمجھنے سے قاصر تھی کہ یہ کیسا درد تھا جو رگ جاں میں پھیلتا ہی جا رہا تھا. تو سکندر کو کیسے بتا دیتی.. وہ کھڑی ہوئی تھی اور دھیرے سے اپنا ہاتھ چھڑاتی وہاں سے نکلتی چلی

گئی.. جبکہ سکندر اسکے گم صم ردِ عمل پر پریشان ہو چکا تھا. بلاشبہ وہ لڑکی اسکے لیے بہت اہم تھی..

■■■

دل آئنور نے میٹرک میں شاندار کامیابی حاصل کی تھی. اسکی اس کامیابی پر نبیل ولا میں سب ہی بہت خوش تھے. وہ خود بھی سب کچھ بھلائے ماں اور بہن کے ساتھ مل کر کچن میں گھسی نت نئی ڈشز ٹرائی کر رہی تھی بلکہ یہ کہنا ٹھیک ہو گا کہ خدیجہ بیگم اور شجعیہ کی بنائی ڈشز بھی خراب کر رہی تھی. آخر خدیجہ بیگم نے تنگ آکر اسے کچن سے نکل جانے کا اشارہ کیا تھا. جس پر وہ کھلکھلاتی ہوئی لاؤنج میں چلی آئی تھی جہاں سکندر اور نبیل شاہ ہمیشہ کی طرح آپس میں کسی سیاسی بحث میں مصروف تھے.

www.novelsclubb.com

"آپ دونوں یہاں بیٹھے ہیں اور مجھے لگا تھا کہ آپ دونوں اس وقت کسی شاپنگ مال میں میرے لیے شاپنگ کر رہے ہوں گے.. مگر ناں جی آپ دونوں کو تو سیاسی

بحث سے ہی فرصت نہیں.."۔اس نے مصنوعی خفگی سے دونوں کی طرف دیکھا تھا حالانکہ وہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ وہ دونوں اسکے لیے کچھ ناں کچھ پلان کر چکے ہونگے۔

"بیٹا جی آپ اپنے بابا کا منہ میٹھا کروادیں آپکے بابا ابھی آپ کا گفٹ آپ کے ہاتھ پر رکھ دیں گے.."نبیل شاہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا..

"وہ تو ماما بنا رہی ہیں بابا آپکو تھوڑا ویٹ کرنا پڑے گا.بٹ سو سوری بابا میں اپنے گفٹ کے لیے ویٹ نہیں کر سکتی..یو ہیو ٹو گیو اٹ ناؤ(you have to give it now)"اس نے اپنی نازک شفاف ہتھیلی نبیل شاہ کے سامنے پھیلائی تھی اگلے ہی پل نبیل شاہ نے لی لیٹیسٹ لینڈ کروزر ماڈل کی keys اسکی ہتھیلی پر رکھ دی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ ہماری بیٹی کا گفٹ ہے اور اسی میں ہماری بیٹی کالج جایا کرے گی" اسے خود سے لگاتے ہوئے وہ بڑی محبت سے بولے تھے جبکہ آئنور کی آنکھوں کی چمک دیدنی تھی. سکندر بے اختیار مسکرایا تھا.

"چلو بھئی تمہاری شاہی سواری میں تمہیں گفٹ دلا کر لاؤں.." اسکے ہاتھ سے چابی لیتے ہوئے سکندر بولا تھا..

"ڈنر سے پہلے ہم واپس آجائیں گے ماموں". اس نے نبیل شاہ کو آگاہ کیا تھا.

"آجاؤ دل". آئنور کو کہتے ہوئے وہ پورچ کی طرف بڑھ گیا.. مسکراتی ہوئی آئنور نے اسکی پیروی کی تھی.

سکندر نے اسے گولڈ کا نازک سا بریسلیٹ گفٹ کیا تھا جس کی خوبصورتی میں چھوٹے چھوٹے ڈائمنڈز نے اضافہ کیا ہوا تھا. آئنور کو وہ بریسلیٹ بے حد پسند آیا تھا. اسکی گوری کلائی میں بریسلیٹ سج رہا تھا. جس وقت وہ دونوں گھر واپس آئے گھڑی رات کے آٹھ بجا رہی تھی. ان دونوں کے آجانے پر کھانا خوشگوار ماحول میں

کھایا گیا.. کامیابی کے اس موقعے پر اسے اپنی بی جان دل و جان سے یاد آئی تھیں. اسے آج بھی یاد تھا جب وہ فورتھ سٹینڈرڈ میں فرسٹ آئی تھی تو بی جان بے حد خوش ہوئی تھیں مگر ففتھ سٹینڈرڈ سے پہلے ہی وہ وفات پا گئی تھیں. آئنور انکی وفات پر بہت روئی تھی اور اپنی ہر کامیابی پر انہیں ضرور یاد کیا کرتی تھی. آج بھی اسکی آنکھیں انکی یاد پر نم ہو گئی تھیں.

■ ■ ■

اگلے چند دنوں میں ہی اسکا ایڈمیشن کنیٹ کالج میں ہو گیا تھا. اسکی اپنی گاڑی ہونے کے باوجود سکندر اسکے اکیلے جانے پر راضی نہ تھا. اور آئنور تو سکندر کی رضا میں راضی تھی. لہٰذا اسکو کالج لے جانے اور لانے کی ذمہ داری سکندر نے اپنے سر لے لی تھی. وہ اپنی ذمہ داری بخوبی نبھا رہا تھا.. آئنور کے لیے دن بدن سکندر شاہ لازم و ملزم بنتا جا رہا تھا۔۔ پہلے بھی اسکا کوئی کام سکندر کے بغیر نہیں ہوتا تھا لیکن اب تو وہ اسکے معاملے میں حد سے زیادہ پوزیسسو ہو چکی تھی.. وقت کا کام تھا گزرنا سو وہ گزر

www.novelsclubb.com

ہی رہا تھا مگر دل آئنور کا دل وقت کے ساتھ ساتھ سکندر شاہ کا اسیر ہوتا جا رہا تھا. جس سے سکندر تو انجان تھا ہی، وہ خود بھی بلکل انجان تھی. اسکا معصوم دل سکندر کا اسیر تھا. اس بات سے انجان کہ سکندر کا دل شجعیہ کا اسیر ہے.. وہ سکندر اور آئنور کے مابین ماہ و سال کا فرق بھلائے بس سکندر کا تمنائی تھا.. دل تھا ناں.. بس اسی لیے بے وقوفی کر رہا تھا.. آئنور کو اس آگ میں جھونک رہا تھا جس میں اس نے جل جانا تھا. اور وہ دل کی سازشوں سے بے خبر زندگی گزار رہی تھی.

■ ■ ■

"یعنی تم اس سے پیار کرتی ہو؟" عائشہ نے بغور اسکے چہرے کیطرف دیکھا تھا..

"ہاں بلکل میں ان سے بہت بہت پیار کرتی ہوں، انکے بغیر ایک دن بھی نہیں رہ سکتی میں. اور وہ بھی مجھے بہت چاہتے ہیں آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم دونوں ایک دن بھی الگ رہے ہوں" وہ بہت جوش سے اپنی دوست عائشہ کو اپنے اور سکندر شاہ کے بارے میں بتا رہی تھی. عائشہ مسکرائی تھی.

www.novelsclubb.com

"تو پھر کب بلا رہی ہو اپنی اور 'ان' کی شادی میں؟" عائشہ نے معنی خیزی سے اسے چھیڑا تھا.

اسے کالج جوائن کیے دوسرا سال تھا اور ان دو سالوں میں عائشہ سے اسکی خوب دوستی ہو چکی تھی، اتنی کہ اپنی ہر بات اس سے شئیر کرتی تھی جو سکندر شاہ سے شروع ہو کر سکندر شاہ ہر ہی ختم ہوتی تھی سو آج عائشہ اس سے حقیقت اگلوانے بیٹھی تھی مگر اسکی آخری بات پر دل آئنور چونک گئی تھی.

"میں ان سے کیسے شادی کر سکتی ہوں بھلا.. وہ مجھ سے بہت بڑے ہیں اور میں ابھی چھوٹی ہوں.. سکندر مجھ سے کبھی بھی شادی نہیں کریں گے". اس نے نفی میں سر ہلایا تھا اور عائشہ کی غلط فہمی کو دور کیا تھا. عائشہ نے اسکی اس بات پر سر پیٹا. تھا..

"تم کتنی بے وقوف ہو آئنور.. وہ کیوں تم سے شادی نہیں کریگا؟ تم ہی تو کہتی ہو کہ وہ تمہاری ہر بات مانتا ہے تو جب تم اس سے اتنا پیار کرتی ہو تو بتا دو اسکو.. سمپل.. دیکھ لینا وہ تمہیں کبھی انکار نہیں کریگا. تم پیاری بھی تو بہت ہو. تبھی تو اتنی کیئر کرتا

ہے وہ تمہاری." عائشہ نے اسکی ٹھوڑی کو چھوتے ہوئے پیار سے کہا تھا. آئنور سوچ میں پڑ گئی۔۔ پھر سوچتے سوچتے جب اس نے سکندر شاہ کو تصور کیا تو بے ساختہ مسکرا دی.

"شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو وہ مجھے کبھی انکار نہیں کریں گے. کیونکہ وہ میری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتے". ایک بھرپور مسکراہٹ نے اسکے گلابی ہونٹوں کا احاطہ کیا تھا.

عائشہ نے اسکے سدا مسکراتے رہنے کی دعا کی.

■ ■ ■

"شاہ...." اس نے فائلز میں منہمک سکندر کو ہولے سے پکارا تھا. سکندر نے بے ساختہ اپنی شہد رنگ آنکھوں کو اسکی پکار پر اسکی جانب اٹھایا تھا. گھنی مونچھوں تلے عنابی لب سختی سے بھنچے تھے مگر آنکھوں کی چمک بتاتی تھی کہ انہیں قرار ملا ہے.

www.novelsclubb.com

"کھڑی کیوں ہو بیٹھ جاؤ". سامنے پڑی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا. اور وہ تو جیسے حکم کی غلام تھی سو مسکراتے ہوئے اسکے بلکل سامنے بیٹھی تھی.

"شاہ تم جانتے تو ہو کہ..." شجعیہ نے تمہید باندھی. "کہ..ماما اور بابا اب ہماری شا..شادی کرنا..چاہتے ہیں.." شجعیہ کے لیے بات پوری کرنا محال ہو گیا وہ سر جھکائے انگلیاں آپس میں پھنسائے کافی کنفیوز ہو رہی تھی کہ ایک دم سکندر نے اسکے سر دپڑتے تھام لیے تھے. شاید اسکو مشکل سے نکالنا چاہا تھا.

"ماموں اور مامی جو بھی چاہتے ہیں تم کیا چاہتی ہو یہ بتاؤ. جو تم چاہو گی میں وہی کرونگا" اسکے ہاتھوں پر دباؤ ڈالتے ہوئے سکندر نے اسے اندر تک سرشار کر دیا تھا. شجعیہ نے اپنی جھکی پلکیں اٹھا کر سکندر کی جانب دیکھا تھا. وہ مسکرا رہا تھا. شجعیہ کی سنہری دنگت میں سرخائی گھلنے لگی تھی. پھر جب وہ گویا ہوئی تو اسکے لہجے میں ازلی اعتماد تھا جو یقیناً اس وقت سکندر نے ہی اسے بخشا تھا.

www.novelsclubb.com

"میں سوائے آپکے اور آپکی محبت کے، کچھ نہیں چاہتی شاہ.. بس ڈر تھا کہ کہیں بچپن کا رشتہ بوجھ نہ بن چکا ہو آپ پر.. اسی لیے یہاں آئی تھی مگر آپ نے اپنے ہاتھوں میں میرے ہاتھ تھام کر میرا ہر خدشہ دور کر دیا ہے.. تھینکس آلاٹ سکندر". اسکے لہجے کی کھنک اسکی خوشی کا پتہ دے رہی تھی جبکہ سکندر بھی طمانیت سے مسکرا دیا. وہ دھیرے سے اٹھی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہاں سے چلی گئی. شجعیہ کے جانے کے بعد وہ پھر سے کام میں منہمک ہو چکا تھا. اسکے انہماک میں آئنور کی آمد نے خلل ڈالا تھا.

"سکندر مجھے آپ سے کچھ کہنا تھا.. آئی مین کچھ بتانا تھا آپکو..". اس نے فوراً تصحیح کی تھی.

www.novelsclubb.com

"اگر آپ فری نہیں ہیں تو میں بعد میں آجاؤں گی" اسکی مصروفیت کے پیش نظر وہ دوبارہ گویا ہوئی تھی. سکندر نے فوراً فائلز بند کی تھیں اور اسکو بیٹھنے کا اشارہ کیا.. وہ

انگلیاں مروڑتی ہوئی بیٹھ تو گئی تھی مگر اب اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ بات کیسے شروع کرے.

"وہ سکندر.. دراصل میں نے یہ بتانا تھا آپکو کہ.. سکندر مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ آپکو کیسے بتاؤں..." وہ بات ادھوری چھوڑ کر لب کاٹنے لگی تھی.. سکندر اسکے اس روپ پر حیران و پریشان تھا تبھی وہ ایک بار پھر گویا ہوئی.

"سکندر مجھے پیار ہو گیا ہے". سکندر کے سر پر بم پھوڑ کر وہ اسی کی جانب دیکھنے لگی.

سکندر کو اپنا دماغ سن ہوتا محسوس ہوا تھا. سکندر کی طرف دیکھتی آئنور کو یک دم کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا. آئنور کے الفاظ پر ضبط کے باوجود سکندر کی شہد رنگ آنکھیں پل میں لال ہوئی تھیں جبکہ اسکو دیکھ کر ہر پل مسکراتے لب آپس میں سختی سے پیوست تھے. آئنور نے گھبرا کر فوراً نظریں جھکا لیں.

"ادھر دیکھو میری طرف". سکندر نے اسکی ٹھوڑی کو اپنی جانب کر کے اسکا رخ موڑا تھا. آئنور نے خوف سے جھکی گھنیری پلکیں اوپر اٹھائیں، بھوری آنکھوں میں واضح گھبراہٹ تھی.

"کیا کہہ رہی تھیں دوبارہ کہو". اسکی آنکھوں میں اپنی ذہین آنکھیں گاڑے وہ تحمل سے گویا ہوا. آئنور کو جواب دینا محال لگا۔

یہ لہجہ۔۔۔

یہ انداز۔۔

وہ آنکھوں کا تاثر۔۔۔

آئنور نے پہلے کب دیکھا تھا. اس نے اپنے خشک پڑتے گلابی ہونٹوں پر زبان پھیری تھی.

"آ..آپ ایسے..ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں سکندر..پلیز ایسے مت کریں مجھے ڈر لگ رہا ہے.." وہ کانپتے لہجے میں گویا ہوئی.اسکے لہجے کی لڑکھڑاہٹ واضح تھی.اسکی پل میں بدلتی حالت دیکھ سکندر کو خود کو نارمل کرنے میں لمحہ لگا تھا.

"اوکے جسٹ ریلیکس..بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے تمہیں؟کوئی موووی دیکھی ہے؟یا کوئی سٹوری پڑھی ہے تم نے؟بتاؤ مجھے..کیوں کہہ رہی ہو تم ایسے"..؟؟سکندر نے دھیمے لہجے میں اس سے استفسار کیا.آئنور کو کچھ حوصلہ ملا.اس نے پھر سے تمہید باندھی.

"سکندر پیار کا موووی سے کیا تعلق ہے؟پیار تو بس پیار ہے یہ بس ہو جاتا ہے سو مجھے بھی ہو گیا..اس میں اتنا عجیب بی ہیو کیوں کر رہے ہیں آپ..؟آپ تو ایسے غصہ کر رہے ہیں جیسے میں نے کوئی جرم کر لیا ہو..اگر مجھے پتہ ہوتا کہ آپ ایسے ریسپونس دیں گے تو میں ڈائریکٹ بابا جانی کے پاس جاتی.." اسکی معصوم آنکھوں سے شفاف موتی ٹوٹ کر سرخ و سپید عارضوں پر بکھرے تھے.اور یہی سکندر شاہ کی کمزوری

تھی وہ اس گڑیا کی آنکھوں میں نمی دیکھنے کی بھی ہمت نہیں رکھتا تھا اور کہاں اب وہ اسکے رویے کا شکوہ کرتی رو رہی تھی. اس نے بے ساختہ آئنور کے نازک ہاتھ تھامے تھے.

"میں عجیب بی ہیو نہیں کر رہا دل.. میں صرف پریشان ہو گیا تھا کہ ابھی تم بہت چھوٹی ہو.. ابھی تمہیں اتنی سمجھ بوجھ نہیں کہ تم اپنے لیے کوئی صحیح فیصلہ کر سکو.. بس اسی لیے ایسے بی ہیو کر بیٹھا. تم جانتی تو ہو کتنا پوزیسسو ہوں میں تمہارے لیے.. تم جو کہو گی، جیسے کہو گی، ویسے ہی ہو گا. بس اب رونا بند کر دو پلیز." آخر میں اسکا لہجہ ملتجی ہو گیا تھا. سکندر کے لفظوں سے آئنور کو اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوا تھا. وہ کھل کر مسکرائی. روئی روئی آنکھوں اور مسکراتے ہونٹوں سے وہ سکندر کو پر سکون کر گئی. بدلے میں وہ بھی ہولے سے مسکرایا تھا.

"اسی لیے تو میں آپکے پاس آئی ہوں سکندر. مجھے پتہ ہے ناں آپ میری ہر بات مانتے ہیں میری ہر خواہش پوری کرتے ہیں اور میرا کہا کبھی نہیں ٹالتے.. اسلیے مجھے

www.novelsclubb.com

لگا سب سے پہلے مجھے یہ بات آپ سے ہی شئیر کرنی چاہیئے..سو.." .وہ اب مسکراتے ہوئے نان سٹاپ بولے چلی جا رہی تھی.

"تم بلکل بے فکر ہو جاؤ..مجھے بس اس لڑکے سے ملوا دینا پھر باقی کا کام میرا ہے. مگر پہلے تم اپنا گریجوایشن کمپلیٹ کرو گی اسکے بعد ہی تمہاری انگیجمنٹ ہو گی... اوکے ؟ سکندر نے اسکا گال چھوتے ہوئے اپنا ارادہ بتایا تھا.

"ٹھیک ہے سکندر آپ جب کہیں گے تب منگنی کر لو نگی مگر..مجھے وہی چاہیئے بس..ہر حال میں..ہر قیمت پر ورنہ میں آپ سے کبھی بات نہیں کرو نگی.." آخر میں وہ ضدی لہجے میں اسے دھمکاتے ہوئے بولی تھی. اسکے بچپنے پر سکندر کا قہقہ بے ساختہ تھا..

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے بابا..تمہارے لیے چاند بھی لے کر آؤ نگا ایک لڑکا کیا چیز ہے مگر پلیز یہ بات نہ کرنے والا ظلم مت کرنا" .اس نے مسکراتے ہوئے آئنور کو چھیڑا تھا. وہ بے تحاشہ کھلکھلائی تھی..

"یہ موویز کے ڈائیلاگ تو مت جھاڑیں پلیز.. یہ چاند تارے آسمان پر ہی اچھے لگتے ہیں".اس نے مسکراتے ہوئے سکندر کے کسرتی بازو پر اپنی نازک ہتھیلی کا مکا مارا تھا.. وسیع لان انکے قہقہوں سے گونج اٹھا تھا...

■■■

وقت کچھ اور آگے سرکا تھا اور گھر میں شجعیہ اور سکندر کی شادی کے ہنگامے جاگ اٹھے تھے جن سے بے خبر دل آئنور اپنے امتحانات دینے میں مصروف تھی. آج اسکا لاسٹ پیپر تھا. گھر میں ہونے والی سرگرمیوں سے بے خبر وہ اپنی دھن میں گھر میں داخل ہوئی تھی تبھی اسکی نظر اندرونی عمارت سے باہر نکلتے سکندر پر پڑی تھی. لائٹ سکن جینز پر نیوی بلیو شرٹ پہنے، بازو کہنیوں تک فولڈ کیے، وہ بے حد وجیہہ لگ رہا تھا. اسکی ذہین شہد رنگ آنکھیں اسکے چہرے کو جاذب نظر بناتی تھیں جبکہ کھڑی ناک اسکے چہرے کو مغروریت کا تاثر دیتی تھی، گھنی مونچھوں تلے عنابی لب اور ہلکی ہلکی شیو اسکی وجاہت میں اضافہ کر رہے تھے. آئنور بے ساختہ

www.novelsclubb.com

اسے دیکھے چلے گئ. وہ ہولے سے مسکرائی. اسکی مسکراہٹ اچانک سمٹی تھی جسکی وجہ سکندر کے ہاتھ میں پکڑا سوٹ کیس تھا جسے وہ اب گاڑی میں رکھ رہا تھا. آئنور تیزی سے آگے بڑھی تھی.

"کہاں جا رہے ہیں آپ؟؟". سکندر کے سر پر کھڑی وہ استفسار کر رہی تھی. وہ پلٹا اور اسکے چہرے پر اڑتی ہوائیاں دیکھ مسکرا دیا.

"جسٹ ریلیکس میں ہمیشہ کے لئے نہیں جا رہا جو تم اسطرح پریشان ہو رہی ہو. میں صرف چند دن کیلئے کراچی جا رہا ہوں. وہاں کی برانچ میں کچھ ایمپلائز پرابلم کری ایٹ کر رہے ہیں. سو میرا جانا ضروری ہے. کچھ دنوں میں واپس آجاؤں گا. تب تک تم اپنا اور گھر میں سب کا بہت سارا خیال رکھنا. اوکے؟". ہمیشہ کی طرح اسکے گال کو چھوتے ہوئے وہ پیار سے بولا تھا.

"لیکن ہر بار تو بابا جاتے ہیں اس بار آپ کیوں جا رہے ہیں..؟" وہ روہانسی ہو رہی تھی.

www.novelsclubb.com

"آپ جانتے ہیں ناں میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی؟ پھر بھی آپ جا رہے ہیں اور وہ بھی ایسے؟ آج ہی تو میں پیپرز سے فارغ ہوئی ہوں اور آپ آج ہی جا رہے ہیں؟؟." "اسے شکوے ہی شکوے تھے.. سکندر کو بے اختیار اس پر پیار آیا.

"میری گڑیا میں جلد ہی واپس آنے کی کوشش کرونگا مگر میرا ابھی جانا ضروری ہے. ماموں یہاں والی برانچز میں بزی ہیں بس اسی لیے اس بار میں جا رہا ہوں. تمہیں کوئی بھی پرابلم ہو تو مجھ سے کانٹیکٹ کر لینا. اوکے؟" سکندر نے دھیمے لہجے میں اسے سمجھایا تھا، وہ کافی حد تک سمجھ بھی گئی تھی. مگر دل ایک دم ہی بوجھل ہو گیا تھا. گلے ہی پل اس نے سکندر کو گاڑی میں بیٹھ کر خود سے دور جاتے دیکھا تھا.. اسکی آنکھوں کی سطح تیزی سے گیلی ہوئی تھی. اس نے بے دردی سے آنکھوں کو رگڑا اور اندرونی عمارت کی جانب قدم بڑھائے تھے. جانے یہ دن اب کیسے گزرنے والے تھے..

■ ■ ■

www.novelsclubb.com

کبھی یہ گماں کہ وہ میرا فقط میرا ہے

کبھی یہ ڈر کہ وہ مجھ سے جدا تو نہیں

کبھی یہ دعا کہ ملیں خوشیاں اسے سارے جہاں کی

کبھی یہ خوف کہ وہ خوش میرے بنا تو نہیں

کبھی یہ خواہش کہ زمانہ ہو منتظر اسکا

کبھی یہ وہم کہ وہ کسی سے ملا تو نہیں

کبھی یہ آرزو کہ وہ جو مانگے مل جائے اسکو محسن

کبھی یہ وسوسہ کہ اس نے میرے سوا کچھ مانگا تو نہیں..

www.novelsclubb.com

آدھی رات بیت چکی تھی مگر اس کی سیاہ آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی. دل کی بے چینی حد سے سوا تھی. اسکی زندگی کے چوبیس سالوں میں یہ پہلی بار ہوا تھا کہ وہ شخص رات کے اس پہر اس چھت تلے نہیں تھا جس چھت تلے وہ اس وقت لیٹی

تھی. وہ جو اسکے بچپن کا ساتھی تھا، اسکا دوست اسکا ہمدم تھا وہ مرد حقیقتاً اسکے دل میں بستا تھا. ہر رات اسکے خوابوں اور خیالوں میں کھو کر سونا اسکی بچپن سے روٹین تھی. اور آج جبکہ وہ اس گھر میں تو کیا اس شہر میں ہی نہیں تھا تو شجعیہ کا جاگنا تو لازم تھا. جب کروٹوں پر کروٹیں بدل بدل کر تھک گئی تو وہ اٹھ بیٹھی. یہ کیسی بے بسی تھی جس نے اسکی سیاہ آنکھوں کو نمکین پانیوں سے بھر دیا تھا.

"شاہ.. کہاں ہو تم." اسکے لبوں سے سسکاری نکلی تھی. "کم از کم انفارم ہی کر دیتے کہ خیریت سے پہنچ گئے ہو تم. اب اس پاگل دل کو کیسے قرار دوں". وہ بے بسی سے رونے لگی تھی. آنکھیں تھیں کہ بھر بھر آ رہی تھیں.. پھر نہ جانے کب روتے روتے وہ سو گئی تھی. اس بات سے انجان کہ اسی چھت تلے دو اور آنکھیں اسکے سو جانے کے بعد بھی سکندر شاہ کے لیے جاگی تھیں. وہ بھوری خوبصورت آنکھیں دل آئنور شاہ کی تھیں. وہ مسلسل جاگ رہی تھی کہ نیند بہت دور تھی. وہ

www.novelsclubb.com

تقریباً صبح کے چار بجے کا ٹائم تھا جب سکندر نے اسکا نمبر ڈائل کیا تھا اور پہلی ہی بیل پر اس نے کال ریسیو کر لی تھی. اور کال ریسیو کرتے ہی وہ شروع ہو چکی تھی.

"آپکو کوئی خیال ہے سکندر کہ میں یہاں کتنی پریشان رہی ہوں رات بھر..؟" یہ پہلا شکوہ تھا. دوسری جانب وہ مسکرایا تھا.

"آپ کم از کم انفارم تو کر سکتے تھے اپنے بارے میں یا اس میں بھی ٹیکس لگتا ہے آپکو..؟ کل شام چار بجے گئے تھے آپ یہاں سے اور اب کال کر رہے ہیں؟ اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے ہیں آپ وہ بھی ایک ہی دن میں؟" لہجے کی ناراضگی قابلِ غور تھی. سکندر تو اس کے دھاوا بول دینے پر حقیقتاً بوکھلا گیا.

"مادام اب مجھے بھی کچھ بولنے کا موقع دیجیئے پلیز". وہ ملتجی ہوا. لیکن آئنورا سکی بات سننے کے موڈ میں نہ تھی.

"نہیں میں آپکو کچھ بولنے نہیں دوں گی.. کیونکہ مجھے کچھ نہیں سننا. صرف میں بولوں گی اور آپ سنیں گے، بس..." اس نے قطعیت سے اپنا فیصلہ سنایا.

"اتنا غصہ تو مت کرو گڑیا میں نے ماموں کو انفارم کر دیا تھا یار.. وہ شاید آفس سے لیٹ گھر گئے ہوں گے تبھی تمہیں انفارم نہیں کر پائے ہوں گے اور اب تم مجھ پر غصہ نکال رہی ہو." سکندر نے ہنستے ہوئے اسے صفائی دی تھی جسے اس نے بڑی مشکل سے اٹس اوکے کہہ کر قبول کیا تھا. کہ سکندر سے ناراض رہنا اسکے بس کی بات نہ تھی.

"شکریہ مادام آپ نے مجھ ناچیز کی بات ناں صرف سن لی بلکہ مان بھی لی"، وہ فل موڈ میں تھا شاید. آئنور کے لب کھل کے مسکرائے. آخر اسکا انتظار رائیگاں نہیں گیا تھا.

"تم ابھی تک جاگ رہی تھیں؟" اچانک اسکو آئنور کے فوراً کال ریسیو کرنے والی بابت یاد آئی تھی.

"جی وہ نیند نہیں آ رہی تھی تو بس.. اسی لیے.. آپ کیوں جاگ رہے ہیں اس وقت؟". آئنور نے الٹا اسی سے سوال کر دیا.

www.novelsclubb.com

"نہیں میں تو دس بجے کے قریب سو گیا تھا مگر پھر ابھی کچھ دیر پہلے آنکھ کھلی تو دوبارہ نیند نہیں آئی. سب کی یاد آرہی تھی تو سوچا بات ہی کر لوں. میں نے شجعیہ کو بھی کال کی تھی مگر شاید وہ سو رہی ہے پھر تمہیں کال کی اور میری خوش نصیبی کہ تم جاگ رہی تھیں اور تم سے بات ہو گئی". سکندر نے آرام سے جواب دیا تھا. شجعیہ کو کال کرنے والی بات نے آئنور کی مسکراہٹ کو معدوم کیا تھا.

"ہیلو..دل..کہاں کھو گئیں؟"اسکا جواب نہ پا کر سکندر کی آواز پھر سے ابھری تھی.

"ج..جی....یہیں ہوں".اس نے کھوئے کھوئے لہجے میں جواب دیا. جانے کیوں اسے سکندر کے منہ سے شجعیہ سننا اچھا نہیں لگا تھا یا شاید اسے شجعیہ سے ہی مسئلہ تھا.

"میرا خیال ہے تمہیں نیند آرہی ہے..ٹائم بھی کافی ہو چکا ہے. تم سو جاؤ اب شاباش".اسکی غائب دماغی محسوس کرتے ہوئے سکندر نے کہا تھا.اور پھر اگلے دو

منٹوں میں وہ دونوں ایک دوسرے کو خدا حافظ کہہ چکے تھے. اسکا دماغ بہت تیزی سے کام کر رہا تھا وہ مسلسل شجعیہ اور سکندر کے بارے میں سوچ رہی تھی. شجعیہ کا روزانہ ڈنر ٹائم سکندر کو سرو کرنا، کھانے کے بعد اسکے لیے کافی بنانا اور پھر اسکو دے کر آنا، سکندر کا اکثر رات کو گھر لیٹ آنا اور شجعیہ کا سکندر کے انتظار میں جاگتے رہنا، جیسے جیسے وہ سوچ رہی تھی اسکی بے چینی بڑھ رہی تھی. وہ نہیں جانتی تھی کہ اب یہ بے چینی وقت کے ساتھ ساتھ مزید بڑھنے والی ہے. سوچوں سے تھک کر اس نے گلابی ہوتی آنکھیں موند لیں.

■ ■ ■

وہ شروع سے ہی صبح خیز تھی. اس لیے رات دیر سے سونے کے باوجود وہ سویرے ہی اٹھ گئی تھی. ایک ہاتھ سے بال سمیٹتے ہوئے اس نے دوسرے ہاتھ سے موبائل کی کال لسٹ چیک کی. فرنٹ پر ہی چار بجے کے قریب سکندر کی تین مسڈ کالز تھیں. دو میسجز بھی تھے جن میں سے ایک میں معذرت کے ساتھ اپنے خیریت

www.novelsclubb.com

سے پہنچنے کی اطلاع تھی. جبکہ دوسرے میں کچھ میٹھے لطیف الفاظ تھے جنہوں نے اندر تک شجعیہ کو سرشار کر دیا. وہ ہولے سے مسکرائی اور بال سمیٹتی فریش ہونے کے لیے کمرے سے ملحقہ باتھ روم میں داخل ہو گئی...

وہ تینوں نفوس اس وقت ڈائننگ ٹیبل کے گرد موجود تھے.

"آئنور نظر نہیں آ رہی.. کدھر ہے وہ؟" نبیل شاہ ان دونوں سے مخاطب ہوئے تھے. شجعیہ کو ناشتہ سرو کرتی خدیجہ بیگم کے ہاتھ ایک پل کو رکے تھے.

"وہ رات بھر جاگتی رہی ہے صبح ہی سوئی ہے اسی لیے اس وقت وہ یہاں نہیں ہے.. سکندر کے جانے سے کافی اداس ہو گئی ہے.. شاید اسی لیے.." خدیجہ بیگم نے بات ادھوری چھوڑ دی. وہ ماں تھیں اسکی ہر حرکت سے واقف تھیں.

"ہمم" انہوں نے سر کو جنبش دی.

"میں سوچ رہا ہوں اس منتھ کے لاسٹ میں سکندر اور شجعیہ کی ذمہ داری سے فارغ ہو جائیں.. آپ کیا کہتی ہیں بیگم ؟" وہ خدیجہ بیگم سے مخاطب تھے. وہ دھیرے سے مسکرائی تھیں.

"کافی نیک خیال ہے بھلا مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے... دو ہفتے پہلے جب آپ نے اس بات کا ذکر مجھ سے کیا تھا میں تو تبھی سے تیاریوں میں مصروف ہوں.. ہاں ڈیٹ اب آپ اپنی بیٹی کے سامنے فکس کر رہے ہیں.." انہوں نے مصنوعی خفگی سے شکوہ کیا تھا جس پر باپ بیٹی دونوں مسکرا دیے..

"ارے فکس کہاں کی ہے آپ سے آپکا خیال پوچھا تو ہے میں نے.. آپ اپنا ارادہ بتائیں تاکہ اس خیال کو پورا کیا جا سکے. آخر دونوں طرف کی تیاری آپ ہی کو کرنی ہے" نبیل شاہ نے بال انکے کورٹ میں پھینکتے ہوئے انہیں معتبر کیا۔.

www.novelsclubb.com

"مجھے اور میری بیٹی کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے آپ اپنے لاڈلے سے پوچھ لیں.. کہیں انکو کوئی اعتراض نہ ہو.. انیتس برس کا ہو چکا ہے مگر لاڈلے کو خیال ہی نہیں ہے.." خدیجہ بیگم نے نے لبوں سے شکوہ پھوٹا۔

"لاڈلے سے پوچھ کر ہی میں نے یہ فیصلہ کیا ہے. آپ بے فکر رہیئے". نبیل شاہ نے نیپکن سے ہاتھ پونچھتے ہوئے جواب دیا. جس پر خدیجہ بیگم کے ساتھ ساتھ شجعیہ نے بھی سکون کا سانس لیا تھا. خدیجہ بیگم نے آگے بڑھ کر مسکراتی ہوئی شجعیہ کی پیشانی چوم لی.

"اللہ تمہارے نصیب بلند کرے. بس یہی دعا ہے" مسکراتے ہوئے انہوں نے شجعیہ کو خود سے لگایا تھا.

www.novelsclubb.com

"چلو اٹھو شاباش ریڈی ہو کر آؤ تمہیں جیولر کے پاس لے چلوں". خدیجہ بیگم نے شجعیہ کو ہاتھ پکڑ کر اٹھایا تھا. وہ اپنی ہنسی روکتی سر اثبات میں ہلاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی.

■ ■ ■

وہ جس وقت سو کر اٹھی گھڑی دن کے بارہ بجا رہی تھی..ابھی ٹھیک سے آنکھیں بھی نہیں کھلی تھیں کہ اسکا موبائل بج اُٹھا.

"ہیلو.." بمشکل آنکھیں کھولتے ہوئے اس نے کال ریسیو کی۔.

"ابھی تک کس خوشی میں سو رہی ہو میڈم؟؟تمہارے گھر کے باہر کھڑی ہوں آکر گیٹ کھولو پتہ نہیں چوکیدار کدھر ہے".دوسری طرف عائشہ تھی.

"اوکے میں دو منٹ میں آتی ہوں جسٹ ٹو منٹس"کال کٹ کر وہ تیزی سے واش بیسن پر جھکی اور منہ پر پانی کے دو تین جھپاکے مار کر باہر کو بھاگی.گیٹ کھولتے ہی اسے جھنجھلائی ہوئی عائشہ دکھائی دی تھی.

www.novelsclubb.com

"سوری یار ایکچوئلی میں آج صبح ہی سوئی تھی.رات بھر سو نہیں سکی اسی لیے آج دیر سے آنکھ کھلی."وسیع روش پر چلتی ہوئی آئنور اسے بتا رہی تھی..

"گھر پر کوئی بھی نہیں ہے کیا؟" گھر میں غیر معمولی خاموشی محسوس کرتے ہوئے عائشہ نے استفسار کیا.

"آئی ڈونٹ نو میں ابھی اٹھی ہوں.. تم بیٹھو میں کچن میں دیکھ کر آتی ہوں شاید ماما وہیں ہوں" اسے لاؤنج میں بیٹھنے کا اشارہ کرتی وہ کچن کی طرف بڑھی تھی مگر وہاں ماما کی جگہ صفائی والی کو دیکھ کر اسکا موڈ آف ہو گیا.

"ماما کہاں ہیں؟" اس نے سخت مگر دھیمے لہجے میں پوچھا۔۔ جس پر صفوراں نامی نوکرانی نے کسی روبوٹ کی طرح فوراً جواب دیا تھا.

"بیگم صاحبہ بڑی بی بی کو شاپنگ کرانے لے کر گئی ہیں. وہ مجھے کہہ کر گئی ہیں کہ آپکو ناشتہ دے کر جاؤں جی. میرا کام تو ہو گیا میں بس آپکا ہی انتظار کر رہی تھی. آپ نے ناشتے میں جو بھی لینا ہی مجھے بتا دیں جی میں بنا دیتی ہوں". آئنور نے ایک نظر لاؤنج میں بیٹھی عائشہ کو دیکھا تھا دوسرے ہی پل صفوراں کو جوس اور کچھ سنیکس لانے کا کہہ کر وہ عائشہ کے پاس آ گئی.

"زیادہ پرابلم تو نہیں ہوئی گھر ڈھونڈنے میں؟"

"نہیں یار سیدھا سیدھا تو ایڈریس تھا ہاں البتہ گیٹ پر جو ویٹ کرنا پڑا اس سے بہت الجھن ہوئی." عائشہ نے اسکے پوچھنے پر صاف گوئی سے جواب دیا تھا۔۔

"بس یار وہ ماما گھر پر نہیں ہیں اسی لیے واچ مین کہیں چلا گیا ہو گا ورنہ ماما کی موجودگی میں وہ ایسی لاپرواہی کبھی نہیں کرتا"

"اچھا واچ مین کو چھوڑو تم یہ بتاؤ تمہیں ہوا کیا ہے؟ حلیہ دیکھا ہے اپنا؟ اور یہ آنکھیں..؟ اگر تمہارے سکندر صاحب اس وقت تمہیں دیکھ لیں تو دِل دِل کر کے پورا گھر سر پر اٹھا لیں گے۔۔۔" عائشہ نے اسکے حلیے پر چوٹ کی تھی. واقعی وہ اس وقت قابل رحم لگ رہی تھی. براؤن سلکی بال اس وقت الجھے ہوئے تھے.. گلابی چہرہ سرخ ہو رہا تھا جبکہ بھوری آنکھیں سوجی سوجی سی مزید دلکش لگ رہی تھیں. تیکھی ناک میں پڑی لونگ کی چمک بھی جیسے ماند پڑ رہی تھی جبکہ بھرے بھرے گلابی لبوں پر دور دور تک مسکراہٹ کا شائبہ تک ناں تھا..

"وہ اگر یہاں ہوتے تو میرا یہ حال ہی نہ ہوتا". آئنور دھیرے سے بڑبڑائی اور عائشہ جو بڑے انہماک سے اسکا جائزہ لے رہی تھی، اسکی بڑبڑاہٹ پر چونک گئی.

"ایسے گھور کیا رہی ہو یار".. آئنور اسکے یوں دیکھنے پر جھنجھلائی تھی..

"دیکھ رہی ہوں کہ تم اس رف حلیے میں بھی غضب لگ رہی ہو.. سچی یار سکندر بھائی اسی لیے تو دل دل کرتے ہیں". بائیں آنکھ دباتے ہوئے وہ شرارت سے بولی..

"بکواس بند کرو.. بدتمیز.." صفوراں کو آتے دیکھ آئنور نے اسے گھورا تھا. مگر وہ کہاں باز آنے والی تھی صفوراں کے جاتے ہی پھر شروع ہو چکی تھی..

"یار بی سیریس ہوا کیا ہے تمہیں؟ کل جب پیپر دے کر تم باہر آئی تھیں تب تو بلکل ٹھیک تھیں۔۔۔ گھر جاتے وقت بھی تم یہ پورے کے پورے بتیس دانتوں کی نمائش کروا رہی تھیں یہ ایک ہی رات میں کیا ہوا ہے تمہیں.. ہیں؟؟ عائشہ کے پوچھنے کی دیر تھی اور اس نے کل شام سکندر کے جانے سے لے کر صبح اس سے جو بات ہوئی تھی وہ حرف باحرف اسکو بتا دی۔۔۔ جبکہ سب سننے کے بعد عائشہ حقیقتاً

پریشان ہو گئی تھی. وہ اسکی دیوانگی پر آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی. ایک ہی رات میں اس دیوانی لڑکی نے اپنا حال خراب کر لیا تھا. کیا اتنی محبت بھی کوئی کسی سے کر سکتا ہے۔۔۔عائشہ نے بے ساختہ روتی ہوئی آئنور کو گلے لگایا تھا.

"پاگل ہو گئی ہو تم آئنور؟ کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو میری جان.. ایک ہی رات تو گزری ہے ابھی.. آجائیگا وہ واپس بس اب رونا بند کرو شاباش.." عائشہ نے اسکے آنسو پونچھتے ہوئے اسکو حوصلہ دیا تھا. مگر وہ چپ ہونے کا نام ہی نہ لے رہی تھی..

"میں کیا کروں عاشو مجھے جانے کیوں ڈر لگ رہا ہے.. دل بیٹھا جا رہا ہے. ایسا لگ رہا ہے جیسے سکندر بہت دور چلے گئے ہیں مجھ سے.. جانے کیسا خوف ہے جو میری روح کو کاٹ رہا ہے.. میں سکندر کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتی عاشو.. اگر وہ مجھے نہ ملے تو جانے میں کیا کر بیٹھوں گی.. میں سب ختم کر دوں گی عاشو.. میں خود مر جاؤنگی یا پھر اس دنیا کو آگ لگا دونگی..." آخر میں وہ ہذیاتی ہو گئی تھی. وہ بری طرح سسک رہی تھی اور عائشہ کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اسے کیسے تسلی دے. وہ تو

www.novelsclubb.com

خود اسکے جنون اور پاگل پن پر حیران رہ گئی تھی. جبکہ لاؤنج میں داخل ہوتیں خدیجہ بیگم یہ انکشاف سن کر حق دق رہ گئی تھیں. انہوں نے فوراً پلٹ کر شجعیہ کو دیکھا تھا جو گاڑی کے پاس کھڑی ڈرائیور سے سامان نکلوا رہی تھی. خدیجہ بیگم کی جان میں جان آئی تھی. شکر تھا کہ شجعیہ نے کچھ نہیں سنا تھا. آئنور کی نظر بھی ان پر پڑ چکی تھی سو اس نے فوراً خود کو نارمل کیا مگر اسکی آنکھیں چغلی کھا رہی تھیں. خدیجہ بیگم کے پاس انجان بننے کے سوا جیسے کوئی چارہ نہیں تھا.

"اسلام علیکم آنٹی" عائشہ کی بھی ان پر نظر پڑ چکی تھی سو فوراً سلام جھاڑا. جسکا انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا. اگلے ہی پل شجعیہ بھی وہیں چلی آئی اب وہ لوگ آپس میں خوشگوار ماحول میں باتیں کر رہے تھے جبکہ آئنور خاموش تماشائی کا کردار ادا کرتی رہی۔۔

www.novelsclubb.com

سوچ سوچ کر انکا دماغ شل ہو رہا تھا کہ ایسی صورتحال میں وہ کیسے شجعیہ اور سکندر کے فرض سے سبکدوش ہوں... جبکہ آئنور کے دلی جذبات ان پر عیاں ہو چکے تھے. وہ آئنور اور سکندر کی ایک دوسرے کے لیے دیوانگی سے بخوبی واقف تھیں مگر یہ بات بھی بہت اچھے سے جانتی تھیں کہ سکندر کے جذبات آئنور کے جذبات سے قطعی مختلف تھے. کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ شجعیہ سے شادی کیلیے انکار کر دیتا. مگر وہ شجعیہ سے شاری کے لیے ناں صرف رضامند تھا بلکہ وہ تو اس شادی سے بے حد خوش تھا. خدیجہ بیگم کی پریشانی بے سبب نہ تھی.. انکی پریشانی کا سبب دل آئنور تھی جو اگر گھر میں ہونے والی سرگرمیوں سے آگاہ ہو جاتی تو پورا سر گھر پر اٹھا لیتی. مگر سکندر کی غیر موجودگی کے باعث آجکل وہ اپنے کمرے میں محدود تھی. اسی لیے شادی کی تیاریوں سے بے خبر تھی. وہ ناں تو ٹھیک سے کچھ کھا رہی تھی ناں ہی نیند پوری لے رہی تھی. سکندر کو گئے سات دن ہو چکے تھے اور بلاشبہ آئنور کے یہ

www.novelsclubb.com

دن اسکی زندگی کے بدترین دن تھے. آٹھویں دن وہ نبیل شاہ کے سر پر کھڑی سکندر کی واپسی کی بابت پوچھ رہی تھی.

"بابا سکندر کو گئے اتنے دن ہو گئے ہیں.. وہ اب تک واپس کیوں نہیں آئے.. آپ انھیں واپس کب بلا رہے ہیں؟؟" لہجے میں واضح بے چینی تھی جسے وہاں موجود خدیجہ بیگم نے بہت شدت سے محسوس کیا.

"بیٹا وہ اپنا کام کمپلیٹ کر کے ہی واپس آئیں گے. آپ ان سے کانٹیکٹ کر لو ناں.. ڈیلی بات کر لیا کرو. آپکی بوریت دور کر دیں گے وہ. اور یہ جو منہ پر بارہ بجے ہیں ناں.. یہ بھی ٹھیک ہو جائیں گے". مسکراتے ہوئے انہوں نے اسکی اداسی پر چوٹ کی.

www.novelsclubb.com

"بابا پلیز.. مجھے کچھ نہیں پتہ آپ انکو ابھی کال کریں اور واپس بلائیں.. میں اور ویٹ نہیں کر سکتی.. بس.. اور مجھے آپکی مزید کوئی بات نہیں سننی.." آئنور نے انہیں حتمی فیصلہ سناتے ہوئے واپسی کے لیے قدم موڑے تھے.

"سکندر کو واپس آنے میں چند دن مزید لگیں گے آئنور.. تم اس بارے میں ضد مت کرو. کتنی بار بتانا پڑے گا تمہیں کہ اب تم بڑی ہو چکی ہو۔۔۔ ہر کام میں اُن پر ڈیپنڈ کرنا چھوڑ دو اب۔۔۔ ساری زندگی تم سکندر کی انگلی تھام کر نہیں چل سکتیں.. "خدیجہ بیگم کے سخت الفاظ پر اسکے چلتے قدم رکے تھے. وہ ایڑھی کے بل گھومی۔۔. جبکہ نبیل شاہ کو بھی خدیجہ بیگم کی بات معقول لگی تھی.

"اگر وقت رہتے آپ میرا ہاتھ تھام لیتیں ماما تو مجھے ان پر ڈیپنڈ نہ کرنا پڑتا. اب میں جو ہوں آپ ہی کی بدولت ہوں.. سو آپ تو مجھے ناں ہی سمجھائیں تو بہتر ہو گا".

انھیں انھی کے انداز میں جواب دیتی وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی. جبکہ خدیجہ بیگم کو آج صحیح معنوں میں اندازہ ہوا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کھو چکی ہیں. ایک بھولا

www.novelsclubb.com

بھٹکا آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر رخسار پر پھسلا تھا. نبیل شاہ نے سر ہاتھوں میں تھام لیا. انکی بیٹی اپنی ماں کے مخالف تھی. اور یہ بات کم از کم آئنور کے لیے اچھی نہ تھی جس سے وہ انجان تھی.

اگلے چھ دنوں میں بھی سکندر واپس نہیں آیا تھا. نتیجتاً دل آئنور نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا تھا.

ابھی تم نے تمہارے بن

ہماری حالت دیکھی نہیں

تین دن ہو چکے تھے اسکا سکندر سے کوئی رابطہ نہیں ہو پایا تھا. کچھ اس وجہ سے بھی دل کی بے چینیاں حد سے سوا تھیں.

سولہویں دن وہ دشمنِ جاں واپس آگیا تھا. جس کے لیے یہ دو ہفتے اس نے کانٹوں پر گزارے تھے. جسکی جدائی نے اسکی بھوک پیاس سب اڑا دی تھی وہ اس وقت اسکے بلکل سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا. آنسو تواتر سے بہنے لگے تھے. وہ تقریباً بھاگ کر اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

مسلہ سارا اس سکون کا ہے

جو تمہیں دیکھنے سے ملتا ہے

فاصلہ دو قدموں کا تھا جسے بے اختیار سکندر نے سمیٹتے ہوئے اسے خود سے لگایا تھا. وہ اسکے مضبوط بازوؤں کا سہارا پاتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی. سکندر کا دل کٹنے لگا تھا. اس نے ہولے سے اسکا سر تھپتھپایا.

"آئی ایم ایکسٹریملی سوری دل.. ناچاہتے ہوئے بھی بہت لیٹ ہو گیا. میں چار دن پہلے ہی آرہا تھا مگر پھر ایک امپورٹنٹ ڈیلی گیشن آگیا بس اسی لیے مزید رکنا پڑا. سچی میں نے بہت مِس کیا سب کو. پلیز یار چپ کر جاؤ.. اب آتو گیا ہوں.. اب کبھی اتنے دنوں کے لیے نہیں جاؤنگا.. آئی پرامس.. پکا والا پرامس.." اسے دھیرے سے خود سے الگ کرتے وہ پیار سے بولا تھا. سکندر نے بغور اسکا چہرہ دیکھا تھا. دو ہی ہفتوں میں وہ کافی کمزور ہو گئی تھی. مگر بھوری غلافی آنکھیں رونے کے باعث سوجی سوجی مزید دلکش لگ رہی تھیں.. البتہ آنکھوں کے گرد حلقے رات بھر جاگنے کی غمازی کر رہے تھے. ستواں ناک کی لونگ چمکتی ہوئی مسکرائی تھی. جبکہ گلاب

www.novelsclubb.com

جیسے ہونٹوں کی رنگت پھیکی سی تھی. سکندر کو بے اختیار خود پر غصہ آیا تھا. کچھ ہی دنوں میں اسکی شہابی رنگت ماند پڑ گئی تھی.

"اب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں" اسکو یک ٹک اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ بھیگے لہجے میں بولی تھی.

"میں آپکو لاسٹ ٹائم وارن کر رہی ہوں اگر نیکسٹ ٹائم آپ نے مجھے ہرٹ کیا تو میں آپ سے بہت دور چلی جاؤنگی.." سکندر کے چونکنے پر وہ دوبارہ گویا ہوئی.

"تم میری وجہ سے ہرٹ ہوئیں اسکے لیے سوری اگین میری گڑیا. اور رہی بات تمہارے دور جانے کی تو میں تمہیں کبھی خود سے دور جانے ہی نہیں دونگا... اور ویسے بھی تم مجھ سے زیادہ دیر دور رہ بھی نہیں سکتی یہ بات میں بہت اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔" اسکی سرخ پڑتی ناک دباتے ہوئے وہ شرارتی انداز میں بولا تھا. جواب میں آئنور نے اسے شکوہ کناں نظروں سے گھورا۔ سکندر کا قہقہ بے ساختہ تھا. وہ بھی ہولے سے مسکرائی تھی.

"اب یہاں ہی کھڑے رکھو گی یا اندر بھی جانے دو گی.." اس نے پھر سے آئنور کو چھیڑا تھا. آئنور جھینپ گئی.

"آپ فریش ہو جائیں میں مما کو آپکے آنے کا بتا دیتی ہوں.. اور یہ بھی بتا دیں کہ ناشتے میں کیا لیں گے؟؟ ابھی صفوراں کچن میں ہی ہے وہ بنا دے گی" اسکو اپنے کمرے کیطرف جاتا دیکھ وہ بولی تھی.

"فریش جوس بنوا دو میں بس پانچ منٹ میں آیا." اسے جواب دیتا وہ کمرے میں غائب ہو گیا. صفوراں کو جوس بنانے کا کہہ کر اس نے خدیجہ بیگم کو کال ملائی تھی. اب وہ خوشی خوشی خدیجہ بیگم کو سکندر کی واپسی کا بتا رہی تھی. بلیک ٹراؤزر پر لیمن ٹی شرٹ پہنے، بکھرے بالوں میں بھی وہ حسین لگ رہی تھی. صفوراں نے اسکا دمکتا چہرہ دیکھا. خوشی اسکے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی. خدیجہ بیگم کو انفارم کر کے وہ لاؤنج میں چلی آئی جہاں وہ گرے شلوار سوٹ پہنے صوفے پر بیٹھا چینلز سرچ کر رہا تھا. بلاشبہ وہ وجاہت کا شاہکار تھا.

www.novelsclubb.com

"مامی کہیں گئی ہیں؟اور شجعیہ بھی نظر نہیں آرہی؟"اسے آئے آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا مگر آئنور کے سوا کسی کو بھی نہ پا کر وہ گویا ہوا تھا۔

"ماما شجعیہ آپی کو لے کر مارکیٹ گئی ہیں. آج کل روزانہ ہی مارکیٹ چلی جاتی ہیں.. بس آتی ہی ہوں گی میں نے انھیں انفارم کر دیا ہے"آئنور نے رسانیت سے جواب دیا.

"تو تم بھی جایا کرو ناں ساتھ.. تم نے شاپنگ نہیں کرنی کیا۔۔؟؟"سکندر حیران ہوا. بھلا سکندر کی شادی ہو اور وہ شاپنگ نہ کرے.. یہ کیسے ہو سکتا تھا.

"نہیں میرے پاس کافی سوٹ ہیں اور سینڈلز بھی ہیں،انفیکٹ سب کچھ ہی ہے تو میں شاپنگ کیوں کروں".

www.novelsclubb.com

"تو کیا تم اپنی بہن کی شادی میں انہی کپڑوں میں شرکت کرو گی؟"سکندر کی حیرت یقینی تھی.

"کیا مطلب بہن کی شادی..آ..آپ شجعیہ آپی کی بات کر رہے ہیں کیا؟". آئنور آنکھیں پھاڑے اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اسے اسکی ذہنی حالت پر شبہ ہو.

"ظاہر سی بات ہے شجعیہ کی ہی بات کر رہا ہوں کوئی دس بارہ بہنیں تو ہیں نہیں تمہاری". سکندر نے بات کہہ کر خود ہی قہقہ لگایا.

"حیرت ہے..مجھے تو کسی نے بھی نہیں بتایا کہ شجعیہ آپی کی شادی ہے.." اسکے لہجے میں گہرا رنج تھا. سکندر اسکی معصومیت پر مسکرایا تھا. صفوراں جوس لے آئی تھی. وہ گھونٹ گھونٹ جوس پینے لگا.

"چلو اب تو پتہ چل گیا ہے ناں..اب دل کھول کر شاپنگ کرنا" سکندر نے مسکراتے ہوئے اسکے سر پر ہلکی سی چپت لگائی تھی.

"سکندر آپ کیوں ایسا مذاق کر رہے ہیں..اگر ایسا کچھ بھی ہوتا تو کیا مجھے پتہ ناں ہوتا؟؟ عجیب بات کر رہے ہیں آپ..اور اگر سچ میں شجی آپی کی شادی ہے تو کہاں ہیں انکے سسرالی؟ میں نے تو ایک بار بھی گھر میں کسی کو آتے جاتے نہیں دیکھا..

اور اگر ایسی ہی بات ہے تو کہاں ہے دلہا؟؟"اسے مسلسل مسکراتے سکندر کی مسکراہٹ پر اسرار محسوس ہوئی. ایک پل کو اسکا دل دھڑکا تھا. اور دوسرے ہی پل اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا. سکندر کے الفاظ، الفاظ نہیں تھے.. کوئی بم تھا جو اسکے سر پر پھوٹا تھا.

"یہ اتنا بڑا دولہا تمہیں نظر نہیں آرہا..!"اپنی جانب اشارہ کرتا وہ نچلا لب دانتوں میں دبائے مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تھا.. اور آئنور کو لگا تھا نبیل ولا کی چھت اسکے سر پر آ گری ہو. اسکو زمین و آسماں آنکھوں کے سامنے گھومتے ہوئے محسوس ہوئے تھے.

اس نے بند ہوتی آنکھوں کو بامشکل کھولنے کی کوشش کی تھی. اسی پل شجعیہ اور خدیجہ بیگم گلاس ڈور کھولتے ہال میں داخل ہوئی تھیں. اتنے دنوں سے شجعیہ کے چہرے پر سجی مسکراہٹ کی وجہ وہ آج سمجھی تھی. درد سے پھٹتا سر لیے وہ بامشکل کھڑی ہوئی مگر آنکھوں میں اتری دھند نے سب کچھ دھندلا کر دیا تھا. اور اس سے

www.novelsclubb.com

پہلے کہ وہ چکرا کر گر جاتی سکندر نے اسے بازوؤں سے تھاما تھا. خدیجہ بیگم بھی بھاگی چلی آئی تھیں۔۔۔

"آریواو کے دِل". اسکے چہرے کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ کر وہ پل میں بے چین ہوا تھا. آئنور نے اسے بے گانگی سے دیکھا تھا. آئنور کو وہ خود سے صدیوں کے فاصلے پر کھڑا نظر آیا۔۔۔

****

آریواو کے دِل". اسکے چہرے کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ کر وہ پل میں بے چین ہوا تھا. آئنور نے بے گانگی سے اس کی جانب دیکھا. آئنور کو وہ خود سے صدیوں کے فاصلے پر کھڑا.. بہت دور نظر آیا.

www.novelsclubb.com

"ہاں شاید چکر آگیا تھا". خود کو جھڑواتی وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی. خدیجہ بیگم نے زینہ چڑھتی آئنور کی چال میں واضح لڑکھڑاہٹ محسوس کی تھی. انکے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی تھی. جبکہ سکندر جو اسکے پیچھے جانے کا ارادہ رکھتا تھا اب خدیجہ

بیگم سے سلام دعا لے کر شجعیہ کا حال دریافت کرنے لگا. مگر اسکا دھیان مسلسل آئنور ہی کی طرف تھا. اور پھر ٹھیک بیس منٹ بعد وہ اسکے کمرے میں موجود تھا. اسے وہ سامنے ہی قالین پر بیٹھی نظر آگئی۔۔. بیڈ سے ٹیک لگا کے گھٹنوں میں منہ دیے وہ یقیناً رو رہی تھی. وہ دیوانہ وار اسکی طرف لپکا.

"دل.. دل ادھر دیکھو میری طرف.. کیا ہوا ہے.. کیوں رو رہی ہو؟" اسکا چہرہ اوپر کرتے وہ بے چینی سے گویا ہوا۔ وہ روتے ہوئے اسکے سینے سے جا لگی. اسکی پہلی اور آخری جائے پناہ سکندر کے مضبوط بازو ہی تھے.. اسے کھو دینے کا خوف اس کے حواس سلب کیے دے رہا تھا۔۔ دل شدتوں سے دھڑکتا پھٹنے کو تھا۔۔ وہ سختی سے اس کی شرٹ مٹھیوں میں دبوچے ہوئے تھی یوں جیسے اسے چھوڑا تو وہ کہیں دور گم ہو جائے گا۔۔ جبکہ اس کے دلی جذبات سے انجان وہ کہہ رہا تھا۔۔

"بس روئے جا رہی ہو کچھ بتاؤ تو سہی.. ہوا کیا ہے؟" ابھی صبح بھی میرے آنے پر تم اتنا روئی ہو.. اب پھر رو رہی ہو.. تم کیوں خود کو تکلیف دے رہی ہو

www.novelsclubb.com

دل.. کیوں.. "اسے دھیرے سے خود سے الگ کرتا وہ اسکے آنسو صاف کرتا کہہ رہا تھا.

"رو رو کر پاگل ہوئی ہو.. حالت دیکھو زرا اپنی.. اگر اب روئی نہ تو بہت مارونگا اور پھر بات بھی نہیں کرونگا تم سے.."

"اب بتاؤ مجھے کیا بات ہوئی ہے..؟ تمہیں سو بار کہا ہے رونے کی بجائے مجھے اپنی پرابلم بتادیا کرو میں سولو کروں گا تمہاری ہر پرابلم.. پھر کیوں دل.. کیوں رو کر میری جان مشکل میں ڈال دیتی ہو.." اسے سیدھا ہوتے دیکھ سکندر نے اسے پیار سے ڈپٹا تھا.

"سکندر میں، میں نے آپ سے.. اس دن با.. بات کی تھی ناں.. پ.. پیار ہو گیا ہے مجھے.." بھیگے لہجے میں اس نے معصومیت سے پوچھا تھا.. سکندر نے اثبات میں سر ہلادیا۔۔ وہ پھر گویا ہوئی.

"مجھے وہ چاہیئے سکندر.. ہر قیمت پر چاہیئے مجھے وہ.. نہیں رہ سکتی میں اسکے بغیر.."

"وہ پھر سے رونے لگی تھی.

"تو میری جان اس میں رونے والی کیا بات ہے.. مجھے بتاؤ کون ہے؟ میں اس سے کل ہی ملتا ہوں.. رونے سے تو مسئلے حل نہیں ہوتے میں نے تمہیں رونا تو کبھی نہیں سکھایا تھا دل... پھر بات بات پر رونے کیوں بیٹھ جاتی ہو تم؟؟ جبکہ تم جانتی بھی ہو کہ تمہارے آنسو میری برداشت آزماتے ہیں.." وہ مصنوعی خفگی سے کہہ رہا تھا.

"اب بلکل چپ.. بلکل نہیں رونا.. جلدی سے بتاؤ مجھے کون ہے وہ؟ کیا کرتا ہے؟ کیسا دِکھتا ہے؟ تمہارے ساتھ پڑھتا ہے کیا؟"

www.novelsclubb.com

ایک ہی سانس میں وہ سب کچھ پوچھ بیٹھا تھا.

"میں اسکو ڈائریکٹ آپ سے ملوادوں گی. بس آپ اپنا وعدہ یاد رکھیے گا جو آپ نے مجھ سے کیا تھا" سوں سوں کرتی آئنور نے کہا جس پر وہ ہولے سے مسکرایا.

"مجھے تم سے کیا وعدہ کبھی نہیں بھولے گا ڈونٹ یو وری.. مگر اب تم بھی مجھ سے ایک وعدہ کرو کہ آئندہ رونے کی بجائے تم اپنی ہر پرابلم مجھے بتاؤ گی".

"اوکے میں اپنی ہر پرابلم آپکو ہی بتاؤ نگی اور آپ سے ہی سولو کرواؤں گی مگر سکندر.. اگر جو کبھی آپ نے میرا ساتھ نہ دیا تو میں بہت روؤں گی اور آپ سے بہت دور بھی چلی جاؤں گی۔۔۔"آخر میں آئنور نے اسے دھمکی دی تھی.

"وہ وقت کبھی نہیں آئے گا میری گڑیا". اسکا گال چھوتے ہوئے وہ رسان سے گویا ہوا تھا. پھر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے وہاں سے نکلتا چلا گیا. آئنور نے اپنے اندر تک سکون اترتا محسوس کیا. وہ نادان اس بات سے بے خبر تھی کہ یہ سکون وقتی ہے.

■■■

www.novelsclubb.com

اگلی صبح بے حد حسین تھی. ستمبر کا مہینہ تھا.. موسم میں ہلکی خنکی تھی. سورج بادلوں میں چھپا جانے کہاں گم تھا. وہ اپنے کمرے سے منسلک ٹیرس پر کھڑی نیچے بائیں طرف بنے پول کو دیکھ رہی تھی. اسے تیرنا نہیں آتا تھا، پانی سے ڈر بھی بہت

لگتا تھا.. مگر اس پول کو دیکھنا شروع سے ہی اچھا لگتا تھا. جب وہ آٹھ سال کی تھی تب نبیل شاہ نے سکندر کی خواہش پر یہ پول بنوایا تھا. دائیں طرف پورچ تھا جبکہ درمیان میں سفید چمکتی روش تھی. پورچ سے گزر کر عمارت کی پچھلی جانب وسیع لان تھا. لان کے آخر میں ملازمین کے کوارٹرز تھے. جن میں سے چند ایک کے سوا وہ باقی سب سے ناواقف تھی.. بلاشبہ نبیل ولا بے حد خوبصورت تھا. وہ ٹیرس سے نیچے جھکی پول کی گہرائی نظروں سے ناپنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی تبھی اسکی نگاہوں نے سکندر کو دیکھا تھا. وہ براؤن شلوار سوٹ میں ہمیشہ سے بڑھ کر وجیہہ لگ رہا تھا یا شاید آئنور کی نظر ہی اسکے لیے خوبصورت تھی. پیچھے ہی شجعیہ بھی اسکے قدموں سے قدم ملا کر چلنے کی سعی کر رہی تھی. یک دم آئنور کی آنکھوں میں مرچیں سی بھر گئیں۔۔ وہ دونوں پورچ کی جانب بڑھ رہے تھے. دل آئنور تیزی سے نیچے کی طرف بھاگی تھی.

www.novelsclubb.com

تیزی سے زینہ پھلانگتی آئنور نے تقریباً بھاگتے ہوئے لاؤنج سے گلاس ڈور تک کا فاصلہ طے کیا تھا. تبھی وہ اندر داخل ہوتی شجعیہ سے ٹکرائی تھی.

"سوری مجھے زرا جلدی ہے". اسکا کندھا تھپتھپاتی وہ فوراً گلاس ڈور کھولتی باہر کی جانب دوڑتی چلی گئی۔. اپنے کمرے کی جانب بڑھتی شجعیہ نے مڑ کر پورچ کی جانب بڑھتی آئنور کو دیکھا.

"سکندر.. سکندر.." دور سے ہی پکارتی وہ اسکے سامنے جا کھڑی ہوئی۔.

"اتنی جلدی میں کہاں کی سواری ہے" اسے اتنی عجلت میں آتے دیکھ وہ بولا تھا. چوڑی پاجامے پر بلیک لانگ شرٹ میں اسکی گوری رنگت کھل رہی تھی. زرد دوپٹہ کندھے پر ڈالے، بالوں کی اونچی پونی بنائے وہ بے حد حسین لگ رہی تھی. میچنگ بلیک کھسوں میں اسکے گلابی پیر سکندر شاہ کی توجہ اپنی جانب کھینچ رہے تھے.

"ایسے نیچے کیا گھورے جا رہے ہیں... ادھر دیکھیں میری طرف.." چٹکی بجاتی وہ اسکی محویت توڑنے میں کامیاب ہو چکی تو وہ ہولے سے مسکرا دیا.

"مجھے عائشہ کے گھر جانا.. چلے آئیں مجھے ڈراپ کر آئیں." گاڑی کا دروازہ کھولتی وہ گویا ہوئی.

"وہ.. ایکچوئلی گڑیا.. میں ابھی شجعیہ کو جیولر کے پاس لے جا رہا ہوں.. وہ اپنا ہینڈ بیگ لینے گئی ہے.. بس آتی ہی ہو گی.. تم ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ ناں.. شجعیہ بلکل ریڈی ہے اور ہمارا ابھی جانا ضروری ہے... پلیز ٹرائی ٹو انڈرسٹینڈ.." سکندر کے الفاظ سن کر اسکا بڑھتا ہاتھ وہیں رک گیا. وہ پلٹی تھی تبھی شجعیہ وہاں چلی آئی.

"چلیں سکندر". وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی. دل آئنور نے سلگتی نظروں سے اسے دیکھا. وائٹ ٹراؤزر پر لائٹ پنک کلر کی لانگ شرٹ، وائٹ دوپٹہ میں اسکی گندمی رنگت کھل رہی تھی. سیاہ آنکھیں کاجل سے مزین مزید حسین لگ رہی تھیں. چھوٹی سی ناک میں چمکتی لونگ اور باریک لبوں پر نیچرل لپ سٹک لگائے وہ

دلکش لگ رہی تھی. لیکن اس میں خاص کیا تھا.؟آئنور نے کے دل میں بھانبھڑ سے جلنے لگے. وہ یک ٹک شجعیہ کو گھور رہی تھی. زندگی میں پہلی بار اسے اس لڑکی سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی جس نے پہلے اسکی ماں کو اس سے چھینا تھا اور اب اسکی محبت بھی اسکے ہاتھوں سے جا رہی تھی.

"نہیں ایسا ہر گز نہیں ہو گا. میں ایسا ہونے ہی نہیں دوں گی. سکندر صرف میرا ہے۔۔صرف میرا."اس نے نفی میں سر ہلایا تھا جس سے اپنا ہی مطلب اخذ کرتے ہوئے سکندر اب کہہ رہا تھا.

"یار دل بات کو سمجھو پلیز تم ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ.. ہم آلریڈی لیٹ ہو چکے ہیں."اس کا گال سہلاتے ہوئے وہ ملتجی ہوا تھا. شجعیہ گاڑی میں بیٹھ چکی تھی مگر وہ اسکے پاس کھڑا اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا. آئنور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

وہ تھینکس کہہ کر مرسڈیز کا ڈور کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا جبکہ ساتھ والی سیٹ پر وہ پہلے ہی براجمان تھی. آئنور نے جلتی آنکھوں سے گاڑی ریورس کرتے

www.novelsclubb.com

سکندر کو دیکھا تھا. وہ تیزی سی الٹے قدموں... پیچھے بنے پول کی جانب بڑھی. پھر اس سے پہلے کہ گاڑی مین ڈور کراس کرتی دل آئنور جو پیچھے کی جانب بڑھتی جارہی تھی.. سر کے بل پول میں گری تھی. ایک چھپاکے کی آواز سے پول میں ارتعاش پیدا ہوا تھا. ڈرائیونگ کرتے سکندر کے ہاتھ پل میں ساکت ہوئے تھے. اگلے ہی پل وہ ڈوبتے دل کو سنبھالتے ہوئے گاڑی سے نکل کر پول کی جانب بھاگا تھا. شجعیہ نے بھی بدحواسی کے عالم میں سکندر کی پیروی کی تھی. آج سے پہلے سکندر کو گیٹ سے پول تک کا فاصلہ ہمیشہ کم ہی لگا تھا مگر آج بھاگنے کے باوجود اسے پول میلوں دور لگا تھا. وہ پلک جھپکنے سے پہلے آئنور تک پہنچنا چاہتا تھا. اگلے ہی پل وہ پول میں کودا تھا اور ڈوبتی ہوئی آئنور کو اپنے حصار میں لے لیا. پول سے نکال وہ اسے لیے تیزی سے اندرونی عمارت کی طرف بڑھا تھا. مارے خوف کے وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکی تھی. سکندر کو یوں بے ہوش آئنور کو اٹھائے دیکھ جہاں خدیجہ بیگم کے دل پر ہاتھ پڑا تھا وہیں پیچھے پیچھے آتی شجعیہ کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی تھی.

www.novelsclubb.com

سکندر کی آئنور کے لیے فکر و پریشانی اور اسکی بلا کی خوبصورتی نے پہلی بار شجعیہ کا دل دھڑکایا تھا. آئنور کا ہر وقت سکندر سکندر کرتے رہنا اور سکندر کا آئنور کی چھوٹے سی چھوٹی تکلیف پر بے چین ہو جانا.. اور اب.. اب سکندر کے انکار پر آئنور کا ردِ عمل.. اور سکندر کی بے اختیاری.. شجعیہ نے بے ساختہ دل کو تھاما تھا. ڈاکٹر آچکا تھا. سکندر اور خدیجہ بیگم آئنور کے سر سے لگے بیٹھے تھے جبکہ وہ خود لاؤنج کے آخری صوفہ پر بیٹھی ٹکر ٹکر دل آئنور کا چہرہ دیکھ رہی تھی. بلاشبہ وہ شجعیہ سے کئی گنا خوبصورت تھی اور یہی بات آج پہلی بار اسے پریشان کر رہی تھی. اس وقت بھی بلیک سوٹ میں وہ غضب ڈھا رہی تھی. اسکی محویت کو ڈاکٹر کی آواز نے توڑا تھا. "شی اِز کُوائیٹ نارمل.. بس خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی ہیں.. میں نے انجکشن دے دیا ہے. تھوڑی دیر تک ہوش میں آجائیں گی". اس نے سکندر کی جانب دیکھا جو سرخ آنکھیں لیے ڈاکٹر کی بات بہت غور سے سن رہا تھا. شجعیہ کو اسکی لہو رنگ آنکھوں سے خوف آیا. ڈاکٹر کو گیٹ تک چھوڑ کر وہ واپس آیا تھا. اسکی

www.novelsclubb.com

شدت ضبط سے سرخ پڑتی آنکھیں دیوانہ وار آئنور کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں. یہ خیال سوچ سوچ کر ہی اسکا دماغ پھٹ رہا تھا کہ اگر اسکے جانے کے بعد وہ پول میں گر جاتی تو... چوکیدار کی بیٹی کی شادی تھی وہ کل شام ہی اپنے گاؤں چلا گیا تھا. لان میں گیٹ کے پاس کوئی بھی نہیں تھا جبکہ خدیجہ بیگم بھی کچن میں مصروف تھیں.. اگر وہ اسکے چلے جانے کے بعد پول میں گرتی تو.. اور اس تو سے آگے، اسکے پاس سر ہاتھوں میں تھامنے کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں تھا. آئنور کی بند پلکوں میں جنبش ہوئی تو. خدیجہ بیگم فوراً آگے بڑھی تھیں. سکندر کی بے ساختگی بھی قابلِ دید تھی.

وہ فوراً اس پر جھکا.

www.novelsclubb.com

"مامی آپ پلیز اسکے لیے سوپ بنالائیں میں اسکے روم میں لے جا رہا ہوں اسے".

اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے وہ خدیجہ بیگم سے بولا تھا.

وہ سر اثبات میں ہلاتی کچن میں چلی گئیں. جبکہ اسے بازوؤں کے حلقے میں لیے وہ زینہ چڑھ رہا تھا. اس وقت وہ شجعیہ مکمل طور پر بھول چکا.. اسکے ذہن سے نکل چکا تھا کہ وہ کہاں جا رہا تھا، کس لیے جا رہا تھا اگر کچھ یاد تھا تو صرف یہ کہ وہ آئنور کو کھونے والا تھا. شجعیہ نے تھکے ماندے قدم آئنور کے کمرے کی بجائے اپنے کمرے کی طرف بڑھائے تھے. آئنور اب ٹھیک تھی اور اگر ٹھیک نہیں بھی تھی.. تو بھی اسے کم از کم شجعیہ کی ضرورت نہیں تھی.

اسے بیڈ پر بٹھا کر وہ خود بھی اسکے قریب ہی بیٹھ گیا. وہ بغور اسے دیکھنے لگا. آنکھیں جھکائے وہ ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی. اس نے ہاتھ بڑھا کر اسکو ایسا کرنے سے روکا تھا. پھر اسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھاتا ہوا ڈریسنگ روم میں لے آیا.

www.novelsclubb.com

"پانچ منٹ میں یہ ڈریس چینج کرو اور باہر آؤ پھر پوچھتا ہوں تمہیں". حد سے زیادہ سرخ آنکھوں کو اسکے حسین چہرے پر گاڑتا ہوا وہ بولا تھا. آئنور نے اسکے جانے کے

بعد لمبا سانس لیا. وہ تقریباً پندرہ منٹ بعد چینج کر کے واپس آئی تو کمرے میں سکندر کے ساتھ خدیجہ بیگم بھی موجود تھیں. وہ جھنجھلا گئی.

"ماما میں اب بلکل ٹھیک ہوں.. پلیز آپ دونوں جائیں یہاں سے.. اور یہ سوپ بھی لے جائیں پلیز.. مجھے نہیں پینا.. ٹھیک ہوں میں.. کچھ نہیں ہوا ہے مجھے.."

"کچھ ہوا نہیں.. لیکن ہو تو سکتا تھا.. دھیان کہاں تھا تمہارا..؟" اسکو بیڈ پر بیٹھتا دیکھ وہ فکر مندی سے بولی تھیں. جبکہ سکندر خاموش تماشائی بنا کھڑا تھا.

"پتہ نہیں.. بس مجھے پتہ نہیں چلا اور یہ سب ہو گیا." اس نے منہ بنا کر جواب دیا.

"مامی یہ آپکو کچھ نہیں بتائے گی.. آپ جائیں اس سے میں خود بات کرتا ہوں."

انہیں جانے کا کہہ کر وہ بیڈ کے قریب ہی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا.

"یہ باؤل یہیں چھوڑ دیں. سوپ پیے گی یہ". سائیڈ ٹیبل سے سوپ کا باؤل اٹھاتی خدیجہ بیگم کے ہاتھ رکے تھے.

"ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں مگر اسے سوپ ضرور پلا دینا." سکندر کو ہدایت دیتی وہ کمرے سے نکل گئیں. وہ اسکی طرف متوجہ ہوا. وہ اس وقت ڈھیلے ڈھالے لباس میں گیلے بال کھولے ٹیک لگائے بیٹھی تھی. سکندر نے پہلے اسے زبردستی سوپ پلایا تھا پھر گویا ہوا.

"دل.. مجھے صرف اتنا بتا دو کہ کیا ٹھان چکی ہو تم.. کیوں کر رہی ہو یہ سب.. اور کس لیے کر رہی ہو... جب میں تمہیں کہہ چکا ہوں کہ تمہیں ہر وہ چیز دوں گا جس کی تم خواہش کرو گی.. ایون (even).. وہ شخص بھی جسے تم چاہتی ہو.. جبکہ میں ابھی تک اس سے ملا بھی نہیں مگر فقط.. تمہارے ایک بار کہنے پر میں نے تمہیں اس لڑکے کے لیے ہاں بول دی تھی.. پھر بھی یہ سب..؟؟ کیوں دل.. کیوں..

www.novelsclubb.com

جواب دو مجھے.. کس بات کی ٹینشن ہے تمہیں.. کہاں تھا تمہارا دھیان جو تم اپنی جان خطرے میں ڈال بیٹھیں آج..؟؟ جواب دو مجھے.." شدت ضبط سے اسکا چہرہ سرخ پڑ گیا. آئنور کو اس سے خوف محسوس ہوا.

"وہ سکندر... وہ میں اپ سیٹ.... ہو گئی تھی.."

"کیوں ہو گئیں تھی اپ سیٹ.. وجہ بتاؤ مجھے.."

"آ.. آپ نے مجھے منع کیا.. تو.. تو مجھے اچھا نہیں لگا.. بس اسی لیے غصہ آ گیا.. اور ..اور غصے میں جب پیچھے بڑھی تو.. بس پتہ نہیں چلا اور پاؤں... پاؤں پھسل گیا..." سکندر کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے. وہ اتنی سی بات پر..

"دل میری گڑیا اتنی چھوٹی بات پر غصہ نہیں کرتے... کیوں میری جان مشکل میں ڈال دیتی ہو ہر بار.. جانتی ہو صرف چند سیکنڈ لیٹ ہو جاتا تو کیا ہوتا.. اگر میری گاڑی گیٹ کراس کر جاتی تو تمہیں ہمیشہ کے لیے کھو دیتا میں.. پلیز آئندہ ایسا مت کرنا.. پلیز.." بے چینی سے کہتے ہوئے اس نے آگے بڑھ کر اسے بازوؤں کے حلقے میں لے لیا۔۔

"آئی ایم سوری سکندر... بس پتہ نہیں کیوں..... مجھے اچھا نہیں لگتا آپکا کسی اور کو ٹائم دینا.. بس دل چاہتا ہے آپ میرے ہی پاس رہیں.. میرے ہی ساتھ رہیں..

مجھے کبھی مت چھوڑیے گا سکندر.. پلیز... مجھے کبھی تنہا مت کیجئے گا" اس سے الگ ہوتی وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تو وہ دلکشی سے مسکرایا.

"میں تمہیں کبھی تنہا نہیں کرونگا دل آئنور شاہ.. آئی پرامس.."

"پرامس پورا کیجیئے گا ورنہ بہت بری سزا دوں گی آپکو" وہ دھمکاتے ہوئے بولی.

"اچھا جی.. تو کیا سزا دے گی مجھے میری پیاری گڑیا..؟؟"

"اچھا یعنی آپ وعدہ توڑیں گے..؟؟؟" اس نے بھوری آنکھوں کو پورے سے زیادہ کھولا.

"ایسا میں نے کب کہا؟"

www.novelsclubb.com

"تو پھر سزا کا کیوں پوچھا؟"

"یار وہ تو ویسے ہی پوچھا ہے تاکہ پتہ تو چلے کہ تمہارے اس ننھے سے دماغ میں چل کیا رہا ہے!" اسکے سر پر چپت لگاتا وہ پیار سے بولا..

"میں کوئی ننھی ونی نہیں ہوں. اچھا جی... اور اب آپ مجھے یہ گڑیا کہنا بھی چھوڑ دیں.. بڑی ہو چکی ہوں میں.. پورے اٹھارہ برس کی ہو چکی ہوں... آپ پھر بھی گڑیا گڑیا کرتے رہتے ہیں." اسکے "ننھا سا دماغ" کہنے پر وہ چڑ گئی.

"اور میں بھی پورے انیتس برس کا ہو چکا ہوں... اسلیے میری لیے تم گڑیا ہی رہو گی.. سمجھی تم میری گڑیا". آخر میں وہ اسے چڑاتے ہوئے بولا تھا.

"لیکن میں بڑی ہو چکی ہوں سکندر.. یقین نہیں آتا تو ساتھ کھڑے ہو کر لیں.. بلکل آپ جتنی ہوں میں." وہ گردن اکڑا کر بولی. سکندر کا قہقہ بے ساختہ تھا تھا.

"ٹھیک ہے آؤ دکھاؤ کتنی بڑی ہو گئی ہو تم." اس نے آئنور کو ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا.

"ہاں ہاں قد ملا لیں، دیکھیں زرا..." وہ اچک اچک کر اسکے برابر ہونے کی کوشش کر رہی مگر اسکا سر بمشکل سکندر کے شانے تک پہنچتا تھا.

"بس بس بیٹھ جاؤ گڑیا.. سکس تھری میں اور فائیو فائیو میں بہت فرق ہوتا ہے.." سکندر نے اسے اپنے اور اسکے قد کے فرق کے بارے میں بتایا. وہ منہ بسور کر بیٹھ گئی. وہ ہنسا تھا.

"ابھی آپ ہنس لیں.. لیکن میں بھی لمبی ہو جاؤ نگی تھوڑے دنوں میں دیکھ لیجیے گا آپ."

"ٹھیک ہے دیکھ لوں گا.. ابھی تو میں میچ دیکھنے جا رہا ہوں.. تم آرام کر لو تھوڑی دیر.."

"جی اچھا" اس نے فرمانبرداری سے سر ہلایا تھا. وہ ہنستے ہوئے چلا گیا. آئنور مسکرائی تھی.

www.novelsclubb.com

■ ■ ■

"بابا مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے." ڈنر ٹائم اس نے نبیل شاہ کو مخاطب کیا تھا. سکندر ابھی آفس سے نہیں لوٹا تھا. اسکے چہرے پر چھائی غیر معمولی

سنجیدگی سے خدیجہ بیگم کا ماتھا ٹھنکا تھا. جبکہ اپنی پلیٹ پر جھکی شجعیہ نے کوئی رسپانس نہیں دیا تھا. "بابا آپ سے کہہ رہی ہوں میں. "انہیں اپنی پلیٹ پر جھکے دیکھ وہ دوبارہ بولی تھی. "سن رہا ہوں میں.. بولو آپ.. "

"بابا.. وہ.. مجھے پتہ چلا ہے کہ آنے والے جمعے کو سکندر اور شجعیہ آپی کا نکاح ہے"

"ہاں ہے.. تو؟؟"اسکے لہجے کی تلخی نے انھیں متوجہ ہونے پر مجبور کیا تھا. پلیٹ کھسکا کر وہ سیدھے ہو بیٹھے.

"تو یہ کہ کسی نے بھی مجھ سے اس بارے میں پوچھنا یا مجھے بتانا تک مناسب نہیں سمجھا. "

"تم اس گھر کی بڑی نہیں ہو آئنور جو ہر کام تم سے مشورہ لے کر کیا جائے. "جواب نبیل شاہ کی بجائے خدیجہ بیگم نے دیا تھا.

"بڑی نہیں ہوں... مگر بچی بھی نہیں ہوں ماما.." وہ سپاٹ چہرہ لیے سختی سے بولی تھی.

"آئنور بیٹا آپ بلاوجہ ناراض ہو رہی ہیں.. اس جمعے کو صرف نکاح ہے.. گرینڈ ریسیپشن نیکسٹ منتھ ہو گا. نکاح میں تو بس چند لوگ ہی مدعو ہیں.. اور پھر ابھی جمعے میں تین دن باقی ہیں.. ویسے تو آپکی مما سارے ڈریسز لا چکی ہیں مگر اگر آپکو کوئی ڈریس پسند نہ آئے تو آپ ان تین دنوں میں اپنے لیے اپنی مرضی کا ڈریس لے آنا.." نبیل صاحب نے نرم لہجے میں میں اسکو سمجھایا تھا.

"بابا.. اِشُو(issue) یہ نہیں ہے کی نکاح کب ہے... اشو یہ ہے کہ یہ نکاح ہو کیوں رہا ہے.." اسکی بات پر خدیجہ بیگم کا دل دھڑکا تھا... یعنی وہ وقت آ چکا تھا جس سے وہ بھاگنے کی کئی دنوں سے کوشش کر رہی تھیں. جبکہ شجعیہ بھی چمچ چھوڑے آئنور کا چہرہ دیکھنے لگی.

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟" نبیل صاحب نے لہجے کو حتیٰ الا مکان نارمل رکھنے کی کوشش کی تھی مگر بیٹی کی آنکھوں سے چھلکتی بغاوت نے انہیں ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیا تھا.

"مطلب صاف ہے بابا.. مجھے آپکا یہ فیصلہ قبول نہیں ہے.." وہ ایک پل کو رکی تھی. پھر دوبارہ گویا ہوئی. "میں سکندر کو پسند کرتی ہوں.. اور ان سے شادی کرنا چاہتی ہوں". مظبوط لہجے میں اپنا فیصلہ سناتی وہ انکے سر پر بم پھوڑ چکی تھی. شجعیہ کی آنکھ سے آنسوؤں کا سیلاب رواں ہونے کو تھا.. اس نے بھرائی آنکھوں سے خود سے پانچ سال چھوٹی بہن کو دیکھا تھا.. جو اسکے دلی جذبات سے بے بہرہ بس اپنی کہہ رہی تھی... خدیجہ بیگم نے اپنا ماتھا پیٹا تھا.

"آپ ہوش میں تو ہیں آئنور.. ؟؟ آپ جانتی بھی ہیں آپ کیا کہہ رہی ہیں.. ؟ وہ دھاڑے تھے. مگر آئنور پر رتی برابر اثر نہ ہوا.

www.novelsclubb.com

"اسکا دماغ خراب ہو چکا ہے شاہ صاحب.. ہوش میں نہیں ہے یہ ورنہ بہن کا گھر لوٹنے کی سوچ بھی اسکے ذہن میں نہ آتی.." خدیجہ بیگم کی تلخی انکے لہجے سے عیاں تھی.

"میں مکمل ہوش و حواس میں ہوں ماما.. اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے.. سکندر اور شجعیہ آپی کا نکاح نہیں ہو گا... سکندر کی شادی صرف..." چٹاخ.. خدیجہ بیگم کے تھپڑ نے اسکے چودہ طبق روشن کر دیے تھے.. باقی کے الفاظ اسکے منہ میں ہی رہ گئے تھے.. وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنی ماں کو دیکھے گئی.. یہ وہ عورت تھی جسکی نرم آغوش کے لئے وہ بچپن سے ترسی تھی اور اگر آج انکے نرم ہاتھ کا لمس ملا بھی تھا تو کیسے.. "اپنی بہن کا نصیب چھیننا چاہتی ہو بدبخت.." خدیجہ بیگم نے دہائی دی تھی .. شجعیہ بس روئے جا رہی تھی. نبیل صاحب نے تاسف سے اک نظر اس پر ڈالی.

www.novelsclubb.com

"آپ نے آج میرا مان توڑا ہے آئنور.. بہت غلط کیا ہے آج آپ نے.. بہت زیادہ غلط... اور اس غلطی کی معافی آپ ابھی اور اسی وقت شجعیہ سے مانگیں گی.." نبیل صاحب نے سخت لہجے میں اسے مخاطب کیا تھا.

"میں معافی نہیں مانگوں گی.. اور اس لڑکی سے تو بلکل نہیں.. جسے آپ سب میری بہن کہتے ہیں." شجعیہ کو تنفر سے دیکھتی وہ نفرت سے پھنکاری تھی..

"پہلے میری ماما کو چھین لیا اس نے اور اب سکندر کو بھی ہتھیانا چاہتی ہے.. لیکن میں ایسا ہونے نہیں دوں گی.."

"یہ صرف تمہارے دماغ کا فتور ہے کہ شجعیہ نے مجھے تم سے دور کیا ہے.. تم خود ہی شروع دن سے شجعیہ کے لیے عناد پالے بیٹھی ہو.. اور شجعیہ سکندر کو تم سے نہیں ہتھیا رہی.. تم سکندر کو شجعیہ سے ہتھیانے کی کوشش کر رہی ہو.. کیونکہ جب شجعیہ محض دو دن کی تھی تبھی تمہاری پھپھی مرحومہ نے سکندر اور شجعیہ کی بات طے کر دی تھی.. تم تو کیا تب تو میں بھی تمہارے بابا کی زندگی میں نہیں آئی

تھی اور تم بات کرتی ہو کہ سکندر تمہارا ہے.." خدیجہ بیگم نے اسے بہت اچھے سے آئینہ دکھایا تھا. شجعیہ لاؤنج سے نکلتی چلی گئی.

"میں کچھ نہیں جانتی بابا.. مجھے سکندر چاہیئے.. پلیز بابا.. میں نہیں رہ سکتی انکے بغیر.." وہ روتی ہوئی نبیل شاہ کے قدموں میں گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئی. نبیل شاہ کا دل کٹنے لگا. مگر فقط اسکے لیے وہ شجعیہ اور سکندر کا دل نہیں اجاڑ سکتے تھے.

"خدیجہ.. آئنور کو انکے کمرے میں لے جایئے.. انکو اچھے سے سمجھا دیجئیے کہ جو یہ چاہتی ہیں وہ ممکن نہیں.. اگر انہوں نے اپنی یہ ضد نہ چھوڑی تو میں انہیں ہاسٹل بھیج دونگا.. اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے.." قطعیت سے کہتے وہ اٹھ کھڑے ہوئے.. خدیجہ بیگم روتی بلکتی آئنور کو اسکے کمرے میں لاک کر گئی تھیں..

بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے وہ سسک رہی تھی.. نبیل شاہ کے فیصلے نے اسے توڑ دیا تھا.. کیسے رہے گی وہ سکندر شاہ کے بغیر.. وہ تو ایک دن بھی اسکے بنا نہ رہتی تھی اور کہاں

www.novelsclubb.com

نبیل شاہ اسے ہاسٹل بھیجنے کی بات کر رہے تھے..اس سوچ نے اسکے ہاتھ ٹھنڈے کر دیے تھے..اگر بابا نے سچ میں مجھے ہاسٹل بھیج دیا تو..اسے اپنا سانس گھٹتا محسوس ہوا تھا.وہ تیزی سے اٹھ بیٹھی...لڑکھڑاتے قدموں سے اس نے پچھلے لان کی طرف کھلتی کھڑکی سے بھاری پردہ سرکایا تھا.کھڑکی سے نیچے لان کی جانب جھکی لمبی لمبی سانسیں لیتی وہ پھیپھڑوں کو آکسیجن فراہم کر رہی تھی...شاید وہ ضبط کی آخری حدوں پر تھی.اندرونی شور تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا..وہ پلٹی تھی اور کھڑکی کے دائیں جانب بنے بُک ریک کو منٹوں میں خالی کر دیا تھا..وہ ایک ایک کر کے ساری بکس کمرے میں ادھر اُدھر پھینکتی جا رہی تھی مگر اندرونی اشتعال تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا..پھر اگلے پانچ منٹوں میں وہ پورے کمرے کا حشر نشر کر چکی تھی.مگر اسکے جلتے دل کو کسی صورت قرار نہیں مل رہا تھا...بے بسی سی بے بسی تھی..کئی ڈیکوریشن پیسز توڑتے ہوئے وہ اپنے ہاتھ زخمی کر بیٹھی تھی..مگر اسے کلائیوں سے رستے خون کی پرواہ ہی کب تھی.ہوش ہی کہاں تھا جو زخم کا خیال

www.novelsclubb.com

کرتی. اسکا علاج تو بس سکندر شاہ تھا. اسکا دل تو بس.. سکندر شاہ کا مریض تھا.. جسے ہر صورت بس سکندر ہی چاہیئے تھا. وہ روتی بلکتی بیٹھتی چلی گئی.. آخر میں وہ بیڈ کنارے بیٹھ کر بلکنے لگی تھی... کہ آنسوؤں کے سوا کوئی غم گسار نہ تھا. روتے روتے جانے کتنا وقت بیتا تھا کہ اسکے کمرے کا دروازہ کھلا تھا. جانی پہچانی آہٹ پر اس نے تیزی سے سر اٹھایا تھا.

■ ■ ■

جس وقت اسکی گاڑی پورچ میں رکی تھی گھڑی رات کے بارہ بجا رہی ئے تھی. ہاتھ میں بریف کیس پکڑے گلاس ڈور کھولتا ہوا وہ ہال میں داخل ہوا پھر کچن کا رخ کیا جہاں ہمیشہ کی طرح شجعیہ اسکے لیے محو انتظار نہیں تھی. اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا... یہ شاید پہلی بار ہوا تھا کہ وہ لیٹ گھر آیا تھا اور شجعیہ اسکے انتظار میں وہاں نہیں تھی.. ورنہ وہ ہمیشہ اسکے واپس آجانے تک جاگتی رہتی تھی. اسے تشویش ہوئی. ذہن میں آنے والا پہلا خیال اسکی طبعیت خرابی کا تھا. سو تصدیق کے لیے

www.novelsclubb.com

اس نے اسکے کمرے کی جانب قدم بڑھائے تھے.. بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا وہ پل میں زینہ طے کر گیا تھا. تبھی اسکے قدم رکے تھے.. اسے لگا آئنور کا روم باہر سے لاک ہے.. کیونکہ روم کیز(keys)،ڈور لاک سے اٹیچ تھیں. سکندر کو کسی گڑبڑ کا شدت سے احساس ہوا تھا. شجعیہ کے روم میں جانے کا ارادہ ترک کر کے وہ آئنور کے روم کی طرف بڑھا تھا. اس نے کیز گھمائی تھیں اور اگلے ہی پل ڈور اَن لاک ہو گیا تھا. جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا اسے ٹھٹھک کر رکنا پڑا. کمرے کی حالت دیکھ کر اسے دوسرا بڑا جھٹکا لگا تھا. پورے کمرے کا حال کسی کباڑ خانے سے کم ناں تھا.. کمرے کے ہر کونے میں رکھے ہوئے خوبصورت لمبے گلدان ٹوٹے بکھرے پڑے تھے.. امپورٹڈ ڈیکوریشن پیسز کو بے دردی سے زمین بوس کیا گیا تھا.. جدید کمپیوٹر ایل سی ڈی کھڑکی کے پاس گری اپنی ناقدری پر شکوہ کناں تھی. ایل سی ڈی کی سکرین پر پڑے سکریچز اسکے ناکارہ ہونے کا پتہ دے رہے تھے. دیوار پر لگی لارج سائز سینریز تک شاید رسائی نہ ہونے کی وجہ سے انھیں نشانہ بنا کر گرانے کی

www.novelsclubb.com

کوشش کی گئی تھی جس سے انکا کانچ ٹوٹ کر انکی خوبصورتی کو مسخ کر رہا تھا.

ڈریسنگ مرر کے سائیڈز کی اشیاء جو وہ کم و بیش ہی استعمال کرتی تھی زمین پر بکھری اپنی ناقدری پر رو رہی تھیں.. صوفہ کشنز، بیڈ پلوز، بیڈ کور کچھ بھی اپنے ٹھکانے پر نہ تھا. بکس ریک بھی تقریباً خالی تھا. ساری بکس پورے کمرے میں بکھری پڑی تھیں.. سکندر نے دھڑکتے دل سے کمرے کی مکین کو تلاشا تھا.. وہ اسے بیڈ کی پائنتی پہ سر رکھے سسکتی نظر آئی تھی. آہٹ پر آئنور نے جھکا ہوا سر اٹھایا۔ وہ دشمنِ جاں سامنے کھڑا آنکھوں میں بے چینی لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا. وہ بمشکل کھڑی ہوتی اسکی جانب بڑھی تھی.. تبھی وہ دیوانہ وار اسکی جانب لپکا تھا. درد سے آنسو بہاتی آئنور کو اس نے پل میں تھاما تھا.

www.novelsclubb.com

"دل.. یہ سب کیا ہے گڑیا.." اسکا چہرہ اونچا کرتے وہ بے تابی سے پوچھ رہا تھا. جواب دینے کی بجائے وہ اسکے کندھے سے سر ٹکائے اور شدت سے رو دی.

سکندر کی بے چینیاں بڑھنے لگیں. روتے روتے وہ گرنے کو تھی جب سکندر نے اسے اپنے مضبوط حصار میں لیا تھا..

"دل مجھے بتاؤ تو سہی ہوا کیا ہے.. کیوں روئے چلے جا رہی ہو.."

مگر وہ بس بلکتی سسکتی اس میں چھپنے کی کوشش کر رہی تھی.

"آئنور.. ادھر... میری طرف دیکھو.." اسے خود سے الگ کرتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا تھا. آئنور نے اپنی بھیگی پلکیں بمشکل اٹھائی تھیں. حد سے زیادہ سوجی ہوئی گلابی پڑتی آنکھیں اسکے کافی دیر سے رونے کی غمازی کر رہی تھیں. غلافی آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا. سکندر کا دل تکلیف سے کٹنے لگا. اسے اپنے دل پر آریاں چلتی محسوس ہوئی تھیں. جانے کیوں.. ہمیشہ سے وہ اس معصوم لڑکی کی تکلیف پر تڑپ اٹھتا تھا. اسکے آنسو سکندر شاہ کے دل پر گرتے تھے. اور اب بھی یہی ہوا تھا.. اسکے گلابی رخساروں پر بہتے آنسو اسے بے چین کر گئے تھے.

"مامی نے کچھ کہا ہے." اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے سکندر نے نرمی سے پوچھا تھا.

آئنور نے اثبات میں سر ہلایا تھا.

"جو میں.. میں نے... ان سے مانگا.. انہوں نے دینے سے.. انکار کر دیا.. مجھے نہیں.. دیا.. لیکن شجعیہ آپی کو.. دے.. دے دیا.. وہ.. ہم.. ہمیشہ.. ایسے کیوں کرتی ہیں سکندر..؟" ہچکیاں لیتی وہ سکندر کو آزمائش سے دوچار کر گئی.

"تمہیں جو بھی چاہئیے ہوتا ہے مجھ سے کہا کرو دل... مامی کی باتیں کیوں دل پر لیتی ہو گڑیا.. باتیں تم دل پر لیتی ہو اور بے چین میں ہو جاتا ہوں.. چلو بتاؤ مجھے.. کیا چاہئیے تمہیں.. جو کہو گی ابھی اسی وقت لا کر دوں گا اپنی گڑیا کو.."

"س.. سچ میں آپ مجھے.. دیں گے.. سکندر..؟؟" آنکھوں میں کچھ چھن جانے کا خوف لیے وہ ہراساں سی اسے دیکھ رہی تھی. بھوری آنکھوں میں عجیب سی وحشت تھی. سکندر نے اثبات میں سر ہلایا.

"تو پھر سن لیں سکندر.. مجھے آپ چاہئیں.. صرف آپ.. ہمیشہ ہمیشہ کے لئے... مجھ سے شادی کر لیں سکندر.. پلیز مجھ سے شادی کر لیں.." اسکی شرٹ کو سختی سے مٹھیوں میں بھینچے بے تحاشا روتے ہوئے دل آئنور نے اسکے سر پر بم پھوڑا تھا.

****

"تو پھر سن لیں سکندر.. مجھے آپ چاہئیں.. صرف آپ.. ہمیشہ ہمیشہ کے لیے... مجھ سے شادی کر لیں سکندر.. پلیز مجھ سے شادی کر لیں.." اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچے بے تحاشا روتی ہوئی دل آئنور نے اسکے سر پر بم پھوڑا تھا. سکندر کو اپنا دماغ سن ہوتا محسوس ہوا. جبکہ اسکی ذہنی حالت سے بے بہرہ وہ کہے چلے جا رہی تھی.

www.novelsclubb.com

"کوئی بھی مجھے نہیں سمجھ رہا سکندر.. بابا بھی.. میری بات.. نہیں مان رہے سکندر.. میرا دل درد سے پھٹ رہا ہے.. میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی سکندر.. میں پاگل ہو جاؤں گی.. آپ... آپ.. پلیز بابا سے بات کریں.. آپ بھی تو مجھ

سے پیار.. کرتے ہیں ناں.. بولیں ناں سکندر.. آپ کریں گے ناں مجھ سے شادی..؟؟اسے جھنجھوڑتے ہوئے وہ مسلسل روئے جا رہی تھی.. اشتعال کی ایک شدید لہر اُسے اپنے وجود میں اٹھتی محسوس ہوئی. دماغ جھنجھنا اٹھا تھا. دانت پہ دانت جمائے اسے شعلہ بار نظروں سے گھورتا وہ ضبط کی آخری حدوں پر تھا. سکندر نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا تھا..

"جانتی بھی ہو کیا بکواس کر رہی ہو تم... ہاں بولو.." اسے دونوں کندھوں سے تھام کر وہ دہاڑا تھا. اسکا انداز وحشت لیے ہوئے تھا. اسکا لہجہ اتنا سخت تھا کہ ایک لمحے کو یوں لگا جیسے فضا تھم سی گئی. آئنور نے بے حد سہمی نظروں سے اپنے بے حد قریب سکندر شاہ کو دیکھا تھا. جس کا یہ روپ اس سکندر سے بلکل مختلف تھا جسے وہ جانتی تھی.

"سکندر.. آپ.." اسکے الفاظ بے ربط ہونے لگے.

www.novelsclubb.com

"نام بھی مت لو میرا.. نفرت ہو رہی ہے مجھے خود سے.. بے مول کر دیا آج تم نے مجھے میری ہی نظروں میں.. میں تمہیں بچی سمجھتا رہا اور تم.." تاسف سے سر ہلاتے ہوئے اس نے آئنور کے کانوں میں صور پھونکا تھا.. پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس نے اس شخص کو دیکھا تھا جو اس سے بات کرتا تھا تو ایسا لگتا تھا جیسے پھول جھڑ رہے ہوں اور آج..؟؟؟

تبھی وہ دوبارہ بولا تھا..

"اگر مجھے پتہ ہوتا کہ میری ہمدردی اور پرواہ یہ رنگ لائے گی تو میں تمہیں مر جانے دیتا مگر تمہارے نزدیک نہ آتا.." غصے سے پھنکارتا وہ کہیں سے بھی سکندر شاہ معلوم نہیں ہو رہا تھا. وہ بس یک ٹک اسکا یہ روپ نظروں میں سموئے خالی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی.

"میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا دل آئنور شاہ.. آئندہ میرے سامنے بھی مت آنا ورنہ میں اپنا کچھ کر بیٹھوں گا.." لہو رنگ آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالتا وہ

دھیمے لہجے میں غرایا تھا. ایک جھٹکے سے اسے بیڈ پر دھکیلتے ہوئے اپنے مضبوط قدموں تلے قالین پر بکھرے کانچ کو روندتا ہوا وہ اسکے کمرے سے نکل گیا. آئنور کو لگا سکندر شاہ قالین پر بکھرے کانچ کو نہیں, اسکے دل کو اپنے قدموں تلے روند کر گیا ہے. اسے اپنے دل اور زمین پر بکھرے کانچ میں کوئی فرق نظر نہ آیا. صدمہ اتنا شدید تھا کہ بہتے ہوئے آنسو یکلخت رک گئے تھے..

سن لیا ہم نے فیصلہ

اور سن کر اداس ہو بیٹھے

ذہن چپ چاپ آنکھ خالی ہے

جیسے ہم کائنات کھو بیٹھے

خالی آنکھوں سے اس نے گھومتی ہوئی چھت کو دیکھا تھا. چھت گھوم رہی تھی یا شاید اسے گھومتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی.. وہ اندازہ لگانے سے قاصر تھی... بند

www.novelsclubb.com

ہوتی آنکھوں کے سامنے سکندر شاہ کا چہرہ آیا تھا.. کانوں میں لفظ "ہمدردی" بڑی زور سے گونجا تھا. اسے اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے.. حواس کھونے سے پہلے جو آخری خیال اسکے ذہن میں آیا تھا وہ سکندر شاہ کو کھو دینے کا تھا. وہ اپنا آخری سہارا بھی گنوا بیٹھی تھی..

■■■

سیاہ آسمان سے برستی بارش طوفان کا روپ دھارتی جا رہی تھی. گھٹاٹوپ اندھیرے میں آسمانی بجلی کی چمک رات کو مزید خوفناک بنا رہی تھی. سیاہ تارکول سڑک پر نظریں جمائے سختی سے لب بھینچے.... وہ اس طوفانی صورتحال سے ہی نہیں.. حقیقتاً اپنے اندر اٹھنے والے طوفان کا بھی بے دردی سے مقابلہ کرتا اپنے آپ سے بھی خفا گاڑی چلائے جا رہا تھا. رش ڈرائیونگ کرتے وہ آبادی کو بہت پیچھے چھوڑ آیا تھا.. گاڑی چلاتے چلاتے وہ ہانپ چکا تھا مگر بارش تھمنے کو تیار نہ تھی. تبھی گاڑی کو بریکس لگا کر وہ گاڑی سے باہر نکل آیا تھا.. تیز بارش کی پھوار نے اسے

www.novelsclubb.com

تیزی سے بھگو یا تھا. مگر ہر شے سے بے پرواہ وہ رات کے تیسرے پہر سڑک پر گھٹنوں کے بل بیٹھا بھیگ رہا تھا. ستمبر کا مہینہ اپنے آخری دنوں میں قدرے خنکی سموئے ہوئے تھا مگر وہ سرد بارش سے انجان اپنے اندر لگنے والی آگ کو ٹھنڈا کر رہا تھا. دل آئنور شاہ کے منہ سے نکلے ایک ایک لفظ نے اسے شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں لا پھینکا تھا... اسکے لاڈ پیار کا کتنا غلط مطلب نکال بیٹھی تھی وہ لڑکی جسے وہ محض بچی سمجھتا رہا تھا. اور شاید یہی اسکی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی. یونہی بیٹھے بیٹھے سکندر شاہ کو جانے کتنا وقت بیتا تھا... تبھی دل میں ایک عزم لیے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا.. طوفانی بارش کا زور ٹوٹ چکا تھا. تھکے ماندے قدم اٹھاتا وہ گاڑی میں جا بیٹھا تھا. اس نے گاڑی کو دوبارہ اسی راستے پر ڈالا تھا جہاں سے وہ آیا تھا.. ٹھیک پینتالیس منٹ بعد اسکی بلیک مرسڈیز کے ٹائر نبیل ولا کے پورچ میں چرچرائے تھے.. چوکیدار نے حیرت سے صبح کے چار بجاتی گھڑی کو دیکھا تھا.. دوسری نظر بھیگے ہوئے اپنے چھوٹے صاحب پر ڈالی تھی جو تھکے تھکے قدم اٹھاتا

www.novelsclubb.com

اندرونی عمارت میں داخل ہو رہا تھا. سکندر شاہ رات بارہ بجے سے زیادہ کبھی لیٹ نہیں ہوتا تھا... سوچو کیدار کی حیرت دیدنی تھی. شاید کچھ غیر معمولی بات ہوئی تھی جس نے سکندر شاہ کو رات بھر گھر سے باہر وقت گزارنے پر مجبور کیا تھا.

بھاری قدم اٹھاتا وہ سیدھا اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا.. گھر میں ویسی ہی خاموشی تھی جیسی وہ چھوڑ کر گیا تھا. نائٹ ڈریس چینج کر کے وہ بیڈ پر آ لیٹا تھا.. اسے نیند کی اشد ضرورت تھی.... اگلے چند منٹوں میں اسکے تھکے ماندے وجود کو نیند نے اپنی میٹھی آغوش میں لے لیا.

■ ■ ■

حد سے زیادہ دکھتے سر سمیت اس نے بوجھل آنکھوں کو بامشکل کھولا تھا. ارد گرد کے حالات کا جائزہ لیتی وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ ایک ہاسپٹل کا کمرہ ہے. اس نے درد سے آنکھیں میچی تھیں. اپنی چلتی سانسوں سے دھیمے سروں میں شکوہ کیا تھا. اگر اسکے بس میں ہوتا تو اسی وقت ان سانسوں سے رشتہ توڑ دیتی جب وہ سنگدل اسے

www.novelsclubb.com

روتا بلکتا چھوڑ آیا تھا. مگر کہتے ہیں ناں کہ جہاں انسان کے اختیارات ختم ہوتے ہیں وہیں سے کاتب تقدیر کے بااختیار ہونے کا احساس ہوتا ہے.. بند آنکھوں سے شفاف موتی ٹوٹ کر اسکے بالوں میں جذب ہوا تھا.

یہ سارے میرے وہم تھے

صاحب! وہ میرا تھا ہی کب..

ہاں یہ وہم ہی تو تھا جو بری طرح سے دور کر دیا گیا تھا۔ آنکھیں اور شدت سے بھیگی تھیں.. آنسو لگاتار بہنے لگے تھے.. تبھی سائیڈ پر رکھے صوفہ پر دراز خدیجہ بیگم کی نظر اسکے درد سے بھرے چہرے پر پڑی. وہ تیزی سے روتی ہوئی آئنور کی جانب بڑھی تھیں. آج اسے پورے تین روز بعد ہوش آیا تھا. تین دن پہلے جب وہ بے رحم رات ان دونوں میاں بیوی نے آنکھوں میں کاٹی تھی.. اس رات کی صبح رات کی تاریکی سے بڑھ کر تاریک تھی. فرسٹ فلور پر ہونے کے باعث.... سیکنڈ فلور پر, آئنور کے کمرے میں ہونے والی توڑ پھوڑ کی آواز خدیجہ بیگم کو تو کیا اسی فلور پر

واقع شجعیہ کے کمرے میں بھی سنائی نہیں دی تھی.. وہ تو جب شجعیہ معمول کے مطابق صبح سویرے جاگی تو زینے کے بلکل سامنے دائیں جانب بنے آئنور کے کمرے کا ادھ کھلا دروازہ دیکھ کر اس طرف آئی تھی مگر کمرے کے منظر نے اسکے اوسان خطا کر دیے تھے... وہ تیزی سے آئنور کی جانب بڑھی تھی جو کہ بیڈ کے وسط میں آڑھی ترچھی لیٹی تھی. کلائی پکڑنے پر شجعیہ کو احساس ہوا تھا کہ وہ بخار میں پھنک رہی ہے. شجعیہ نے اسکا چہرہ تھپتھپایا تھا مگر وہ بے سدھ تھی. پھر اگلے پندرہ منٹوں میں وہ سب اسکو ہاسپٹل لے آئے تھے.. مگر جو حیرت انگیز بات تھی وہ سکندر شاہ کا اپنے کمرے سے باہر تک... ناں نکلنا تھا. آئنور کی مسلسل بے ہوشی اور سکندر کی اس سے پہلو تہی... شجعیہ سمیت وہ دونوں بھی سمجھ رہے تھے. نبیل شاہ اور خدیجہ بیگم کو یقین ہو چکا تھا کہ سکندر اپنے لیے آئنور کے جذبات جان چکا ہے اور سکندر کی آئنور سے لاتعلقی جہاں کہیں ناں کہیں شجعیہ کو دلی سکون دے رہی تھی... وہیں خدیجہ بیگم کو اپنی معصوم بیٹی کے لیے آنسو بہانے پر بھی مجبور کر

www.novelsclubb.com

رہی تھی. وہ نادان لڑکی سکندر کے التفات کو کیا کچھ سمجھ بیٹھی تھی اور نتیجتاً شدید بیمار ہو بیٹھی تھی. آج اسے تین دن بعد ہوش آیا تھا اور ہوش میں آتے ہی اسکی آنکھیں سمندر بنی اسکی بے قدری پر رو رہی تھی.. خدیجہ بیگم کو پہلی بار بیٹی کی تکلیف کا احساس ہوا تھا.. مگر کب...؟؟ جب وہ اپنا سب کچھ ہار بیٹھی تھی. انہوں نے نرمی سے اسکا ہاتھ تھاما تھا. جسے آئنور نے بے دردی سے جھٹک دیا تھا.

"بابا سے بات کریں ماما... ان سے کہیں کہ دو دن کے اندر اندر میری امریکہ کی سیٹ ریزرو کروادیں.. میں گریجوایشن وہاں سے کرنا چاہتی ہوں.." اس نے نحیف آواز میں انکے سر پر دھماکا کیا تھا.

"آئنور.. میری جان.. ایسے مت کہو.. اپنی بدنصیب ماں کو اتنی بڑی سزا مت دو... مانتی ہوں میں نے تمہیں کئی بار نظر انداز کیا ہے... کئی بار تمہارا دل توڑا ہے مگر اب کی بار میں سچ میں بے بس ہوں... میری بچی میں کل بھی مجبور تھی اور آج بھی مجبور ہوں.. میری مجبوریاں سمجھو میری جان.." اشکبار آنکھوں سے انہوں

www.novelsclubb.com

نے آئنور کے زرد چہرے کو دیکھا.. وہ جو اُن سے منہ موڑے دوسری طرف دیکھ رہی تھی.. انکی اس بات پر تلخی سے مسکرائی تھی..

"میں.... اپنی بات.. دہرانا نہیں چاہتی ماما.. اپنے شوہر سے کہہ کر میرا یہ کام کروادیں ورنہ میرے لیے سیٹ ریزرو کروانا کوئی مشکل کام نہیں ہے... اور آپکے یہ آنسو... کم از کم... اب تو مجھ پر بلکل بھی اثر نہیں کریں گے... سو پلیز... یہاں سے جائیں آپ... آج جمعہ مبارک ہے... آپکو گھر پر بہت کام ہوں گے.. آخر آپکی بیٹی.... کا نکاح...." اس نے بات ادھوری چھوڑ کر سانس لیا تھا. الفاظ بے ربط ہونے لگے تھے

"ہاں تو میں کہہ رہی تھی ماما.. کہ آج آپکی بیٹی کا نکاح ہے آپ گھر جائیں پلیز.. آپکو وہاں ہونا چاہیئے... یہاں بیٹھ کر اپنا ٹائم مزید ویسٹ مت کریں ماما.. میں بلکل ٹھیک ہوں اب.. اور یہ صفوراں یہاں ہے ناں.. مجھے جس چیز کی ضرورت محسوس

www.novelsclubb.com

ہوئی... میں اس سے کہہ دونگی.. "زرا فاصلے پر کھڑی صفوراں کی طرف اشارہ کر کے اس نے خدیجہ بیگم کو وہاں سے چلے جانے کو کہا تھا.

"گھر پر صرف میری ہی نہیں.. تمہاری بھی ضرورت ہے آئنور.. صرف میری بیٹی ہی نہیں.. تمہاری بہن کا بھی نکاح ہے.. تمہارے بغیر یہ نکاح کیسے ممکن ہے.. "خدیجہ بیگم نے اسکے زخمی دل پر مزید ضرب لگائی تھی. وہ تڑپ اٹھی.

"ہاں میری موجودگی بھی ضروری ہے ماما.. بلکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ... میں اس نکاح میں ضرور شرکت کروں گی.. ورنہ آپکے شوہر کے بزنس سرکل میں باتیں بھی تو بہت بنیں گی.. اور پھر ظاہر سی بات ہے آپکو شرمندگی بھی خوب ہی ہو گی.. سو ڈونٹ یو وری ماما.. میں آپکی بیٹی کے نکاح میں ضرور شرکت کروں گی... لیکن میری صرف ایک شرط ہے ماما.. منڈے (Monday) تو ابھی بہت دور ہے.. آپ ایک کام کریں سیٹرڈے (Saturday) نائٹ کی ٹکٹ بُک کروادیں.. "

www.novelsclubb.com

آئنور نے آرام سے اپنا فیصلہ سنایا تھا. خدیجہ بیگم نے خالی آنکھوں سے بیٹی کا چہرہ دیکھا تھا جہاں دنیا جہان کی سختی تھی.

"صفوراں...," انہوں نے پاس کھڑی ملازمہ کو پکارا تھا.

"جی بی بی جی.."

"ڈرائیور کو کال کرو اسے کہو گاڑی ہاسپٹل کے مین ایریا میں لے آئے..آئنور کو گھر لے جانا ہے..میں ڈسچارج سلپ بنواتی ہوں...تب تک تم آئنور کو لے کر آجاؤ." تھکے ماندے لہجے میں اسے آرڈر دے کر گلاس ڈور کھولتی وہ باہر نکل گئیں. آئنور انکی پشت کو دیکھتی بے بسی سے رو دی..اسے یقین ہو چلا تھا کہ اسکی ماں کبھی نہیں بدل سکتی..صفوراں نے روتی ہوئی آئنور کو ترحم سے دیکھا. اسے اپنی یہ بی بی بہت پیاری لگتی تھی. اب بھی اسکا خوبصورت چہرہ رونے کے سبب سرخ ہو رہا تھا. اس نے آگے بڑھ کر کھڑی ہوتی ہوئی آئنور کو سہارا دیا تھا...اس وقت اسے سہارے کی ہی ضرورت تھی..

■ ■ ■

نبیل ولا آتے ہی وہ اپنے کمرے میں مقید ہو گئی تھی. اسکا کمرہ اب ویسا بلکل نہ تھا جیسا وہ چھوڑ کر گئی تھی. کمرے کی جو اشیا اس نے برباد کی تھیں انکی جگہ نئی اشیا نے لے لی تھی. کمرے کی سیٹنگ دیکھتی وہ دکھ سے مسکرائی تھی... تبھی شجعیہ اسکی طبعیت پوچھنے آئی تھی.. مگر دل آئنور اسکی شکل دیکھنے کی روادار نہ تھی.. سو اسکو اسکے حال پر چھوڑ, وہ واپس چلی گئی تھی. ایک بجے کے قریب صفوراں اسکے لیے کھانا لائی تھی جسے اس نے بددلی سے زہر مار کیا تھا. صفوراں کے جانے کے بعد وہ بیڈ پر ڈھے سی گئی. آنکھیں پھر سے سمندر بننے کو بے تاب تھیں. کیسے سنبھالے وہ دل کو جو درد سے پھٹنے کو تیار تھا. آئنور پانیوں سے بھری آنکھوں سے چھت کو گھورنے لگی.

www.novelsclubb.com

کیسا عذاب اترا تھا ان آنکھوں پر کہ سوکھتی ہی نہ تھیں..

نہ چین تھا, نہ قرار تھا..

عجب مشکل میں تھی جاں..

شام میں ہونے والے فنکشن کی تیاریاں زور و شور سے نبیل ولا کے پچھلے لان میں ہو رہی تھیں. آنسو پونچھتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی.. لرزتے قدموں سے اس نے اپنے کمرے کی اس کھڑکی سے لان میں جھانکا تھا جو پچھلے لان میں کھلتی تھی..

ییلو(yellow)ٹی شرٹ اور گرے ٹراؤزر میں ملبوس اسکی طرف پشت کیے سکندر شاہ وہاں موجود ورکرز کو ہدایات دے رہا تھا. تبھی وہ پلٹا تھا اور اسکی نظر دل آئنور کے سُتے ہوئے چہرے پر پڑی تھی. ایک پل کو سکندر شاہ نے دنیا رکتی محسوس کی تھی مگر دوسرے ہی پل وہ انجان بن کر پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا. کہ انجان بننے کے سوا کوئی چارہ بھی ناں تھا. بس وہی ایک پل, وہ سکندر کا اس سے نظر پھیر لینا, دل آئنور شاہ کے دل پر آخری کاری ضرب لگا گیا تھا...

www.novelsclubb.com

ساتھ چلنا نہیں تھا اگر

مجھے دور تک لائے کیوں..

وہ پلٹی تھی اور تھکن سے چور ٹوٹا دل لیے بیڈ کی طرف آ گئی۔۔اندر کہیں دھواں سا بھر رہا تھا.تذلیل کے احساس سے آنکھیں جلنے لگی تھیں اور جل تو جانے اور بھی کیا کچھ رہا تھا.. مگر اسکی جلن کا مرہم کسی کے پاس نہ تھا.وہ وہیں بیٹھتی چلی گئی.آنسو اب بھی متواتر پلکوں سے بہہ رہے تھے.بہت غلط جگہ پھنسی تھی وہ.

"مجھے خود کو سنبھالنا ہو گا.. کس کے لیے بکھیر رہی ہو خود کو آئنور..؟؟ کس کے لیے..؟؟ وہ جس نے تمہارا ہاتھ تھام کر تمہیں اپنا گرویدہ بنالیا.. تمہارے جسم میں خون بن کر دوڑنے لگا.. تمہاری سانسوں تک میں بس گیا اور اب...اب کیسے سانسیں کھینچ رہا تھا وہ شخص..

کتنا کٹھور..

کتنا ظالم..

کتنا سنگدل تھا وہ شخص..

www.novelsclubb.com

اور پھر کتنے آرام سے اپنی عنایتوں کو ہمدردی کا نام دے کر اسکے ہر جذبے کی تذلیل کر گیا تھا سکندر شاہ.. وہ تمہیں ڈیزرو نہیں کرتا آئنور شاہ.. بہت غلط سوچا تم نے... سب غلط قیاس کیا... بے وقوف تھیں تم.. اسکی ہمدردی کو محبت سمجھ بیٹھیں تم.. "اسکا ضمیر چیخ چیخ کر اسکے دل کو حقیقت کا آئینہ دکھا رہا تھا.

"اٹس اوور ناؤ.. سنبھالو خود کو.. تمہاری انا اور وقار تمہاری محبت سے بڑھ کر نہیں ہے.. بھول جاؤ اسے.. وہ تمہارا نہیں ہے.. بھول جاؤ. ایک دن کی تو بات ہے آئنور.. اپنا تماشا مت بنواؤ.. ویسے بھی کل تو تمہیں چلے ہی جانا ہے.. بس آج.. صرف آج صبر کر لو.. "اسکے اندر چیخ و پکار مچ گئی تھی. تبھی اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا.. تبھی دل نے دہائی دی تھی.

www.novelsclubb.com

"آج ہی تو یوم قیامت ہے". مگر آئنور نے سختی سے دل کو جھٹکا تھا. آنسو صاف کرتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی. تبھی اسکا روم ڈور ناک کر کے نبیل شاہ اندر آئے تھے.. اسکی حد سے زیادہ سوجی آنکھیں دیکھ, انہوں نے بمشکل خود کو اسے کسی بھی

قسم کا دلاسہ یا تسلی دینے سے روکا تھا. وہ اسکے زخموں پر نمک چھڑک کر اسے مزید رلانا نہیں چاہتے تھے. انہوں نے آگے بڑھ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا. مگر آئنور کے سپاٹ چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا.

"آئنور.. "انھوں نے تمام ہمت مجتمع کر کے اسے متوجہ کیا تھا. وہ متوجہ ہو بھی گئی تھی مگر اسکی آنکھوں کی سرد مہری اور بیگانگی نے انہیں ہلا کر رکھ دیا تھا..

"آئنور... کل رات ساڑھے دس بجے کی فلائٹ ہے آپکی.. تیار رہیئے گا.. "انہوں نے حسبِ توقع بات کی تھی.

"اور میرا ایڈمیشن.. "آئنور کا سوال لازم تھا.

"منڈے کو آپکا رزلٹ آرہا ہے.. آپکی رزلٹ شیٹ میں آپکو میل کر دونگا.. وہاں میرے چند خاص لوگ ہیں وہ آپکا ایڈمیشن اور ہاسٹل میں رہائش... سب ارینج کر دیں گے... اس سب میں دو ہفتے لگ ہی جائیں گے تب تک کے لیے میں نے آپکے لیے نیویارک میں ہوٹل "ٹائم سکوائر "میں روم بُک کروا دیا ہے.. سو ڈونٹ

یووری.. دو ہفتے آپ وہاں سٹے کرنا پڑے گا.. "نبیل شاہ نے تفصیل سے جواب دیا تھا.

"جی اچھا." آئنور نے مختصر جواب دیا تھا.

"طبعیت کیسی ہے اب آپکی.؟" اسکی طبعیت کا خیال بھی انہیں آ ہی گیا تھا. ایک تلخ مسکراہٹ نے اسکے خوبصورت لبوں کو چھوا تھا.

"میں ماما کو بتا چکی ہوں کہ میں آپکی بیٹی کا نکاح ضرور اٹینڈ کرونگی... سو ڈونٹ یو وری بابا.." تنفر سے جواب دیتی وہ نبیل شاہ کو دنگ کر گئی تھی. مگر انکی جانب دیکھے بنا وہ ڈریسنگ روم میں گھس گئی.. گھڑی شام کے چار بجا رہی تھی.. آخر اسے تیار بھی ہونا تھا. نبیل شاہ سر جھکائے اسکے کمرے سے چلے آئے.. انکو امید تھی کہ امریکا کہ آزاد ماحول میں انکی بیٹی سب بھول بھال کر اپنی نئی زندگی شروع کر لے گی..

■■■

بھوری خوبصورت آنکھوں کو کاجل سے دو آتشہ بناتے ہوئے اس نے اپنی تیاری مکمل کی تھی. آئینے میں دکھائی دیتا اپنا سجا سنورا روپ اسے پرایا سا لگا تھا. اس نے بغور اپنا جائزہ لیا تھا. پیچ کلر میں نیٹ کا لہنگا جسکے بارڈر پر ست رنگی کڑھائی اور کٹ موتیوں کا کام بڑی نفاست سے کیا گیا تھا. جبکہ رائل بلیو شارٹ شرٹ کے ساتھ پیچ کلر میں ہی سمپل نیٹ کے دوپٹہ کو شانوں پر ڈالے وہ بے حد جچ رہی تھی. پشت پر بکھرے بھورے سلکی بال اسکی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہے تھے.. آئنور کو پہلی بار اپنے خوبصورت لمبے بالوں کا احساس ہوا تھا. ایک پھیکی مسکراہٹ نے اسکے گلابی ہونٹوں کا احاطہ کیا تھا.. گھڑی نے شام کے سات بجائے تھے.. ٹھیک ایک گھنٹے بعد اس دشمنِ جاں کا نکاح تھا.. اس نے آنکھوں میں امڈتے آنسوؤں کو بے دردی سے جھٹکا تھا. نبیل ولا کے لان میں ہنگامے جاگ اٹھے تھے.. ضبط سے سرخ پڑتی آنکھیں سختی سے میچتی وہ پلٹی تھی.. دونوں ہاتھوں سے لہنگا سنبھالتی,, چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ اپنے کمرے سے باہر آئی تھی. نبیل ولا روشنیوں سے نہایا ہوا

www.novelsclubb.com

تھا. قدموں کو مظبوطی سے زمین پر جمائے.. وہ زینہ اتر رہی تھی. کئی ملازمین کی نظروں نے اسکے دلکش سراپے کو سراہا تھا.. خدیجہ بیگم نے اسے نیچے اترتے دیکھ.. سرتاپیر جانچا تھا.. سنبھل سنبھل کر سیڑھیاں اترتی وہ اپنے ہی گھر میں جیسے کسی خوف کے زیر سایہ لگ رہی تھی.. خدیجہ بیگم نے دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری تھی. تبھی وہ انکے قریب آ کر رکی تھی.. مگر متوجہ کسی اور جانب تھی.. اسکی نظریں سکندر کے کمرے کو کھوجتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں. جسکے ادھ کھلے دروازے سے اندر کا منظر کافی حد تک واضح تھا. وہ میکانکی انداز میں اس جانب بڑھی تھی.. افسوس سے سر ہلاتی خدیجہ بیگم گلاس ڈور کھولتی باہر نکل گئیں. سکندر شاہ کے سجے سنورے کمرے کی طرف بڑھتی.. دل آئنور کے چلتے قدم ایک پل کو لڑکھڑائے تھے.. تبھی دو مظبوط ہاتھوں نے اسے تھاما تھا. آئنور نے چھلکنے کو بے تاب آنکھیں اٹھائی تھیں.. سامنے وہی سنگدل تھا.. اسکے دونوں بازوؤں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام کر سکندر شاہ نے اسے گرنے سے بچایا تھا. سختی سے اسکے

www.novelsclubb.com

ہاتھ جھٹکتی دل آئنور دو قدم پیچھے ہٹی تھی. سکندر شاہ جو تین روز سے اس سے انجان بنا پھر رہا تھا, اسکے سامنے آتے ہی اپنا ضبط کھونے لگا.. ہلکے پھلکے میک اپ میں وہ پہچانی ہی نہ جا رہی تھی.. دل آئنور نے ایک نظر اسکے وجیہہ سراپے پر ڈالی تھی پھر اگلے ہی پل نظروں کا زاویہ بدلتی وہ پلٹی تھی.. اس بات سے انجان کہ وہ اک نظر سکندر شاہ کو گھائل کر چکی ہے... وہ گلاس ڈور کھولتی باہر نکل گئی..

تُو اثاثہ ہے میری زندگی کا

تجھے کھو دوں تو فقیر ہو جاؤں

سکندر شاہ کا دل زور زور سے چلایا تھا. اسے بہت شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا. اسکا دلکش سراپا سکندر شاہ کی آنکھوں میں گھوما تھا. کتنی اجنبیت تھی ان نظروں میں..

کتنی بے گانگی تھی..

کتنے شکوے تھے..

دل آئنور کے لب خاموش تھے مگر آنکھوں میں کیسی اذیتیں تھیں.. کیسی دہائیاں تھیں جنہوں نے بڑی شدت سے سکندر شاہ کے دل کو طوفانوں کی نذر کیا تھا..اس نے تیزی سے سر جھٹکا تھا.. شاید یہ اسکا وہم تھا..وہ لڑکی صرف اسکے لیے چھوٹی سی..بے وقوف سی بچی تھی..اور کچھ نہیں..اس نے خود کو یقین دلایا تھا..دل نے اسکی بات مانی تھی یا نہیں..سکندر کو اس سے سروکار نہیں تھا.وہ اپنے دل کی دہائیاں...کم از کم اس وقت سننا افورڈ نہیں کر سکتا تھا..

■■■

"سکندر شاہ..ولد دانش شاہ..آپکا نکاح..شجعیہ شاہ..ولد نبیل شاہ سے بعوض سکہ رائج الوقت, مہر رقم پچاس لاکھ روپے طے کیا جا رہا ہے..کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے..؟؟"مولانا صاحب کی آواز پر سکندر شاہ نے ڈوبتے دل کو سنبھالا تھا...جانے

www.novelsclubb.com

کیا ہو رہا تھا اسے.. وہ خود اس پل پل بدلتی کیفیت سے پریشان ہو رہا تھا.. باوجود کوشش کے وہ اپنے باہم پیوست لب کھولنے میں ناکام رہا تھا..

"آپ بھی تو مجھ سے پیار کرتے ہیں ناں سکندر.." اسکے کانوں میں ایک روتی بلکتی آواز گونجی تھی..

"کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے..؟" مولانا نے اپنا سوال دہرایا تھا. سکندر کو اپنے اندر ہر طرف گھٹن بڑھتی محسوس ہوئی تھی.

"مجھ سے شادی کر لیں سکندر.. پلیز مجھ سے شادی کر لیں.." بھیگے لہجے میں درخواست کی گئی تھی. سکندر کو سانس لینے میں دشواری ہوئی..

"کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟" مولانا صاحب نے تیسری بار اپنا سوال دہرایا تھا. نبیل شاہ کی پیشانی پر تفکر کی لکیر ابھری تھی. تبھی اسکے جڑے لب کھلے تھے اور وہاں موجود ہر شخص کو مشکل سے نکال گئے تھے..

"قبول ہے." سکندر شاہ کو اپنے منہ سے نکلے الفاظ پرائے لگے تھے.. تبھی کانپتے ہاتھوں سے اس نے نکاح نامے پر دستخط کیے تھے جہاں شجعیہ کے دستخط پہلے سے کنندہ تھے.. اسکے ہاتھوں کی واضح کپکپاہٹ کو اسکے دائیں جانب بیٹھے نبیل شاہ نے شدت سے محسوس کیا تھا. مگر اگلے ہی پل جب وہ مسکراتے ہوئے انکے گلے ملا تھا تو اسکے چہرے کی مسکراہٹ انہیں مطمئن کر گئی تھی. اگلے چند منٹوں میں پورا نبیل ولا مبارک سلامت کے شور سے گونج اٹھا. جبکہ لاؤنج کے قدرے ویران گوشے میں بیٹھی آئنور شاہ کو لگا کہ وہ تیزی سے مٹی کے ڈھیر میں دھنستی جا رہی ہے...

محبت چھوڑ دینے پر

دلوں کو توڑ دینے پر

عجب دستور ہے صاحب!

کوئی فتویٰ نہیں لگتا

www.novelsclubb.com

ویران... وحشت زدہ آنکھوں میں دور دور تک زندگی کی رمق باقی نہ تھی.. تبھی سب سے مبارک باد وصول کرتا وہ شخص... وہاں نبیل شاہ کی سنگت میں داخل ہوا تھا.. اسکے چہرے کی مسکراہٹ اسکی اندرونی خوشی کا پتہ دے رہی تھی.. دل آئنور شاہ کا پورا وجود آگ میں جلنے لگا.. اسے اس پل اپنی چلتی سانسوں سے نفرت محسوس ہوئی تھی.. ڈیپ ریڈ کلر کے لہنگا سوٹ میں شجعیہ بے حد حسین لگ رہی تھی.. اسکے لبوں پر دھیمی مسکراہٹ.. آئنور شاہ کو زہر سے بھی بری لگی تھی.. کریم کلر کے کرتا اور وائٹ شلوار سوٹ میں سکندر شاہ بے حد خوبرو لگ رہا تھا.. وہ سرشار سا چلتا ہوا سٹیج پر جا کر شجعیہ کے پہلو میں ٹِک گیا.. دل آئنور شاہ کو اس پل اپنا آپ بے حد بے وقعت لگا تھا... اسکی ماں اور جان چھڑکنے والا باپ... آنکھوں میں محبت بھرے.. نظروں ہی نظروں میں ان دونوں کی نظر اتار رہے تھے جو اسکی محبت کی قبر پر اپنی خوشیوں کا محل تعمیر کر رہے تھے.. تبھی خدیجہ بیگم سے کسی نے اسکے بارے میں استفسار کیا تھا شاید.. انکی نظروں نے آئنور کو

www.novelsclubb.com

تلاشتا تھا جو انہیں اس ویران گوشے میں بیٹھی نظر آگئی تھی. تبھی آئنور کی نظر اپنی ماں پر پڑی تھی.. لائٹ براؤن کلر کی بارڈر والی ساڑھی میں وہ اس عمر میں بھی بے حد نفیس و دلکش لگ رہی تھیں. آئنور کو اپنی طرف دیکھتا پا کر خدیجہ بیگم نے اسے اشارے سے اپنے پاس بلایا تھا. لہنگا سنبھالتی وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی...

ہونٹوں پر زبردستی کی مسکراہٹ سجاتی.. وہ سٹیج کے پاس کھڑی خدیجہ بیگم کے پاس جا کھڑی ہوئی.. وہ اسے اپنی فرینڈز سے ملوا رہی تھیں... تبھی سکندر شاہ کی یہاں وہاں بھٹکتی نظروں کو قرار ملا تھا.. وہ اسکے سامنے... بلکل سامنے.. بائیں جانب چند خواتین کے جھرمٹ میں کھڑی... مسکرا رہی تھی. پیچ اور رائل بلیو لہنگا سوٹ میں اسکا متناسب سراپا بے حد جچ رہا تھا.. بھوری دلکش آنکھوں میں لگا کاجل انہیں مزید دو آتشہ بنا رہا تھا. مگر وائے افسوس کہ ناک میں چمکتی لونگ اسکے مسکراتے چہرے کا ساتھ دینے سے قاصر تھی. بھرے بھرے ہونٹوں پر سجی لائٹ پیچ کلر کی لپ سٹک... اسکے ہونٹوں پر خوب سج رہی تھی.. سکندر شاہ کی نگاہیں یک ٹک

اسکے حسین چہرے کا طواف کر رہی تھیں..اپنی بے خودی سے بے خبر وہ بے خود سا اسے دیکھے چلے جا رہا تھا.اپنی کیفیت اور دلی جذبات سے انجان وہ بس اس لڑکی کو دیکھتے رہنا چاہتا تھا جو بچپن سے پل پل...ہر پل اسکے ساتھ اسکے پاس رہی تھی..جانے کیوں آج صدیوں کے فاصلے پر کھڑی محسوس ہو رہی تھی...تبھی مسکراتی ہوئی آئنور کی نگاہ اس پر پڑی تھی..اسکے مسکراتے لب ایک دم سُکڑے تھے...سکندر شاہ کو نظر انداز کرتی..وہاں موجود خواتین سے اجازت لیتی وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی..سکندر شاہ کی پُر سوچ نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا..وہ بے چین سا ہونے لگا..جبکہ اسکے پہلو میں بیٹھی شجعیہ نے اسکی اس بے چینی پر بے چینی سے پہلو بدلا تھا..وہ چاہ کر بھی دل میں آنے والے وسوسوں سے جان نہیں چھڑا پائی تھی..اور پھر فوٹو سیشن سے لے کر رخصتی تک دل آئنور واپس نہیں آئی تھی...شاید اسکا ضبط جواب دے گیا تھا...رات کے گیارہ بجے اسے

www.novelsclubb.com

سکندر شاہ کے سجے سنورے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا. خود کو سمجھاتی.. تمام وسوسوں کو جھٹکتی وہ سکندر شاہ کے لیے محوِ انتظار تھی.. مگر اسکا انتظار انتظار ہی رہا..

■ ■ ■

مہمانوں کو رخصت کر کے نبیل شاہ اور خدیجہ بیگم لاؤنج میں داخل ہوئے تھے. سکندر شاہ ابھی تک اپنے دوستوں کے نرغے میں پھنسا تھا.. جو کسی صورت آج اسے چھوڑنے پر آمادہ نہیں تھے.. مطمئن سی خدیجہ بیگم صوفے پر ڈھے سی گئیں.. مگر نبیل شاہ قدرے متفکر دکھائی دے رہے تھے. خدیجہ بیگم نے فکر سے اپنے ہمسفر کو دیکھا. جنہوں نے ہمیشہ انہیں عزت و محبت دی تھی.. وہ ان سے مخاطب ہونا ہی چاہتی تھیں کہ انکی نظر زینہ اترتی دل آئنور شاہ پر پڑی تھی. انھیں حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا.. حیرت آئنور پر نہیں... اسکے ہاتھ میں پکڑے سوٹ کیس پر تھی.. زینہ اتر کر اب وہ انکے بلکل سامنے تھی. انہوں نے فوراً نبیل شاہ کی جانب دیکھا تھا.. جو تھکے تھکے سے حسبِ توقع صورتحال دیکھ کر خاموش نظروں

www.novelsclubb.com

سے اپنی بیٹی کو دیکھ رہے تھے..انکے چہرے کی شکستگی بتا رہی تھی کے وہ پورے معاملے سے باخبر ہیں..

"یہ سوٹ کیس لے کر کہاں جا رہی ہو..؟؟تمہاری فلائٹ تو کل رات کی ہے ناں..تو یہ..یہ سب کیا ہے..کہاں جا رہی ہو تم..؟؟"خدیجہ بیگم کی بے چینی دیدنی تھی..وہ تو اسکو سمجھا بجھا کر روکنے کا ارادہ رکھتی تھیں..مگر اب انہیں اپنا خیال پورا ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا..

"جی..فلائٹ تو کل رات کی ہی ہے..مگر اسلام آباد سے..."آئنور نے انہیں رسانیت سے جواب دیا تھا..انہوں نے فوراً نبیل شاہ کی طرف دیکھا تھا جنہوں نے اثبات میں سر ہلایا تھا.خدیجہ بیگم کو اپنے ہاتھ کانپتے محسوس ہوئے..

www.novelsclubb.com

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں نبیل....کیوں اسکی بے وقوفیوں میں اسکا ساتھ دے رہے ہیں..؟؟"انہوں نے بھیگتے لہجے میں نبیل شاہ کو جھنجھوڑا تھا.

"اور تم.. تم آئنور....؟ تم کیوں ضد پکڑ کر بیٹھ گئی ہو.. جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا.. اب اتنی دور چلے جانے سے کچھ بدل تو نہیں جائیگا..؟؟" نبیل شاہ کو خاموش دیکھ کر انہوں نے آئنور کا ہاتھ تھاما تھا.. سپاٹ چہرہ لیے وہ زمین کو گھور رہی تھی..

"بولتی کیوں نہیں تم.. میں تمہیں بتا رہی ہوں آئنور... میں تمہیں یہاں سے ہر گز جانے نہیں دونگی... تم کہیں نہیں جاؤ گی بس.." خدیجہ بیگم نے تیزی سے بھیگتی آنکھوں کو صاف کیا تھا.. آنکھوں میں بے بسی لیے وہ اسے پر امید نظروں سے دیکھ رہی تھیں. آئنور کے لبوں پر ایک پھیکی مسکراہٹ نے پھول کھلائے تھے.. اس نے جھکی پلکیں اٹھائی تھیں.. ان آنکھوں کی وحشت نے خدیجہ بیگم کے دل پر ہاتھ ڈالا تھا. تبھی وہ بولی تھی.. اسکے لہجے کی پھنکار اُن دونوں سمیت... لاؤنج میں داخل ہوتے سکندر کو بھی ہلا گئی تھی..

"میرا خیال ہے ماما.. آپ مجھ پر کوئی حق نہیں رکھتیں.. اور ایسا حق تو بلکل بھی نہیں رکھتیں کہ میرے کسی بھی قسم کے فیصلے میں انٹر فئیر کریں.. مگر آپ تو.... ناں

www.novelsclubb.com

صرف انٹر فئیر کر رہی ہیں بلکہ اپنا فیصلہ سنا رہی ہیں.. اگر آپ یہ سوچ رہی ہیں کہ آپ کے یہ دو آنسو مجھے مجبور کر دیں گے.. یا میرا دل پگھل جائیگا تو یہ صرف آپکی بھول ہے.. میں اس گھر میں تو کیا... اس شہر میں بھی... اب ایک پل نہیں رکوں گی.. سمجھیں آپ..؟" ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولتی وہ وہاں موجود تینوں نفوس کو ساکت کر گئی تھی. وہ امریکا جا رہی تھی اس خبر نے سکندر شاہ کو ہلا دیا تھا.. وہ حیرت سے یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا. مگر دل آئنور شاہ ان سب کی کیفیت سے بے بہرہ اب کہہ رہی تھی..

"مجھے اب چلنا چاہیئے... ساڑھے گیارہ ہو چکے ہیں اور دو بجے اسلام آباد کی فلائٹ ہے میری... میں لیٹ نہیں ہونا چاہتی ماما.. وقت پر پہنچنا ہے مجھے.. سو آئی ہیو ٹُو گو.." سوٹ کیس کے ہینڈل پر سختی سے ہاتھ جمائے وہ پلٹی تھی.. تبھی وہ آگے بڑھا تھا.. شاید اسے روک لینا چاہتا تھا.. مگر اسکی سرد مہری نے اسکے بڑھتے قدم روک دیے تھے.

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے آئنور.. شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو.. میں واقعی کوئی حق نہیں رکھتی.." آنسو صاف کرتیں وہ دوبارہ گویا ہوئیں..

"مگر.. ابھی اسلام آباد جانے کی ضرورت ہی کیا ہے.. تمہاری فلائٹ تو کل رات کی ہے.. اور پھر لاہور سے اسلام آباد کا راستہ ہے ہی کتنا...! کل صبح ہوتے ہی ڈرائیور تمہیں چھوڑ آئے گا.." خدیجہ بیگم نے لہجہ دھیما کرتے ہوئے اسکی منت کی تھی.. نبیل شاہ خاموش تماشائی بنے کھڑے تھے. جبکہ سکندر شاہ سرخ ہوتی آنکھوں سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس نے اب تک ایک نگاہ غلط بھی اس پر نہیں ڈالی تھی.

"ماما پلیز... میں اس گھر میں تو کیا.. اس شہر میں بھی ایک پل رکنا نہیں چاہتی... دم گھٹ رہا ہے میرا اس فضاء میں... جس میں آپکی بیٹی کی سانسیں بھی شامل ہیں.." وہ پھٹ پڑی تھی..

www.novelsclubb.com

"میں اس فضاء میں مزید سانس نہیں لینا چاہتی جس میں شجعیہ شاہ کی سانسیں گھلی ہیں ماما..اگر صبح تک یہاں رہی..تو میرا دم گھٹ جائے گا..مر جاؤنگی میں....اور میں صرف اس گھر سے جا رہی ہوں۔۔۔اس دنیا سے نہیں..ویسے بھی جو آپ نے بویا ہے..وہ ہی آپ کاٹیں گی۔۔۔آپکو آپکی بیٹی مبارک ماما...اور بابا آپکو آپکا داماد..."خدیجہ شاہ سے کہتی آخر میں وہ نبیل شاہ سے مخاطب ہوئی تھی.

"آئنور..ایسا مت کرو میری جان..میں تم سے بھی اتنا ہی پیار کرتی ہوں..بس تمہیں کبھی بتا نہیں پائی.."خدیجہ بیگم نے مسلسل روتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا.

"سوری ماما...میرے جیتے جی تو اب ایسا ممکن نہیں کہ آپکی بیٹی اور میں..ایک ساتھ...ایک فضاء میں سانس لیں..آپ پلیز میرا ٹائم ویسٹ مت کریں..مجھے جانا ہے اب..اللہ حافظ."

www.novelsclubb.com

ان تینوں پر الوداعی نظر ڈالتی وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی.. خدیجہ بیگم نے ایک شکایتی نظر اپنے شریکِ حیات پر ڈالی تھی جو اس تمام وقت میں خاموش تماشائی بنے رہے تھے.. نبیل شاہ نے نظریں چرائی تھیں. انکی نظر میں آئنور کافی الحال ان سے دور رہنا ہی بہتر تھا مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ انکا یہ فیصلہ انکو کتنا مہنگا پڑنے والا ہے... سکندر شاہ نے پلٹ کر ایک نظر گاڑی میں بیٹھتی آئنور پر ڈالی تھی.. آنکھوں کے سرخ ڈورے اسکی بے چینی کا پتہ دے رہے تھے. قدموں کو زبردستی گھسیٹتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا.. نبیل شاہ نے بے حال ہوتی خدیجہ بیگم کو بازوؤں کے حصار میں لے لیا تھا. وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑیں.. وہ اسکی ماں تھیں.. اس سے دور رہنے کے باوجود وہ اسکی رگ رگ سے واقف تھیں.. وہ نبیل شاہ کی خاموشی میں چھپی مصلحت سمجھتی تھیں مگر آئنور کی ضد سے بھی بخوبی واقف تھیں.. آئنور کا لہجہ انہیں باور کروا چکا تھا کہ اب وہ کبھی واپس نہیں آئے گی... انہیں کمرے میں چھوڑ کر نبیل شاہ سٹڈی روم میں جا چکے تھے. وہ جب بھی

www.novelsclubb.com

ڈسٹرب ہوتے..یونہی سب سے بچ کر سٹڈی روم میں پناہ ڈھونڈتے تھے..روتی ہوئی خدیجہ بیگم کے ذہن میں ایک کوندا بجلی کی طرح لپکا تھا..وہ تیزی سے اٹھی تھیں اور سکندر کے کمرے کے بلکل سامنے جا کھڑی ہوئیں..رات کے ایک بجے وہ بنا سوچے سمجھے وہاں کھڑی دروازہ ناک کر رہی تھیں..مگر دروازہ ناک کرنے سے پہلے ہی کھلا تھا..اور سرخ آنکھیں لیے شجعیہ باہر آئی تھی..اسکا حلیہ دو گھنٹے پہلے والا بلکل نہیں تھا..جب اسے سکندر شاہ کے کمرے میں پہنچایا گیا تھا...سادہ سے جرسی سوٹ میں مٹے مٹے سے میک اپ میں وہ بے حد مضمحل دکھائی دے رہی تھی..

"سکندر کہاں ہے شجعیہ...اسے بلاؤ.." لہجے میں بے تابیاں سمیٹے خدیجہ بیگم نے اس سے پوچھا تھا...

www.novelsclubb.com

"جس مقصد کیلئے آپ اسے لینے آئی ہیں ناں ماما..؟؟ایک گھنٹہ پہلے اسی مقصد کیلئے ...مجھے اکیلا...پریشان حال چھوڑ کر جا چکا ہے وہ.." شجعیہ نے بے ربط ہوتے لفظوں میں انہیں زندگی کی نوید سنائی تھی.

لیکن وہ خود۔۔۔؟؟وہ خود تو مر ہی گئی تھی ناں۔۔۔۔

****

"آئنور کو لینے گیا ہے وہ... فکر مت کریں...اسے لے کر ہی واپس آئیگا وہ.." تھکے تھکے لہجے میں کہتی وہ پلٹ گئی تھی..دھیرے دھیرے چلتی وہ پھولوں سے سجے بیڈ پر جا بیٹھی..تازہ گلابوں کی مہک پورے کمرے کو مہکا رہی تھی...مگر وہ کہیں نہیں تھا...جس کے لیے یہ مہک مہکائی گئی تھی...گلاب کی پتیاں بھی شجعیہ شاہ کے دکھ میں روتے ہوئے چلے جانے والے کا انتظار کر رہی تھیں...کچھ دیر پہلے کا منظر بہت تیزی سے اسکی نظروں میں گھوما تھا..جب اسکا ہمسفر تھکے ہارے قدموں سے اسی کمرے میں آیا تھا.

■■■

قدموں کو زبردستی گھسیٹتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا....ڈیپ ریڈ کلر کے لہنگا سوٹ میں.. شجعیہ سکندر اسکی سیج سجائے بیٹھی تھی. سکندر کی بے چینی میں مزید اضافہ ہوا...بھاری قدموں تلے قالین پر بکھری گلاب کی پتیوں کو مسلتا وہ بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھا تھا.. شجعیہ نے اسکے تھکے ہوئے بے چین چہرے پر نگاہ ڈالی۔۔اسکی شہد رنگ ذہین آنکھیں لہو رنگ ہو رہی تھیں.. گھنی مونچھوں تلے عنابی لب سختی سے بھینچے وہ اپنی پیشانی مسل رہا تھا. شجعیہ کی پریشانی یقینی تھی..

"شاہ...آر یو اوکے.."شجعیہ نے اسکا پیشانی مسلتا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔ اس نے اپنی خون چھلکاتی آنکھیں شجعیہ پر ٹکالیں۔۔. وہ آج بے حد حسین لگ رہی تھی مگر سکندر شاہ کے دل کو قرار ہی کہاں تھا. وہ غائب دماغی سے اسے دیکھ رہا تھا جب وہ دوبارہ بولی.. لہجے میں بے تابیاں لیے وہ اسکے لیے فکر مند تھی..

www.novelsclubb.com

"شاہ پلیز.. بتاؤ ناں کیا ہوا ہے.. کیوں ایسے دیکھ رہے ہو..." وہ رو دینے کو تھی.

"وہ... وہ... جا.. رہی ہے... ہمیشہ... ہمیشہ کے لیے.. وہ جا رہی ہے شجعیہ.. وہ نہیں آئے گی.. دیکھ لینا تم.. میں جانتا ہوں اسے.. بہت ضدی ہے وہ.. واپس نہیں آئے گی... کبھی نہیں آئے گی.. چھوڑ گئی ہے.. ہم سب کو.. ہم سب کو چھوڑ گئی.." بے ربط ہوتے لفظوں سے اپنی بات اس نے بڑی مشکل سے پوری کی تھی.. اسکے لہجے کی اذیت خود شجعیہ شاہ کو اذیت سے دوچار کر گئی تھی..

"کس کی بات کر رہے ہو شاہ... کون چلی گئی ہے..؟" شجعیہ شاہ کو اپنا لہجہ پرایا سا لگا تھا.. سکندر نے نظریں پھیر لیں۔

"میری گڑیا.. میری گڑیا.. چلی گئی ہے... شجعیہ..! کسی کی بھی نہیں سنتی.. شروع سے ہی ضدی.. بہت ضدی ہے.. بس میری ہی سنتی تھی.. مگر آج تو.. مجھ سے..؟ مجھ سے بھی خفا تھی شاید..! اسے کیسے روکوں شجعیہ..؟" سکندر نے چھلکنے کو بے تاب سرخ آنکھیں اسکی بے چین آنکھوں میں ڈالتے ہوئے پوچھا تو آئنور کے نام پر

شجعیہ شاہ کو اپنی دنیا گھومتی محسوس ہوئی..اسکی آنکھوں میں بھرتے پانی نے شجعیہ شاہ کو احساس دلایا تھا کہ وہ سکندر شاہ کو پا کر بھی کھو چکی ہے..جبکہ اسکی دلی کیفیت سے بے بہرہ وہ کہہ رہا تھا..

"میں جا رہا ہوں شجعیہ..اسے روک لونگا میں..میری بات ضرور مانے گی وہ..تم پریشان مت ہونا..اور پلیز کچھ غلط مت سوچنا...مجھے بس..اسکی فکر ہے..ابھی وہ بہت چھوٹی ہے..اسکا تنہا اتنی دور چلے جانا ٹھیک نہیں ہے..میں اسے لے کر جلد ہی واپس آجاؤنگا..اوکے؟"اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا..جیسے برسوں سے سویا ہوا کوئی ہوش میں آیا ہو..شجعیہ نے پانیوں سے بھرتی آنکھوں کو جھکا کر سر اثبات میں ہلا دیا۔۔وہ جانے کے لیے بڑھتا ایک دم پلٹا تھا.

www.novelsclubb.com

اور تم یہ..یہ چینج کر لو..تھک جاؤ گی ایسے بیٹھے بیٹھے.."

اسکے حلیہ کی طرف اشارہ کرتا وہ ہولے سے مسکرایا تھا.شاید اسے مطمئن کرنا چاہتا تھا.شجعیہ کو اسکے چہرے کی مسکراہٹ بڑی عجیب لگی..وہ بے دردی سے مسکرا

دی۔۔۔ سکندر نے تیزی سے کمرے سے باہر قدم رکھے تھے۔۔ گھڑی رات کے بارہ بجا رہی تھی۔۔ اسے اب جلد از جلد لاہور ائرپورٹ پہنچنا تھا۔۔ بلیک مرسڈیز کا سٹئیرنگ گھماتے اسکے ہاتھوں میں واضح کپکپاہٹ تھی۔۔ نبیل ولا سے ائرپورٹ تک بیس منٹ کا راستہ اس نے دس منٹ میں طے کیا تھا۔۔ گاڑی پارک کر کے وہ تیزی سے ائرپورٹ کی اندرونی عمارت میں داخل ہوتا ادھر سے اُدھر پورے ہال میں بے تابانہ نگاہیں دوڑاتا وہ اسے تلاش رہا تھا۔۔ اس نے پورے ہال کا چکر لگا لیا۔۔ لفٹ فری نہ ہونے کی وجہ سے وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا فرسٹ فلور پر جا پہنچا۔۔ اس کی بے تابی و بے قراری اس پل اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔۔۔ فلائٹ یہیں سے جانے والی تھی۔۔ مگر وہ دور دور تک کہیں نہیں تھی۔۔ سکندر نے وہاں موجود باوردی گارڈ سے اسلام آباد جانے والی فلائٹ کے بارے میں استفسار کیا۔۔ جس پر اس نے جو خبر اسے دی تھی اس نے سکندر شاہ کے پیروں تلے زمین کھینچ ڈالی۔۔۔ اگلے چار گھنٹوں تک کوئی بھی فلائٹ اسلام آباد نہیں

www.novelsclubb.com

جارہی تھی ہاں البتہ پندرہ منٹ پہلے نیویارک کے لیے فلائٹ ٹیک آف کر چکی تھی..اس نے گھڑی کی جانب دیکھا تھا..گھڑی نے رات کے پونے ایک بجائے تھے..اس نے حیرت سے دوبارہ گھڑی کو دیکھا۔۔ٹائم وہی تھا..تو کیا غلط تھا..کہاں غلط تھا..وہ آدھے گھنٹے سے وہاں خوار ہو رہا تھا..اور وہ وہاں موجود تھی...شاید اسے دیکھ بھی چکی تھی..مگر چلی گئی تھی..ہاں وہ نیویارک جا چکی تھی..وہ بچی نہیں تھی..بہت سمجھدار تھی..بہت اچھے سے جانتی تھی کہ سکندر شاہ اسکو روکنے آئیگا..وہ جانے نہیں دے گا اسے..اسی لیے گھر سے جھوٹ بول کر آئی تھی..اسے اسلام آباد نہیں نیویارک ہی جانا تھا..اسے کل رات نہیں..آج رات ہی جانا تھا..دو بجے نہیں..ساڑھے بارہ بجے جانا تھا..اور حقیقتاً نبیل شاہ اس سب میں شامل تھے..تبھی تو انہوں نے اسکو روکنے کی سعی نہیں کی تھی..اسکا دل چیخ چیخ کر آئنور کی سنگدلی پر رو رہا تھا...وہ وہاں کھڑا پاگلوں کی طرح وہاں آتے جاتے لوگوں کو دیکھنے لگا۔۔وہ چھوٹی سی لڑکی اسے ہرا گئی تھی..جتنا درد سکندر شاہ نے اسکو دیا تھا

www.novelsclubb.com

اس سے دو گنا درد وہ اسے دے گئی تھی.. درد سے پھٹتا دل لیے وہ واپس مڑا.. تھکے تھکے قدم اٹھاتا وہ اپنی گاڑی تک بڑی مشکلوں سے آیا تھا.. آنکھوں میں وحشت لیے وہ سیاہ تارکول پر نظریں جمائے بمشکل گاڑی چلا رہا تھا.. اپنے آپ سے انجان.. راستوں سے بے خبر وہ محو سفر تھا۔۔ اچانک شروع ہو جانے والی بارش میں جب گاڑی چلانا مشکل ہو گیا تو گاڑی کا دروازہ کھولتا وہ باہر آ گیا.. بارش کی پھوار نے بہت تیزی سے اسے بھگو ڈالا تھا.. چند دن پہلے بھی ایسی ہی بارش تھی... تب وہ کسی اور تکلیف میں مبتلا تھا.. آج کسی اور تکلیف میں مبتلا تھا.. اس رات وہ جب واپسی کے لیے اٹھا تھا تو شجعیہ سے شادی کا ارادہ کر کے اٹھا تھا.. آج تو کھڑے ہونے کی ہمت ہی نہ تھی.. سکندر شاہ کو اپنے اس رات والے فیصلے پر افسوس تو نہ تھا.. مگر اس رات آئنور سے کیے گئے سلوک کا رنج بہت تھا. وہ خود تو جا چکی تھی.. مگر اپنا درد سکندر شاہ میں بھر گئی تھی.. سکندر شاہ کا اپنا خیال تھا کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا.. مگر

www.novelsclubb.com

اسکے بغیر رہ بھی نہیں سکتا تھا..اس نے بھیگتی آنکھوں کو موندتے ہوئے گاڑی سے ٹیک لگالی.. بارش میں بھیگتا وہ بے پرواہ سا سنسان سڑک پر بیٹھا ہوا تھا۔

وہ نبیل ولا سے بہت دور چلے جانا چاہتا تھا کیونکہ وہ اس حال میں شجعیہ کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا..وہ اسکے چہرے کے ایک ایک رنگ سے واقف تھی..اسکا ذاتی خیال اب بھی یہی تھا کہ وہ دل آئنور شاہ سے نہیں شجعیہ شاہ سے محبت کرتا ہے مگر اسکے باوجود وہ شجعیہ کا سامنا کرنے سے کترا رہا تھا کہ کہیں وہ اسکے کسی انداز سے یہ ناں سمجھ بیٹھے کہ سکندر شاہ دل آئنور شاہ کا مریض ہے...

جب آئنور سے محبت ہی نہیں تھی تو ڈر کیوں تھا..؟؟اور اگر شجعیہ شاہ سے محبت تھی تو وہ یہاں کیوں تھا..رات کے اس پہر...سنسان سڑک پر..غائب دماغی سے بیٹھا وہ کس بات پر...؟؟

کس بات پر رنجیدہ تھا..

کس کے لیے پریشان تھا...

www.novelsclubb.com

کس غم میں ماتم کر رہا تھا..!اسے تو شجعیہ مل چکی تھی..

جسکی اس نے خواہش کی وہ اسکے بیڈ روم میں..اسکی بیوی بن کر بیٹھی تھی...

پھر وہ یہاں کیوں تھا...؟؟؟

کس کے لیے تھا...

اسے تو وہاں..نبیل ولا ہونا چاہیئے تھا..

شجعیہ شاہ کے ساتھ ہونا چاہیئے...

پھر...

یہ سب...

www.novelsclubb.com

یہ رگوں میں اترتی تکلیف کیسی تھی..اور کیوں تھی...

اسکے اندر ہر طرف شور ہی شور تھا..بڑھتا ہوا شور تھم نہیں رہا تھا..

"تمہاری اس بے چینی کی وجہ دل آئنور شاہ ہے... صرف محبت ہی نہیں.. عشق کرتے ہو تم اس سے.." اسکا دل حلق پھاڑ کر چیخا تھا..اس انکشاف سے سکندر شاہ کو اپنے اندر سناٹا پھیلتا محسوس ہوا..اسے لگا وہ سب سے بڑی زیادتی شجعیہ کے ساتھ کر چکا ہے... شجعیہ کا خیال آتے ہی وہ بے چینی سے اٹھ کھڑا ہوا..گاڑی کو ریورس کیا تھا..بلیک مرسڈیز سیاہ تارکول پر فراٹے بھر رہی تھی..آج اس نے خود سے ایک اور عزم کیا تھا..."وہ شجعیہ شاہ کو زندگی کی ہر خوشی دے گا..اسے اتنی محبت دے گا..اتنی توجہ دے گا کہ وہ یہ جان نہیں پائے گی کہ سکندر شاہ...

ہاں سکندر شاہ....!

خود سے گیارہ سال چھوٹی...

www.novelsclubb.com

ہاں جسے وہ محض بچی ہی سمجھتا تھا..

جو اسکی نظر میں چھوٹی سی گڑیا تھی..

وہ جو اسکے لیے "دل" تھی..

وہ اس دل آئنور شاہ سے ہار چکا ہے..

وہ نازک سی لڑکی اسے خالی کر گئی ہے..

"ہاں.. وہ دل آئنور شاہ سے محبت کرتا ہے..

مگر کب سے...؟؟

شاید تب سے جب وہ محض دو دن کی تھی..؟؟

یا تب سے جب وہ تین سال کی تھی اور اسکے کمرے میں پہلی بار سوئی تھی..؟؟

یا تب سے جب...

www.novelsclubb.com

دماغ پر بہت زیادہ زور ڈالنے پر بھی وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ لڑکی کب سے اسکے وجود میں دل بن کر دھڑک رہی تھی... صبح کے پانچ بجے نبیل ولا کے پورچ میں اسکی گاڑی کے ٹائر چرچرائے تھے... اسے اب شجعیہ اور خدیجہ بیگم دونوں کو

ہینڈل کرنا تھا.. دل آئنور شاہ کو بھول جانا تھا.. ورنہ اسکے لیے نیویارک جانا کوئی مشکل کام نہیں تھا.. مگر اب شجعیہ اسکی بیوی تھی.. اور پھر محبت تو اسے شجعیہ سے بھی تھی ہی.. اس نے خود کو تسلی دی تھی جس پر اسکے سینے میں دھڑکتے دل کا قہقہ بے ساختہ تھا.. سکندر شاہ نے سر جھٹکا..

سنو ہم بیٹھ کر تنہا

کسی ویران گوشے میں

ہوا کو دکھ سنائیں گے

تجھے ہم بھول جائیں گے

■■■

www.novelsclubb.com

"فریڈم ٹاور" سے چند گز کے فاصلے پر بنے بینچ پر بیٹھی وہ جانے کن خیالوں میں گم تھی... یہ ظالم خیال اسکا پیچھا ہی کب چھوڑتے تھے... ویران آنکھوں سے وہاں موجود لوگوں کو دیکھتی وہ خود وہاں موجود نہ تھی... تبھی وہ وہاں آیا تھا.. ہمیشہ کی

طرح اسے دیکھ کر اسکی چمکتی پیشانی پر ابھرنے والی سلوٹوں کو وہ ڈھیٹ شخص دیکھ چکا تھا.. مگر ڈھیٹ جو تھا.. سو مسکراتے ہوئے اسکے پہلو میں زرا فاصلے پر ٹک گیا.. اس نے ناگواری سے اسکی جانب دیکھا تھا..

"یار تم مجھے اتنا گھورتی کیوں ہو؟؟ مجھے پورا یقین ہے کہ تم کسی دن ضرور مجھے نظر لگاؤ گی.."

ہمیشہ کی طرح "فارس محمود"

نے اسے چھیڑا تھا.. اور وہ چڑ بھی گئی..

"میرا خیال ہے فارس... کم از کم ایک بار تو تمہیں اپنا یہ لنگور جیسا منہ دھو کر آئینے میں دیکھ کر آنا چاہیے... تاکہ تمہاری یہ غلط فہمی تو دور ہو ناں کہ تمہیں نظر بھی لگ سکتی ہے.."

آئنور نے منہ بناتے ہوئے اسے جواب دیا..

"یار ایک تو تمہیں پتہ نہیں کیوں میرا یہ ہینڈسم فیس لنگور جیسا لگتا ہے..." بارنرڈ کالج "کی ایک ایک لڑکی مجھ پر فدا ہے..اور ایک تم ہو کہ بس ہر وقت..مجھے ڈی گریڈ کرتی رہتی ہو.." وہ مصنوعی خفگی سے بولا تھا..

"تو تم کون سا میرے کرنے سے ڈی گریڈ ہو جاتے ہو..ڈھیٹوں کی طرح روز میرا سر کھانے آجاتے ہو.."

"اللہ کی پناہ..لڑکی آج پورے چوبیس گھنٹے بعد آیا ہوں..اور تم شکوہ کر رہی ہو روز آجانے کا.." کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے وہ مسخرے پن سے بولا..آئنور نے اپنی مسکراہٹ دبائی..

"دیکھو فارس..میرے پاس تمہاری یہ فضول گوئی سننے کا بلکل بھی وقت نہیں ہے..سو پلیز اپنا منہ بند ہی رکھو.." سر پر اوڑھا ہوا سکارف ٹھیک کرتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی..چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ ہوٹل جانے کے ارادے سے چلنے لگی..فارس محمود بھی اسکے ہمقدم ہوا..

"یار تم اتنی سڑیل کیوں ہو.؟"فارس کے لہجے میں مصنوعی حیرت تھی..

"تم سے مطلب؟؟میں جو بھی ہوں..جیسی بھی ہوں..مجھے ویسا ہی رہنے دو..تم اپنے کام سے کام رکھو."اس نے اسے تڑخ کر جواب دیا...

"میرے پاس تمہارے سوااور کوئی کا نہیں ہے میڈم.."فارس محمود نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا....آئنور نے دانت پیسے..اس آدمی سے وہ سخت عاجز تھی..

نیویارک آنے کے دو ہفتے بعد اس نے "بارنرڈ کالج آف نیویارک "جوائن کیا تھا..

جہاں یہ فارس نامی نمونہ اسکے گلے پڑ گیا تھا.وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی اب وہ

"Daune street"

میں چل رہی تھی...

www.novelsclubb.com

.فارس محمود اب بھی اسکے ساتھ ساتھ چل رہا تھا.وہ تپ کر پلٹی تھی..

"فارس محمود میں ایک سو ایک دفع تمہیں یہ بات باور کروا چکی ہوں کہ میں تم سے بات کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتی.. پھر کیوں مجھے فالو کر رہے ہو..؟؟ وہ سخت لہجے میں تقریباً چلائی تھی..

"تم نہیں رکھتیں.. میں تو رکھتا ہوں ناں.. اور میں جب دلچسپی رکھتا ہوں تو اس دلچسپ شخصیت کے آس پاس ہی رہتا ہوں... سمجھیں محترمہ.." اسکی غصے سے سرخ پڑتی ناک کو بغور دیکھتے ہوئے وہ دل جلانے والے انداز میں بولا تھا.

"یقیناً تمہارے دماغ کا کوئی پرزہ ڈھیلا ہے جو تم یوں.. اپنا ٹائم ویسٹ کر رہے ہو... خیر... کرتے رہو.. میری طرف سے تم بھاڑ میں جاؤ..." اسے کینہ توز نظروں سے گھورتی وہ ہوٹل کی عمارت میں داخل ہو گئی.. فارس محمود مسکرایا تھا.

www.novelsclubb.com

منہٹن میں واقع یہ شاندار ہوٹل "بارنرڈ کالج آف نیویارک" سے قریب ترین تھا.. دو سال سے وہ اسی ہوٹل میں مقیم تھی.. نیویارک آنے کے دو ہفتے بعد ہی وہ ہوٹل "ٹائم سکوائر" سے یہاں شفٹ ہو گئی تھی. چار ایکڑ کے وسیع رقبے پر پھیلا

"بارنرڈ کالج آف نیویارک" کا کیمپس ہر لحاظ سے دل آئنور شاہ کو اپنے لیے بہترین لگا تھا. اسے یہاں آئے دو سال کا عرصہ بیت چکا تھا.. مگر آج تک وہ کوئی بہت اچھی دوست نہیں بنا پائی تھی.. اسے عائشہ بہت یاد آتی تھی.. البتہٰ ماریہ نامی ایک لڑکی جو کہ فارس محمود کی ہی فرینڈ تھی... دل آئنور شاہ سے فرینک ہونے میں کامیاب ہو چکی تھی ہاں مگر فارس محمود اب تک یہ پہاڑ سر کرنے میں ناکام رہا تھا.. وہ اس وقت اپنے روم میں بیٹھی کل ہونے والے ٹیسٹ کی تیاری کر رہی تھی جب اسکے موبائل پر "بابا کالنگ" کا آپشن آیا تھا. اسکے چلتے ہاتھ ایک پل کو رکے تھے پھر اگلے ہی پل اس نے کال ڈسکنٹ کر کے موبائل فلائٹ موڈ پر لگا دیا... نبیل شاہ اسے ہفتے میں دو بار کال کرنا نہیں بھولتے تھے اور وہ انکی کال مہینے میں ایک بار بمشکل پِک کرتی تھی.. مگر جانے کیوں پھر بھی وہ ہفتے میں دو بار لازمی کال کرتے تھے.. خدیجہ بیگم جب بھی اس سے بات کرتیں انکی ایک ہی تکرار ہوتی کہ وہ واپس آجائے مگر وہ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتی.. وہ خود کو پتھر سمجھتی تھی... مگر پھر

www.novelsclubb.com

بھی جانے کیوں..ہر بار..ہر بار....وہ اپنے باپ کی کال پِک ناں کر کے ڈسٹرب ہو جاتی تھی..اب بھی یہی ہوا تھا..وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ...سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی..گیلی ہوتی آنکھوں کو اس نے چھلکنے سے پہلے مسل ڈالا...سکندر شاہ وہ شخص تھا جسکا خیال بھی اسکا دل چیر دیتا تھا..وہ اس سے شدید نفرت کرنا چاہتی تھی..مگر..چاہتیں کہاں پوری ہوتی ہیں..اس نے تھک کر خود کو بیڈ پر گرا لیا..اب ساری رات اس شخص کے خیالوں میں...جاگتے ہوئے کٹنی تھی.

اک چھوٹا گناہ محبت کا

زندگی بھر حساب لیتا ہے..

وہ ناچاہتے ہوئے بھی رو رہی تھی..اس ہرجائی کو دیکھے دو سال بیت گئے تھے..اور بے شک یہ دو سال دو صدیوں سے کم ناں تھے اس دیوانی کے لیے...دل آئنور نے بے بسی سے آنکھیں موند لیں..

■■■

رات کے آخری پہر میں اکثر

میں نے محسوس کیا ہے تم کو

اس نے اپنے پہلو میں سوئی اپنی شریکِ حیات کو ایک نظر دیکھا... بے خبر سوئی وہ مطمئن لگ رہی تھی.. سکندر شاہ نے اسکی طرف سے کروٹ لے لی. دو سال سے وہ شجعیہ شاہ کو ہر طرح سے مطمئن کر چکا تھا.. مگر خود کو کیسے مطمئن کرتا... اپنی آنکھوں کو کیسے قرار دیتا جو اسکو دیکھنے کے لیے بے چین تھیں..

اپنے دل کو کیسے سنبھالتا جو بس اسی کی مالا جپتا تھا...

کیسے.....

ہر رات شجعیہ کے سو جانے کے بعد وہ پہروں جاگتا تھا.. ہر رات اس امید سے سونے کی کوشش کیا کرتا تھا کہ شاید آج وقت پر نیند آجائے مگر نیند اسکی آنکھوں میں فجر کے بعد ہی اترتی تھی.. آج بھی ہمیشہ کی طرح وہ جاگ رہا تھا.. کہ اسکے

نصیب میں اب جاگنا ہی لکھا تھا.. کتنی بار چاہا تھا اس نے.. کتنی بار کوشش کی تھی.. کہ ایک بار.. محض ایک بار.. وہ نیویارک جائے اور اس دل آئنور شاہ سے مل آئے جو اُس کے پورے وجود میں بستی تھی.. ہر رات اسکا دل چیخ و پکار مچاتا تھا.. اور ہر رات وہ کان بند کر کے کمرے کی دیواروں کو گھورتا رہتا مگر.. آخر کب تک..

کب تک.. وہ یہ تکلیف برداشت کرتا رہے گا... کب تک.. ہر رات تڑپتے ہوئے گزارے گا... اسکا پور پور اس سے سوال کر رہا تھا جسکا اسکے پاس کوئی جواب نہیں تھا.. خالی آنکھوں سے اس نے کھڑکی سے نظر آتے سیاہ آسمان کو دیکھا تھا.. اسکا مقدر میں بھی شاید ایسی ہی سیاہی لکھی تھی.. تبھی تو شجعیہ جیسی باوفا بیوی ہونے کے باوجود اسکا دل پگلا گیا تھا.. اس نے پلٹ کر ایک بار پھر شجعیہ کو دیکھا تھا.. اسکے چہرے پر تھوڑی دیر پہلے والا سکون تھا.. سکندر نے مطمئن ہو کر پھر سے رخ موڑ لیا.. وہ پھر سے سیاہ آسمان پر نظریں جمائے.. ماضی میں کھونے لگا..

www.novelsclubb.com

"مجھے سکندر کے بغیر نہیں سونا ماما... مجھے سکندر کے ساتھ ہی سونا ہے.." رو رو کر گیارہ سالہ آئنور نے اپنی خوبصورت بھوری آنکھیں سُجالی تھیں..

"آئنور... ضد نہیں کرتے بیٹا.. اب آپ بڑی ہو گئی ہو.. چلو شاباش.. آج سے آپ شجعیہ آپی کے روم میں سوؤ گی.. چلو میرے ساتھ.." خدیجہ بیگم نے ہاتھ سے پکڑ کر اسے سکندر شاہ کے بیڈ سے اٹھایا تھا جس پر وہ تین سال کی عمر سے سوتی چلی آرہی تھی.. صوفے پر بیٹھا سکندر شاہ خاموشی سے یہ سب ہوتا دیکھ رہا تھا. آئنور کے آنسو اسے ڈسٹرب کر رہے تھے مگر اس معاملے میں وہ بے بس تھا.. خدیجہ بیگم بلکل ٹھیک کہہ رہی تھیں.. وہ کافی بڑی ہو چکی تھی.. یہ الگ بات تھی کہ وہ کامنی سی تھی.. اور محض نو دس برس کی دکھتی تھی.

www.novelsclubb.com

"نہیں ماما.. میں ابھی چھوٹی ہوں.. مجھے یہیں رہنا ہے.. سکندر کے پاس.. سکندر کے کمرے میں.." وہ مسلسل رو رہی تھی.. سکندر سے برداشت کرنا مشکل ہو گیا تو

وہ اٹھ کھڑا ہوا..ماں سے ہاتھ چھڑاتی وہ بائیس سالہ سکندر کی ٹانگوں سے لپٹ گئی..
وہ بمشکل اسکی کمر تک پہنچتی تھی..

"مجھے نہیں جانا سکندر..کہیں نہیں جانا..یہیں رہنا ہے..آپکے پاس ہی سونا ہے..
انکو یہاں سے بھیج دیں سکندر.."روتی بلکتی آئنور کے لبوں پر ایک ہی بات کی تکرار
تھی..سکندر شاہ کو اپنی جان مشکل میں گھرتی نظر آئی..خدیجہ بیگم نے اپنا ماتھا پیٹا..
وہ اس لڑکی کی ضد سے سخت عاجز تھیں..وہ غصے سے اسکو پکڑنے کے لیے لپکی
تھیں تبھی سکندر شاہ نے انہیں ہاتھ سے اشارہ کیا تھا کہ وہ اسے سمجھا لے گا..خدیجہ
بیگم پریشانی سے سر ہلاتی وہاں سے چلی گئیں..انکے چلے جانے کے باوجود وہ مسلسل
رو رہی تھی..سکندر نے اسکا چھوٹا سا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا..آئنور
نے روئی روئی سرخ آنکھیں اوپر اٹھائی تھیں..سکندر شاہ کے دل پر گھونسا لگا تھا..
وہ معصوم لڑکی دس منٹ میں اپنا حشر نشر کر چکی تھی..سکندر نے نرمی سے اسکے
آنسو صاف کیے تھے اور جب بولا تو اسکے لہجے میں زمانے بھر کی مٹھاس تھی..

www.novelsclubb.com

"دل.. میری گڑیا.. میرے بغیر سونے میں کیا پرابلم ہے تمہیں... اور پھر مامی تمہیں مجھ سے الگ نہیں کر رہیں.. وہ تو تمہیں ایک الگ پیارا سا روم دے رہی ہیں.. جہاں سب کچھ تمہارا اپنا ہو گا.. اب دیکھو ناں اس روم میں ساری چیزیں تو میری ہیں.. تم ٹھیک سے یہاں نہیں رہ پاؤ گی.. اور پھر اب تو میری گڑیا بڑی ہوتی جا رہی ہے... تو اسکے پاس بڑا سا روم ہونا چاہیئے ناں..؟" سکندر نے اپنی طرف بغور دیکھتی آئنور سے پوچھا تھا..

"ٹھیک ہے.. مجھے بڑا سا روم چاہیئے مگر.. وہاں آپ تو نہیں ہونگے ناں..؟" اس نے بھیگے لہجے میں شکوہ کیا.

"تو کیا ہوا اگر میں وہاں نہیں ہوں گا.. تمہیں جب بھی میری یاد آئیگی تم مجھ سے ملنے میرے روم میں آجانا.. سکندر نے اسے آسان حل بتایا تھا.

www.novelsclubb.com

"مجھے تو آپ ہر وقت یاد آتے ہیں... جب آپ کالج جاتے ہیں تب بھی.. جب آپ بابا کے ساتھ کہیں باہر جاتے ہیں تب بھی.. تو کیا کسی بھی وقت میں یہاں آسکتی ہوں..؟"دل آئنور نے سنجیدگی سے پوچھا تھا..

"ہاں بلکل... تم کسی بھی وقت یہاں آسکتی ہو.."

"رات کو دو بجے بھی..؟"وہ جیسے اسے آزما رہی تھی..

"رات کے تین بجے بھی.."سکندر نے اسے ہر طرح سے مطمئن کیا تھا.. وہ کھل کے مسکرائی تھی.

"ٹھیک ہے پھر میں جا رہی ہوں.."اس سے الگ ہوتی وہ مطمئن سی بولی تھی.. سکندر اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا.. وہ اسوقت سکس کلاس کی سٹوڈنٹ تھی.. وہ جاتے جاتے پلٹی تھی..

"لیکن مجھے جب جب یاد آئی.. میں آونگی.." دل آئنور نے اسے باور کروایا.. وہ خوب ہنسا.. ٹھیک ہے آجانا.. بلکہ میں تمہارا ویٹ کرونگا" سکندر نے آرام سے اسے جواب تھا.. وہ جاتی ہوئی دل آئنور شاہ کو روک لینا چاہتا تھا مگر وہ چلی گئی تھی.. وہ بیڈ سے اترا تھا اور تقریباً بھاگتے ہوئے کمرے سے باہر آیا تھا..

"دل... دل رکو... دل میری بات سنو.." وہ زینہ چڑھتی گیارہ سالہ دل آئنور شاہ کے پیچھے لپکا تھا.. مگر وہ وہاں نہیں تھی.. تیزی سے زینے طے کرتا وہ اسکے کمرے کے سامنے آکھڑا ہوا.. پورا نبیل ولا تاریکیوں میں ڈوبا تھا.. دل آئنور شاہ کے کمرے کے بلکل سامنے کھڑا وہ بائیس سالہ سکندر شاہ نہیں تھا... وہ اکتیس سالہ سکندر شاہ تھا... ماضی میں کھویا کھویا وہ جانے کب دل آئنور شاہ کے کمرے کے سامنے آکھڑا ہوا تھا.. اور یہ کوئی پہلی مرتبہ نہیں ہوا تھا... ان دو سالوں میں کئی بار... رات کے تیسرے پہر وہ اس بند دروازے کے سامنے آکھڑا ہوتا.. زمین پر

www.novelsclubb.com

گھٹنوں کے بل بیٹھا وہ ہانپ رہا تھا... اسے سانس لینے میں دشواری پیش آ رہی تھی.. اس نے اپنے ارد گرد بغور دیکھا... سب کچھ بدل چکا تھا..

میری آنکھوں کو رہائی دے

مجھے ہر جگہ ناں دکھائی دے

سختی سے آنکھیں میچے وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا.. تو آج پھر وہ یہاں چلا آیا تھا.. اور آج پھر ہمیشہ کی طرح دو سیاہ آنکھوں نے اسکی یہ بے چینی دیکھی تھی.. وہ تو شجعیہ شاہ کو انجان ہی سمجھتا تھا.. مگر وہ کیسے اس شخص سے انجان رہ سکتی تھی جو اسکی بچپن کی محبت تھا.. جس سے اسے جنون کی حد تک عشق تھا.. کیسے رہ سکتی تھی وہ اسکی تکلیف سے بے خبر.. جو اسے سلا کر خود رات رات بھر جاگتا تھا.. اور یقیناً شجعیہ شاہ اسکے اس رت جگے کی وجہ سے بخوبی واقف تھی.. اس نے اپنی چھلکتی آنکھوں کو بے دردی سے رگڑا تھا..

■ ■ ■

"ہائے..!"اپنے آپ میں مگن وہ کالج کے قدرے سنسان ایریا میں سنگی بنچ پر بیٹھی نوٹس بنا رہی تھی کہ ماریہ نے اچانک انٹری ماری..

"یس.."آئنور نے بمشکل مسکراتے ہوئے جواب دیا.

"کہاں مصروف رہتی ہو میڈم...کالج آکر بھی نظر نہیں آتی تم تو..."ماریہ کے لہجے میں واضح شکوہ تھا..

"یہیں ہوتی ہوں...میں نے کہاں جانا ہے.."آئنور نے تھکے تھکے لہجے میں جواب دیا...

"آج تو فارس بھی نظر نہیں آیا..صبح سے ڈھونڈ رہی ہوں مگر جانے کہاں چھپ کر بیٹھا ہے.."ماریہ کے لہجے میں فکرمندی تھی.

www.novelsclubb.com

"آجائیگا..ڈونٹ یووری..چوبیس گھنٹوں سے زیادہ کنٹرول نہیں کرتا وہ خود پر..
جب تک کسی کا دماغ کھا کر آدھا ناں کر دے اسکو سکون نہیں ملتا..سو جسٹ
ویٹ..آجائیگا.."آئنور کے جواب پر وہ کھلکھلا کر ہنسی..

"یار تمہیں اس سے پرابلم کیا ہے ویسے..؟؟آئی مین اچھا خاصا ہینڈسم بندہ ہے..
اگر سوچنا چاہو تو بہت اچھا سوچا جا سکتا ہے.."ماریہ نے آنکھ دباتے ہوئے شرارت
سے کہا تھا..مگر آئنور کی بیزاری میں رتی برابر فرق نہ پڑا..

"یہ جو تمہیں اتنا موٹا چشمہ لگا ہوا ہے ناں..اسی کی وجہ سے وہ تمہیں ہینڈسم لگتا ہے
ورنہ..کسی سے بھی پوچھ لو تم..چلتا پھرتا لنگور لگتا ہے.."اسکے لہجے میں واضح
بیزاری تھی..ماریہ نے اپنا سر پیٹ لیا..آئنور سے سر پھوڑنا بیکار تھا.

www.novelsclubb.com

"اچھا چھوڑو تم یہ بتاؤ...تمہیں پتا ہے ناں نیکسٹ ویک سے کالج بیس دن کے لیے
بند ہو رہا ہے...دسمبر ہولی ڈیز ہیں؟؟

"ہاں بلکل پتہ ہے..اس میں پتہ نہ ہونے والی کیا بات ہے.."آئنور نے اچنبھے سے پوچھا.

"ہاں تو میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ تم اس بار بھی اپنے پیرینٹس کے پاس نہیں جاؤ گی کیا...؟ماریہ نے اسکی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا.وہ چڑ گئی..

"مجھے یہ سمجھ نہیں آتی ماریہ کہ تمہیں اور فارس کو ہر وقت میری ہی ٹینشن کیوں لگی رہتی ہے؟؟صرف اتنا بتا دو آج..؟؟تم دونوں کی پرابلم کیا ہے..کیوں میرے پرسنل میٹرز جاننا چاہتے ہو تم دونوں؟؟وائے؟؟"وہ پھٹ پڑی...ماریہ ہکا بکا سی اسکا لال ٹماٹر جیسا سرخ چہرہ دیکھنے لگی جو غصے کی شدت سے دہک رہا تھا..بلاشبہ وہ حسین ترین لڑکی تھی..ماریہ نے دل ہی دل میں اعتراف کیا..

www.novelsclubb.com

"اوہ..کم آن آئنور...میں تمہارے پرسنل کے لیے متجسس نہیں ہوں..میں تو صرف تمہارے لیے فکر مند ہوں..صرف اس لیے پوچھا..ہر بار سب اپنے شہر

اپنے دیس چلے جاتے ہیں اور تم یونہی تنہا یہاں رہ جاتی ہو.." ماریہ نے اسکے گلابی سپید ہاتھ پر نرمی سے اپنا ہاتھ رکھا تھا.. آئنور کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگی...

"تم میری فکر مت کیا کرو ماریہ.. مجھے اچھا نہیں لگتا کہ کوئی میری فکر کرے..." آئنور نے بھیگے لہجے میں جواب دیا..

"تم میری دوست ہو آئنور.. اور مجھے بہت اچھی لگتی ہو.. بس اسی لیے تمہاری فکر کرتی ہوں.. پلیز مجھے کرنے دیا کرو.." اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے ماریہ دھیمے لہجے میں بولی.. آئنور نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی تھی تبھی دور سے فارس آتا نظر آیا... اپنا سامان سمیٹتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی.. جانے کون سا درد تھا اس کی آنکھوں میں جو ماریہ کو پریشان کرتا تھا.. وہ معصوم سی لڑکی کچھ بتاتی بھی تو نہیں... ماریہ نے خود سے دور جاتی آئنور کو پر سوچ نظروں سے دیکھا.. تبھی وہ اسکے سر پر کھڑا پوچھ رہا تھا..

"جب تم نے دیکھ لیا تھا کہ میں آرہا ہوں تو اسکو روک ہی لیتی یار.."

www.novelsclubb.com

"وہ رکنے والی نہیں ہے فارس.." ماریہ نے بغور اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا.. وہ ہولے سے مسکرایا..

"یہ تمہاری بھول ہے ماریہ.. فارس محمود اتنا بھی عام نہیں کہ کوئی لڑکی اسکو بلکل ہی نظرانداز کر دے.."

"وہ 'کوئی عام لڑکی' نہیں ہے فارس محمود... وہ دل آئنور شاہ ہے... جو پچھلے دو سالوں سے تمہیں نظرانداز کر رہی ہے.. اور یہ تمہاری بھول ہے کہ وہ تمہیں کبھی پازیٹو رسپانس دے گی.. سو پلیز اپنے دل کو سمجھالو.. ورنہ ایک دن اس بھول پر بہت روؤ گے تم.. اور تمہارا رونا مجھے اچھا نہیں لگے گا.." ناک پر دھرے موٹے سے چشمے کو درست کرتی وہ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی.. فارس محمود نے بمشکل خود کو سنبھالا تھا... وہ اس لڑکی کی طرف سے مایوس نہیں ہونا چاہتا تھا.. کسی صورت اسے کھونے کا تصور نہیں کرنا چاہتا تھا. وہ اپنے دل کو نہیں... دل آئنور شاہ کو سمجھانا چاہتا تھا.. جو بلاشبہ کوئی آسان کام نہ تھا..

www.novelsclubb.com

■ ■ ■

سیاہ آسمان پر چمکتے چاند کی روشنی سے لان میں بنے پُول کا شفاف پانی بے حد دلکش لگ رہا تھا. چاند کی ٹھنڈی میٹھی روشنی میں شفاف پانی کی سطح پر بنتا چاند کا عکس بلاشبہ دیکھنے میں آنکھوں کو بھلا لگ رہا تھا.. معمول کے مطابق آج پھر نیند کی دیوی اس سے بہت دور تھی. ٹھنڈے پانی میں پاؤں لٹکائے وہ موسم کی ٹھنڈک سے بے پرواہ پانی کی سطح پر بنتے چاند کے خوبصورت عکس کو یک ٹک دیکھ رہا تھا. بے اختیاری میں اسکا دایاں پاؤں اسطرح سے ہلا تھا کہ پانی میں ہلچل ہوئی اور چاند کا عکس جھلملانے لگا.. گھنی مونچھوں تلے عنابی لب ہولے سے مسکرائے تھے.. آج پھر اسکی یاد اسکے ساتھ تھی.. وہ دونوں اکثر رات میں پول کنارے بیٹھتے تھے.. سکندر شاہ تو چپ چاپ پانی کی سطح پر بنتے چاند کے عکس کو دیکھا کرتا تھا مگر وہ اپنے پاؤں زور و شور سے ہلا ہلا کر پانی میں ہلچل پیدا کر دیتی.. اور چاند کا عکس کچھ پل کو غائب ہو جاتا.. سکندر شاہ اسکی شرارت کو خوب سمجھتا تھا.. تبھی اسکی شکایت سننے کو...

چہرہ اونچا کر کے آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھنے لگتا.. جانے کیوں وہ چڑ جاتی تھی.. اسے کہاں گوارہ تھا... اپنی موجودگی میں سکندر شاہ کا کسی اور جانب متوجہ ہونا.. سکندر شاہ کے لب اسکی یاد پر مسکرا رہے تھے مگر آنکھیں جانے کیوں... نم ہونے لگی تھیں.. گیلی آنکھوں سے اس نے آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھا تھا.. اسکے کانوں میں تیرہ سالہ آئنور کا شکوہ گونجا تھا..

"سکندر... آپ کیوں بار بار چاند کو دیکھ رہے ہیں.. ؟ پلیز سٹاپ سی انگ اٹ.. !"

اسکا رخ اپنی طرف موڑتی وہ واضح خفگی سے بولی تھی.. سکندر ہولے سے مسکرایا.. سکندر شاہ کو چاند ہمیشہ پانی کی سطح پر بنے عکس کی صورت میں ہی اچھا لگتا تھا مگر.. جب دل آئنور شاہ وہ عکس اپنے پیروں کی پُرزور جنبش سے خراب کر دیتی تو وہ اسکو چڑانے کے لیے آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھنے لگتا..

"کیوں.. تمہیں چاند کو دیکھنا اچھا نہیں لگتا؟" مسکراہٹ دباتے ہوئے وہ سنجیدگی سے گویا ہوا..

www.novelsclubb.com

"مجھے آپکا یوں.. میری موجودگی میں چاند کو دیکھتے رہنا اچھا نہیں لگتا.. سمجھے آپ..؟"دل آئنور نے سمجھداری سے جواب دیا..

"یار دل... چاند ہے ہی اتنا پیارا.. کہ میرا دل کرتا ہے بس دیکھتا ہی رہوں.." سکندر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا..

"کیا مجھ سے بھی پیارا ہے..؟"آئنور نے اپنی بھوری آنکھوں کو پوری سے زیادہ کھولا.. سکندر شاہ نے اسکی حیرت بھری آنکھوں میں دلچسپی سے دیکھا...

"تم سے پیارا تو اس دنیا میں کچھ بھی نہیں میری گڑیا.."سکندر شاہ نے اپنی مسکراتی آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں امڈتی خوشی دیکھی.

"یعنی میں چاند سے بھی پیاری ہوں..؟"دل آئنور شاہ کے لہجے میں واضح اشتیاق تھا.

"بلکل.. تم اس چاند سے کئی گنا حسین ہو.."وہ مکمل طور پر اسکی طرف متوجہ تھا.

"تو پھر چاند کو کیوں دیکھتے ہیں آپ.. مجھے دیکھ لیا کریں.. چاند تو صرف رات میں ہی نکلتا ہے.. وہ بھی اپنی مرضی سے.. میں تو دن میں بھی اویل ایبل (available) ہوں.. وہ بھی آپکی مرضی سے.... آپ جب چاہیں دیکھ سکتے ہیں.." دل آئنور شاہ نے معصومیت سے حل پیش کیا.. سکندر شاہ نے بے ساختہ قہقہ لگایا.. اب وہ بول رہی تھی..

"ویسے سکندر ایک بات بتاؤں.. چاند جیسے تو آپ ہیں.. میں تو بس... وہ جو وہاں.. چاند کے آس پاس چاندنی پھیلی ہے ناں... میں تو وہ ہوں.." دل آئنور شاہ نے مسکراتے ہوئے اسے معتبر کیا تھا. چوبیس سالہ شکندر شاہ نے اسکی اس ادا پر نثار ہوتے ہوئے اسے خود سے لگایا تھا..

www.novelsclubb.com

"سکندر ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے ناں..؟" کسی خدشے کے تحت اس نے سکندر شاہ سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا تھا.. اسکے خدشے پر وہ ہولے سے مسکرایا..

"اُدھر دیکھو دل.. وہ وہاں.. چاند کے پاس.. ابھی تم نے کہاناں کہ میں چاند ہوں اور تم چاندنی.. تو مجھے بتاؤ... کیا, کبھی چاند کو چاندنی کے بنا دیکھا ہے..؟" سکندر شاہ نے اس سے رسانیت سے پوچھا تھا.. دل آئنور شاہ نے نفی میں گردن ہلائی..

"چاندنی کے بغیر تو چاند پھیکا ہو جائے گا سکندر.." آئنور نے اپنی بھنویں سکیڑتے ہوئے پریشانی سے سکندر شاہ کو بتایا کم.. پوچھا زیادہ تھا.

"بلکل میری گڑیا.. چاندنی کے بغیر چاند کچھ بھی نہیں.. اور چاند اور چاندنی کبھی الگ ہو ہی نہیں سکتے... سو تم اور میں بھی ہمیشہ ساتھ رہنے والے ہیں.. سو ڈونٹ یو وری.. اب اپنے اس ننھے دماغ پر زور ڈالنے کی بجائے یہاں سے اٹھو.. اور چل کر سو جاؤ.." اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھاتے ہوئے وہ خود بھی کھڑا ہو گیا..

www.novelsclubb.com

"اب یاد رکھیے گا یہ بات... بھولے نہ تو بلکل اچھا نہیں ہو گا.." اپنے نازک ہاتھ سے اسکا کندھا تھامتی وہ دھمکاتی ہوئی بولی.. جانے کیوں وہ اسے دھمکانہ نہیں بھولتی تھی.. پتہ نہیں کون سے خدشات لاحق تھے اسے.. سکندر شاہ نے اثبات

میں سر ہلایا تھا. چاند اپنی چاندنی کے سنگ ویسے ہی چمک رہا تھا مگر سکندر شاہ..دل آئنور شاہ کے خدشات سچ ثابت ہو چکے تھے...

سکندر شاہ تو جیسے اندر تک پھیکا تھا.. گیلی ہوتی آنکھوں سے گرم سیال بہتا ہوا اسکی بڑھی ہوئی شیو میں جذب ہوا تھا..اس نے اپنے دائیں بائیں نگاہ کی تھی..وہ کہیں نہیں تھی.. تبھی اسے اپنے شانے پر نرم لمس محسوس ہوا.. سکندر شاہ کے اندر اس لمس نے کوئی ہلچل پیدا نہیں کی تھی..وہ اس لمس سے واقف تھا.. تبھی لبوں پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے اپنے دائیں جانب بیٹھتی ہوئی شجعیہ شاہ کو دیکھا..

"تم سوئی نہیں..؟" سکندر شاہ نے لہجے میں بشاشت لاتے ہوئے اسکے ملیح چہرے کو دیکھا تھا..سیاہ آنکھوں میں دور دور تک نیند کا شائبہ نہ تھا..گندمی رنگت جو ہمیشہ سنہری دھوپ کی طرح چمکتی تھی...آج ماند پڑ رہی تھی. سکندر شاہ کو لگا وہ اسے عرصے بعد دیکھ رہا ہے.. تبھی اسکے باریک لبوں نے جنبش کی تھی.

www.novelsclubb.com

"تم بھی تو جاگ رہے ہو شاہ... تم کیوں نہیں سوئے اب تک..؟" شجعیہ نے مسکراتے ہوئے الٹا اسی سے سوال کیا..

سکندر شاہ اسکے سوال پر مسکرایا تھا... پھر رسانیت سے گویا ہوا..

"مجھے آج نیند نہیں آرہی تھی.. تو سوچا لان کا چکر لگا آؤں.. تو بس یہاں آگیا اور اب تمہارے سامنے ہی ہوں... یہاں بیٹھا چاند کو دیکھ رہا ہوں.." سکندر کے تفصیلی جواب پر شجعیہ شاہ کا قہقہ بے ساختہ تھا.. اسکی بات کا حظ اٹھاتی وہ ہنستی چلی جارہی تھی.. ہنستے ہنستے سیاہ آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئیں.. سکندر شاہ کو تشویش ہوئی..

"شجی آر یو او کے..؟" سکندر نے متفکر انداز میں اسکے بہتے آنسو صاف کیے تھے... اس نے آہستہ سے اسکا مضبوط ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے ہوئے اپنے نرم و نازک ہاتھوں میں تھام لیا۔ پھر جب بولی تو اسکے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی سی کھنک تھی..

"آج...؟آج...؟؟نیند نہیں آرہی تمہیں شاہ..؟"اسکی آنکھیں مسلسل آنسو بہا رہی تھیں... سکندر شاہ کا دل دھڑک اٹھا..

"ہا..ہاں شجی..بس آج ہی یار..اور تم اسطرح رو کیوں رہی ہو..؟؟کوئی بات ہوئی ہے..؟"سکندر شاہ نے بے ربط ہوتے لفظوں کو بامشکل سنبھالا تھا.اسکے جواب سے شجعیہ شاہ قطعی مطمئن نہ ہوئی تھی..سکندر کا مضبوط ہاتھ سختی سے اپنے ہاتھوں میں بھینچے وہ دیوانہ وار اسکا ایک ایک نقش آنکھوں میں جذب کر رہی تھی..

"تین سال... تین سال ہونے کو ہیں شاہ... کیا اتنی ہی خاص ہے وہ کہ اسکے روگ میں تم تین سالوں سے ٹھیک سے سوئے تک نہیں...؟؟"بھیگے لہجے میں سوال کرتی شجعیہ شاہ نے اسکے سر پر بم پھوڑا تھا..جبکہ وہ اب کہہ رہی تھی..

www.novelsclubb.com

"بولو ناں شاہ..چپ کیوں ہو..اتنی ہی اہم ہے ناں وہ تمہارے لیے کہ اسکے غم میں تم نے اپنا یہ حال کر لیا ہے..اس سٹیج پر پہنچ گئے ہو کہ جنوری کے سرد مہینے میں... پچھلے ڈھائی گھنٹوں سے اس یخ پانی میں پاؤں ڈالے بیٹھے ہو..؟؟بولو شاہ..

بولو.. کچھ تو بولو.. کیا تمہیں اس سردی کا احساس تک نہیں جس سے تمہارے ہاتھ سرد اور یہ ہونٹ نیلے ہو رہے ہیں.. "اسکے لبوں کو اپنی انگلیوں سے چھوتی وہ بلک رہی تھی اسے سکندر شاہ کا ایک ایک نقش دل و جاں سے عزیز تھا.. وہ بڑی فکر و توجہ سے اسکی بڑھی ہوئی شیو دیکھ رہی تھی. شجعیہ کی اتنی حساسیت پر سکندر شاہ نے اسکے روتے بلکتے وجود کو خود میں سمویا تھا.. وہ تڑپ کر اسکے حصار سے نکلی..

"کوئی بہانہ نہیں شاہ.. آج کوئی دکھاوا نہیں... پتہ تو مجھے اسی روز لگ گیا تھا جب وہ یہ ملک چھوڑ کر چلی گئی تھی.. جان چکی تھی میں کہ سکندر شاہ میرا ہو کر بھی دل آئنور شاہ کا ہی ہے.. مگر مجھے لگا تھا.... مجھے لگا تھا... کہ میں جیت لونگی تمہیں.. بھلا دونگی تمہیں وہ سب.. بھلا دونگی جو تمہیں دل آئنور سے جوڑے ہوئے ہے... بٹ آئی واز رونگ..." وہ بولتے بولتے رکی تھی.. سکندر شاہ حیران بیٹھا اسکے درد بھرے چہرے پر نظریں گاڑے اسے سن رہا تھا..

www.novelsclubb.com

"میں غلط تھی سکندر.. بے وقوف تھی... یہ سمجھ ہی ناں سکی کہ میں.. شجعیہ شاہ.. در حقیقت بہت عام ہوں.. بہت ہی عام سی... آئنور جیسی خاص لڑکی کی جگہ کبھی نہیں لے پاؤنگی.. ان تین سالوں میں اتنا تو سمجھ ہی چکی ہوں شاہ.. کہ میں.. بلکل بھی اچھی بیوی نہیں ہوں... تمہیں جانتی تو شروع سے ہوں.. مگر سمجھنے میں بہت دیر کردی.. اتنی دیر.. کہ تم مجھ سے صدیوں کے فاصلے پر جا کھڑے ہوئے... اتنی دور شاہ.. کہ اب.. اب واپس نہیں آسکتے.." وہ پاگلوں کی طرح اسکے ہاتھ کو بھینچے کھوئے کھوئے لہجے میں بولتی سکندر شاہ کو پاتال میں کی گہرائیوں میں اتار رہی تھی.. مگر اس میں اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ روتی بلکتی شجعیہ کو خود سے لگالیتا... خود میں حوصلہ مجتمع کرتے ہوئے وہ بولا تو صرف اتنا کہ..

www.novelsclubb.com

"شجی.. مجھے تمہاری طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی... چلو اندر چلو... باہر بہت ٹھنڈ ہے.. سردی سے بیمار ہو جاؤ گی..." اسے ہاتھ سے پکڑ کر کھڑا کرتا وہ نرمی سے بولا تھا.. جبکہ خود کھڑے ہونے پر اسے شدت سے اندازہ ہوا تھا کہ اسکے دونوں پاؤں

برف کی سل ہو رہے تھے... جو اسکا بوجھ سہارنے سے انکاری تھے.. مگر خود کو سنبھالتا وہ اسے بھی سنبھال رہا تھا..

"نہیں میں نہیں جاؤ نگی... یہاں سے کہیں نہیں جاؤ نگی.. جب تم یہاں اتنی ٹھنڈ میں بیٹھ سکتے ہو تو میں بھی آج ساری رات یہیں رہوں گی... ویسے بھی صبح ہونے ہی والی ہے.." اپنا ہاتھ اس سے چھڑاتی وہ ضدی لہجے میں بولی.. سکندر نے حیرت سے اسے دیکھا.. یہ شجعیہ شاہ کا انداز تو نہیں تھا. سکندر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے خود سے قریب کیا تھا..

"کیوں کر رہی ہو ایسا..؟؟ کیوں دے رہی ہو خود کو تکلیف شجی.. کیوں..؟؟"
اسکے چہرے پر بکھرے بال ہاتھ سے ہٹاتے ہوئے وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا تھا..

www.novelsclubb.com

"کیونکہ تم.. تم خود کو تکلیف دے رہے ہو شاہ.. تمہاری تکلیف میری جان لے لے گی شاہ.. پلیز خود کو یوں سزا دینا بند کر دو.. پلیز.." اسکے شانے سے سر ٹکاتے ہوئے وہ لہجے میں تڑپ لیے اسکی تکلیف پر تڑپ رہی تھی.. سکندر شاہ کو ایک ان

دیکھی اذیت نے اپنے حصار میں لے لیا..اس نے شجعیہ کے کانپتے وجود کے گرد اپنے مضبوط بازوؤں کا حصار باندھا تھا...اب سکندر شاہ کو..کم از کم..شجعیہ شاہ کی خاطر ہی سہی..اپنے درد کو لازمی طور پر چھپانا تھا...وہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنا آپ اس پر آشکار کر گیا تھا..

■■■

"تم مجھے کب سمجھو گی دل آئنور شاہ...کیوں مجھے اتنی تکلیف دے رہی ہو..تم جانتی ہو ناں..؟؟سب جانتی ہو..پھر بھی انجان بنی پھرتی ہو..؟کیوں..؟کوئی ایک وجہ تو بتادو مجھے...کیوں ریجیکٹ کر رہی ہو مجھے...؟؟" لہجے میں بے تابیاں سمیٹے وہ اسکے سامنے پنجوں کے بل بیٹھا سوال پر سوال کر رہا تھا. سنگی بنچ پر بیٹھی آئنور نے بے چینی سے پہلو بدلا..

www.novelsclubb.com

"بتاؤ نہ دل کیا کمی ہے مجھ میں..کیوں مجھ سے بھاگتی ہو..؟کیوں دل..کیوں..؟؟ فارس محمود آج اس سے اپنے ہر سوال کا جواب چاہتا تھا..یہ انکا لاسٹ سمسٹر چل

رہا تھا..دل آئنور شاہ کے چار سال ختم ہونے کو تھے..دل آئنور شاہ کے ارادوں سے بے خبر فارس محمود کو کم از کم یہی معلوم تھا کہ چھ ماہ بعد دل آئنور شاہ کو یہاں سے چلے ہی جانا ہے...وہ اب بھی ہنوز خاموش تھی.جب وہ اسکی خاموشی سے پریشان ہوتا اسے دیکھنے لگا..اسکے یوں دیکھنے پر وہ چڑ گئی.

"پلیز فارس..جسٹ گو..آئی ڈونٹ وانٹ ٹُو ایکسپلین اینی تھنگ ٹُو یو.."اپنا رخ اسکی طرف موڑتی وہ برہم سی بولی تھی..

"میں تم سے ایکسپلینیشن نہیں مانگ رہا دل آئنور شاہ..صرف پوچھ رہا ہوں کہ تمہیں مجھ سے کیا اعتراض ہے..؟"فارس نے سنجیدگی سے پوچھا تھا..

"مجھے تم سے..یا اس دنیا کہ کسی بھی مرد سے کوئی اعتراض نہیں ہے فارس محمود..مجھے خود سے اعتراض ہے..مجھے تم سے نہیں..خود سے پرابلم ہے..میرا نہیں خیال کہ میں دنیا کہ کسی بھی مرد کو خوش رکھ پاؤں گی...اسلیے مجھے شادی کرنی ہی

نہیں.. ناں تم سے.. اور ناں ہی کسی اور سے دیٹس اٹ..!"آئنور نے اسکے بے چین چہرے پر ایک نظر ڈالتے ہوئے جواب دیا...

"ہر فیصلے کے پیچھے ایک وجہ ہوتی ہے آئنور.. تم مجھے وجہ بتادو... میں تمہارے راستے سے ہٹ جاؤنگا.."فارس محمود نے اسکے زخموں پر جیسے نمک چھڑک دیا تھا.. وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی...

"میں تمہیں.. وجہ بتانا ضروری نہیں سمجھتی فارس محمود.."اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی وہ حتمی لہجے میں بولی تھی.. فارس ہولے سے مسکرایا تھا.. وہ سر جھٹکتی کالج کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھنے لگی... تبھی اسکے ساتھ چلتا ہوا وہ بولا تھا.

"یعنی تم چاہتی ہو کہ میں تمہارے راستے سے کبھی ناں ہٹوں..؟اسکا لہجہ مسکرا رہا تھا.

"اچھی خوش فہمی ہے ویسے.."

"لو.. تم نے ہی خوش فہم کیا ہے.. ورنہ بتادو مجھے اپنے انکار کی وجہ..؟"

"جب وجہ ہے ہی نہیں تو کہاں سے بتاؤں..؟؟" تیز تیز قدموں سے چلتی وہ اسکو جواب دے رہی تھی.. وہ وجہ بتا کر اس ہنستے مسکراتے لڑکے کا دل کرچی کرچی نہیں کرنا چاہتی تھی.. سو بات کو ٹال رہی تھی..

"جب وجہ نہیں ہے تو ہاں کردو پلیز... کرلو مجھ سے شادی.. میں خوش رہوں یا نہ رہوں.. تمہیں خوش رکھوں گا.." دھیمے لہجے میں کہتا وہ دل آئنور شاہ کو ساکت کر گیا تھا. وہ ایڑھی کے بل گھومی تھی.. اور جب بولی تو اسکا لہجہ ہمیشہ کی طرح بے لچک تھا...

"مجھے خوشیوں سے نفرت ہے فارس محمود.. میں اپنی زندگی میں خوشی نہیں چاہتی.. میں جو ہوں.. جیسے ہوں.. مجھے ایسے ہی رہنے دو.. سمجھ لو میں ایسے ہی خوش ہوں.. سو پلیز.. آئندہ میرے راستے میں مت آنا.. مجھ تک آنے کا کوئی بھی راستہ پار کرنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے.. لہولہان ہو جاؤ گے تم.....اور

منزل...؟؟منزل پھر نہیں ملے گی تمہیں..کیونکہ اس راستے کی کوئی منزل ہے ہی نہیں..دل آئنور شاہ ایک بوسیدہ کھنڈر ہے..اور تم ایک کھنڈر میں گھر کرنا چاہتے ہو فارس..یہ تمہاری بے وقوفی نہیں تو اور کیا ہے...پلٹ جاؤ..چلے جاؤ..ورنہ پچھتاووں کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئیگا.."فارس محمود کے لب مسکرائے تھے..آنکھوں کا درد بڑھ گیا تھا...شاید اسی لیے وہ سرخ ہو رہی تھیں...اس نے خود سے لمحہ بالمحہ دور جاتی آئنور کو دیکھا.وہ اپنی بات مکمل کر کے رکی نہیں تھی..بلکہ وہ رک گیا تھا..وہ تو چل رہی تھی..شاید وہ خود کسی اور راستے پر گامزن تھی..

"میں پلٹنے کے حد سے بہت آگے آچکا ہوں دل آئنور شاہ..پلٹنا ناممکن ہے...اب تو پچھتاووں کا انتظار ہے.."خود سے مخاطب فارس محمود نے تھکے تھکے قدم کالج کی طرف موڑے تھے..ابھی اسکی ایک کلاس باقی تھی..

■■■

اُسے دیکھ پاؤں میں اِک نظر

www.novelsclubb.com

محض اِک نظر، فقط اِک نظر

ترائبیکا ہوٹل کی پُر شکوہ عمارت میں داخل ہوتی وہ آنسوؤں سے تر چہرہ لیے لفٹ کی طرف بڑھنے کی بجائے انجانے میں سیڑھیاں چڑھنے لگی.. انکھوں میں اترتی دھند کو صاف کرنے کی اس نے قطعی کوشش نہیں کی تھی.. آتے جاتے لوگوں سے بے خبر وہ بس اپنی ہی دھن میں جلد از جلد اپنے روم میں پہنچ جانا چاہتی تھی. اسکے آنسوؤں کی وجہ یقیناً وہ مرد نہیں تھا.. جسکو وہ انکار کر آئی تھی.. اسکے درد کی وجہ وہ شخص تھا جسکی یاد آج اسے اس شدت سے آئی تھی کہ وہ ہر صورت آج اسے اپنے سامنے دیکھنا چاہتی تھی... آج تو جیسے اسکی برداشت جواب دینے لگی تھی.. آج پھر سے دل ضد پر اڑ گیا تھا.. دُکھتی ٹانگوں سے تیز تیز چلتی... ٹھیک بیس منٹ بعد وہ اپنے روم میں تھی.. کانپتے ہاتھوں سے دروازہ اندر سے لاک کر کے وہ بیڈ پر ڈھیر ہو گئی.. سانس دھونکنی کی مانند چل رہا تھا.. آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہ لے رہے تھے.. اسکی بھوری غلافی آنکھیں رو رو کر باقاعدہ سُوج چکی تھیں.. مگر دل کی

www.novelsclubb.com

خواہش زور پکڑتی جارہی تھی..کاش کہ وہ سنگدل سامنے آجائے....ہاں کاش کہ دل آئنور شاہ اسکو ایک بار..صرف ایک بار دیکھ پائے..فارس محمود نے راکھ میں دبی چنگاری کو ہوا دے دی تھی..اس ایک چنگاری نے دل آئنور شاہ کا تن من ایسا جھلسایا تھا..کہ وہ اُڑ کر پاکستان پہنچ جانا چاہتی تھی..آخر دل کے درد سے بے حال ہوتی آئنور نے سکندر شاہ کا نمبر ڈائل کیا تھا..اسکا دل بائیں کان میں دھڑکنے لگا تھا جس سے موبائل لگائے وہ اسکو سننے کی منتظر تھی..بیل جارہی تھی..مگر کوئی ریسیو نہیں کررہا تھا..جیسے جیسے بیل ہورہی تھی ویسے ویسے دل آئنور شاہ کا دل سکڑ رہا تھا...درد سے آنکھیں میچے وہ اسکی آواز سننے کی شدت سے منتظر تھی..ہاتھوں کی کپکپاہٹ واضح تھی..دوسری بیل پر کال ریسیو کرلی گئی تھی..آئنور کا دل اچھل کر حلق میں آگیا..جسم کا ایک ایک عضو کان بن گیا تھا.

www.novelsclubb.com

"ہیلو.." بھاری مردانہ آواز اسکی سماعتوں میں حشر برپا کر گئی تھی..اس نے اپنی بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کی..جب وہی گمبھیر خوبصورت مردانہ آواز دوبارہ سیل فون سے ابھری تھی..

"ہیلو.." دوسری طرف سکندر شاہ کو کچھ غیر معمولی پن کا احساس ہوا تھا..اپنے خشک لبوں پر زبان پھیرتی وہ بولی تھی..

"ہے..ہیل..ہیلو.." دل آئنور شاہ کی آواز نے سکندر شاہ کو اپنی جگہ ساکت کر دیا تھا..دل میں ایک طوفان برپا ہو گیا تھا..وہ پل میں بے چین ہوا تھا..اسکے ایک ایک عضو میں دل آئنور شاہ کے دید کی تڑپ انگڑائیاں لینے لگی....پھر جب وہ بولا تو لہجے میں دنیا جہان کی بے تابیاں تھیں..

www.novelsclubb.com

"ہیلو دل..یہ تم ہی ہو ناں؟" اسکے یوں پہچان لینے پر دل آئنور شاہ نے اپنی سسکیوں کا گلا بمشکل گھونٹا تھا..گلابی رخساروں پر پھسلتے آنسوؤں کی نمی کو سکندر شاہ نے اپنے دل کی زمیں پر محسوس کیا تھا..اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتا

آئنور نے کال ڈراپ کرتے ہی موبائل سے سم نکال کر دو حصوں میں تقسیم کر دی تھی. بے جان ہوتے وجود کو بستر پر ڈھیر کرتے ہوئے وہ آنکھیں موندے اسکے لہجے کی بے تابی میں کھو سی گئی... آنسو متواتر اسکی کنپٹیوں میں جذب ہو رہے تھے....

کاش کہ سب کچھ

یوں نہ ہوا ہوتا

کاش کہ بات تم نے,

سنبھال لی ہوتی!

کاش۔۔۔کاش۔۔۔کاش کہ واقعی سکندر شاہ تم نے بات سنبھال لی ہوتی۔۔تقدیر آئنور کے شکوے پر مسکرائی تھی۔۔

■■■

www.novelsclubb.com

وہ جو اس سرد رات میں شجعیہ شاہ کو خود سے لگاتے ہوئے بہت بڑا فیصلہ کر گیا تھا,,,,دل آئنور شاہ کو بھول جانے کا سنگین فیصلہ جس پر اسکے دل نے دیوانہ وار قہقے بھی لگائے تھے... مگر آج...

آج دل آئنور شاہ کی آواز سن کر اسے اُس فیصلے پر قائم رہنا مشکل ہی نہیں.. ناممکن لگ رہا تھا.. اسکے بے چین دل کو کسی طور قرار نہ آ رہا تھا.. سٹڈی روم میں یہاں سے وہاں ٹہلتے ہوئے اس نے کوئی دسویں بار وہ

نمبر ڈائل کیا تھا جس نمبر سے دو دن پہلے سکندر شاہ کو اسکی کال موصول ہوئی تھی.. مگر ہر بار پاور ڈ آف کا آپشن اسے مزید بے چین کر رہا تھا.. ان دو دنوں میں وہ پچھلے تین سالوں سے بڑھ کر بے چین ہوا تھا.. اسے اپنا آپ ضبط کی آخری حدوں پر محسوس ہو رہا تھا... اپنے دل کی دیوانگی سے پاگل ہوتا وہ جانے کتنے سگریٹ پھونک چکا تھا جب نبیل شاہ اسے تلاشتے ہوئے وہاں آئے تھے.. اسکے ہونٹوں میں دبا سلگتا ہوا سگریٹ انکے لیے کسی شاک سے کم نہ تھا.. نپے تلے قدم اٹھاتے وہ

www.novelsclubb.com

اسکے سر پر جا پہنچے.. وہ بے اختیار چونکا تھا.. انہوں نے ہولے سے اسکے ہونٹوں میں دبا سگریٹ اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں میں لے لیا تھا.. سکندر شاہ کو شرمندگی نے آگھیرا..

"کوئی کام تھا ماموں..؟" نظریں چراتے ہوئے اس نے انکا دھیان بٹانا چاہا تھا... مگر نبیل شاہ نے اسکی بات پر کان نہ دھرا..

"برخوردار... یہ.. آگ سے کھیلنا کب سے شروع کر دیا آپ نے..؟" آنکھوں میں تاسف اور لہجے میں بے یقینی لیے انہوں نے سکندر شاہ کو بے بس کیا تھا.

"ماموں.. بس کبھی کبھار پی لیتا ہوں.." نگاہ چراتے ہوئے وہ صاف جھوٹ بول رہا تھا.. نبیل شاہ نے بغور اسکا جائزہ لیا.. شکن آلود لباس, بکھرے بال, بڑھی ہوئی شیو اور قدرے ماند پڑتی سفید رنگت سمیت وہ شخص سکندر شاہ تو نہیں تھا..

"ایسی کونسی پریشانی ہے جس نے آپکو اس حال تک پہنچا دیا ہے سکندر..؟ اپنے ماموں سے نہ سہی.. اپنے فرینڈ سے ہی شئیر کر لیں.. آفٹر آل ہم فرینڈز بھی تو

ہیں.. "اسکی حد سے زیادہ سُرخ ہوتی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ نرمی سے بولے تھے.. سکندر شاہ کو ضبط کا دامن تھامے رکھنا محال ہو گیا.. بڑی مشکل سے اس نے خود کو جھوٹ بولنے کے لیے آمادہ کیا تھا..

"نہیں ماموں.. ایسی ویسی تو کوئی بات نہیں ہے.. بس آجکل ویسے ہی کچھ بزنس پرابلمز چل رہی ہیں جن کی وجہ سے میں ڈسٹرب ہوں.. "نبیل شاہ نے حیرت سے سفید جھوٹ بولتے سکندر شاہ کو دیکھا تھا.. جسکے بزنس کی شاندار پراگریس کی رپورٹ انکو آج صبح ہی ملی تھی جو کہ سکندر شاہ نے انہیں خود دی تھی.. وہ اتنا ڈسٹرب تھا کہ اسے یہ بات بلکل بھی یاد نہیں تھی کہ وہ آج صبح ہی سب اوکے ہے, کی رپورٹ انھیں دے چکا ہے ورنہ کم از کم یہ جھوٹ تو ہر گز نہ بولتا.. انہوں نے پُر سوچ نظروں سے اسے دیکھا اور سر کو اثبات میں ہلایا تھا..

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے برخوردار..رات کافی ہو چکی ہے..اب آپ اپنے روم میں جاؤ..شجعیہ آپکا ویٹ کر رہی ہو گی.." نبیل شاہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے جانے کا عندیہ دیا تھا..

"اور ہاں...اب آپ کوشش کریں کہ شجی کو زیادہ سے زیادہ وقت دیا کریں..اُنھیں اس وقت سب سے زیادہ آپکی ضرورت ہے.." نبیل شاہ کے الفاظ پر وہ جاتے جاتے پلٹا تھا..وہ پھیکے سے انداز میں ہنس دیا..نبیل شاہ نے اسکے لبوں کے سیاہ پڑتے گوشوں کو غور سے دیکھا تھا..انکو سخت تشویش نے گھیر لیا..سکندر شاہ جا چکا تھا مگر اسکے پرفیوم اور سگریٹ کی خوشبو سٹڈی رُوم میں چہار سُو پھیلی تھی..

■■■

www.novelsclubb.com

آخری کلاس اٹینڈ کرتے ہی وہ کالج کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھی تھی..وہ کسی صورت بھی اس شخص کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی..دو ماہ ہو چکے تھے اسے فارس محمود کو واضح انکار کیے ہوئے مگر اسکے باوجود وہ شخص جب بھی موقع ملتا..اسکا راستہ

کاٹنا نہ بھولتا تھا.. سو تیز تیز قدم اٹھاتی وہ جلد از جلد ہوٹل پہنچ جانا چاہتی تھی.. دو ماہ بعد اسکے فائنل ایگزیمز تھے.. نیو یارک میں اسکے چار سال پورے ہونے کو تھے.. مگر وہ کسی صورت پاکستان واپس نہیں جانا چاہتی تھی... فارس محمود اسکے لیے اتنا بڑا مسلہ نہیں تھا کہ وہ اس سے پریشان ہو کر پاکستان چلی جاتی.. مگر سکندر شاہ کو شجعیہ شاہ کے سنگ دیکھنا یقیناً موت کو اپنی آنکھوں سے اپنے سامنے دیکھنے کے مترادف تھا.. اور پھر ابھی پرسوں ہی تو نبیل شاہ کی التجا پر اس نے خدیجہ بیگم سے بات کی تھی جنہوں نے ایسا انکشاف کیا تھا جس نے اسکے دل کو کند چھری سے ذبح کر ڈالا تھا. ہر رات کی طرح پرسوں کی رات بھی ایک عذاب تلے گزری تھی.. جانے کیا چاہتی تھی اسکی ماں اس سے.. جو ہر بار ایک نیا زخم اسکی روح پر لگا دیتی تھیں.. پتہ نہیں وہ واقعی سادہ لوح تھیں یا دل آئنور کے سامنے بنتی تھیں.. ماں کی سنگدلی پر اسکی آنکھیں بھر آئیں.. بھیگی پلکیں جھکائے وہ اپنے دھیان میں چلتی ہر شے سے بے پرواہ... ماں کے لفظوں کو سوچتی چلی جا رہی تھی کہ اچانک لڑکھڑائی

www.novelsclubb.com

تھی..اس سے پہلے کہ وہ گر جاتی فارس محمود نے اسے دونوں ہاتھوں سے تھاما تھا..
وہ بدک کر اس سے دو قدم دور ہوئی..گلابی ہوتی آنکھوں میں عجیب یاسیت تھی..
وحشت زدہ آنکھوں سے اس نے فارس محمود کو دیکھا تھا..اسکی صبیح پیشانی پر بل
بڑھنے لگے..خشمگیں نظروں سے اسے گھورتی ہوئی وہ اسے سخت سست سنانا ہی
چاہتی تھی کہ اسکی پشت سے ایک اور چہرہ نمودار ہوا تھا...آنکھوں پر بڑا سا چشمہ
لگائے بلاشبہ وہ ماریہ ہی تھی.دل آئنور نے کچھ کہنے کو کھولے لب آپس میں سختی
سے بھینچ لیے..فارس نے اسکے لبوں کی یہ جنبش بغور دیکھی تھی.وہ دلکشی سے
مسکرایا..تبھی ماریہ اپنی پاٹ دار آواز میں بولی تھی...

"یہ منہ چھپا کر کہاں نکل رہی ہو دل آئنور کی بچی..؟؟دو ماہ ہی تو رہ گئے ہیں..کم از
کم یہ وقت تو ہمارے ساتھ گزار لو..مگر نہ جی..تم تو پتہ نہیں کس دنیا میں گُم ہو..
ہماری کوئی پرواہ ہے ہی نہیں..ایک ہم ہیں..جو پاگلوں کی طرح تمہیں پورے
کالج میں ڈھونڈ رہے ہیں اور تم ہو کہ منہ چھپا کر نکل رہی ہو..؟"اسکا ہاتھ پکڑ کر

www.novelsclubb.com

کینٹین کی طرف بڑھتی ماریہ نے اسکی اچھی خاصی کلاس لے ڈالی... فارس محمود بھی انکی تقلید میں ساتھ ساتھ چل رہا تھا..

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے ماریہ.. میں بس ڈسٹرب تھی.. ایکچلی مجھے کچھ نوٹس بھی بنانے تھے... بس اسی لیے زرا جلدی میں تھی.." آئنور نے کینٹین میں ایک ٹیبل منتخب کرنے کے بعد چیئر پر بیٹھتے ہوئے رسانیت سے جواب دیا.. اسکے آدھے سچ اور آدھے جھوٹ پر فارس نے کچھ مسکراتی,, کچھ جتاتی نظروں سے اسکے گلابی چہرے کو دیکھا تھا..

"تمہیں جو بھی نوٹس لینے ہیں ہمیں بتادو.. فارس اور میرے پاس ہر بُک کے کمپلیٹ نوٹس ہیں.. اس میں اتنا پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں ہے.." اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے ماریہ مسکراتے ہوئے بولی تھی.. آئنور نے اثبات میں سر ہلایا...

www.novelsclubb.com

"پاکستان جا کر کیا کرنے کا پلان ہے.."؟ماریہ نے ایک اور بات چھیڑی..جبکہ فارس خاموش تماشائی بنا بیٹھا اُن دونوں کی گفتگو سن رہا تھا.

"ابھی تو کچھ پلان نہیں کیا میں نے..یہ تو رزلٹ پر بیس کرتا ہے..رزلٹ آئیگا تو ہی ڈیسائیڈ کرونگی کہ آگے کیا کرنا ہے..!"

"کم آن عینی..اب تم تو یہ مت کہو کہ تمہیں رزلٹ پر ڈیپینڈ کرنا پڑ رہا ہے..ساتوں سمسٹرز میں تم نے بہت اچھے گریڈ لیے ہیں..تو ڈیفینٹلی اس سمسٹر میں بھی اچھے گریڈز ہی لو گی تم."ماریہ کے لہجے میں یقین بول رہا تھا..وہ پھیکی ہنسی ہنس دی..

"ضروری نہیں کہ جو شخص ہر بار کامیاب ہو...آخری امتحان میں بھی جیت اسی کا مقدر بنے ماریہ..بعض اوقات انسان آخری بازی ہی ہار جاتا ہے..اسلیے کامیابی اور ناکامی..دونوں کے لیے مینٹلی طور پر ریڈی رہنا چاہیئے...ورنہ جیتنے کا یقین رکھنے والے کا مقدر...جب ہار بنتی ہے تو بہت تکلیف ہوتی ہے..بہت..بہت زیادہ تکلیف.."کھوئے کھوئے لہجے میں جواب دیتی وہ اُن دونوں کو چونکا گئی تھی..

"میں کچھ آرڈر کر کے آتا ہوں.. تم دونوں اتنے آرام سے گپ شپ لگاؤ.." ماریہ کو آنکھ سے اشارہ کرتا وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا.. تبھی ماریہ نے اسکے اذیت بھرے چہرے کو دیکھتے ہوئے بات کا بڑھایا تھا.. آج وہ ہر حال میں سچ جان لینا چاہتی تھی.. ایسا کون سا راز تھا جو وہ پیاری سی لڑکی سب سے چھپائے اپنے ماں باپ سے دور یہاں تنہائی میں جھیل رہی تھی..

"تم اتنی خوف زدہ کیوں ہو عینی؟؟ کیوں مر مر کر جی رہی ہو..؟ پلیز, مجھے بتاؤ ایسی کون سی بات ہے جسکو تم اپنی ان آنکھوں میں چھپائے پھرتی ہو..؟ بغور اسکی طرف دیکھتی ماریہ نے متفکر انداز میں پوچھا تھا.. آئنور کی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں..

www.novelsclubb.com

"تم یہ راز جان کر کیا کر لو گی ماریہ..؟؟ میری تکلیف جان کر کیا کر سکو گی تم میرے لیے..؟ کچھ بھی تو نہیں.." تھکے تھکے لہجے میں بولتی وہ ماریہ کو حقیقتاً پریشان کر گئی تھی.. اب وہ کہہ رہی تھی..

"میرے درد کی دوا کسی کے پاس نہیں ہے ماریہ... جب میں ہی اپنے لیے کچھ نہیں کر پائی.. تو تم بھی کچھ نہیں کر سکتیں.. بس اتنا جان لو کہ دل آئنور شاہ سب سمجھتی ہے.. سب جانتی ہوں میں کہ تم کیا چاہتی ہو.. مگر ماریہ.. صد افسوس کہ.. کہ جو شخص تمہیں میرے درد کی دوا نظر آتا ہے... وہ محض میرا درد بڑھاتا ہے.. میں محبت سے جتنا دُور بھاگنا چاہتی ہوں.. وہ اتنا ہی محبت کو میرے سامنے لے آتا ہے.. اور تم... تم بھی ماریہ اسکا ساتھ دے کر میری اذیت میں اضافہ کرتی ہو.." سر جھکا کر بے بسی سے بھیگے لہجے میں بولتی وہ ماریہ کو بے حد لاچار لگی تھی... آئنور کی پشت پر کھڑے فارس محمود کو بھی ٹھٹھکنا پڑا تھا.. وہ دھیمے لہجے میں اب بھی بول رہی تھی..

www.novelsclubb.com

"تم پلیز, فارس کو سمجھاؤ ماریہ.. وہ میری مشکلات میں اضافہ کرنا چھوڑ دے.. اسکی خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی... کبھی نہیں.." اٹل لہجے میں کہتی وہ فارس محمود کو تڑپا گئی تھی.. تبھی ماریہ نے بے بسی سے اس سے استفسار کیا تھا..

"تم کیوں محبت سے بھاگنا چاہتی ہو عینی.. کیوں خوشیوں کا دروازہ خود پر بند کر رہی ہو.. محبت تو ایک خوبصورت احساس ہے.. یہ جس سے ہو جاتی ہے.. بس وہی خاص ہو جاتا ہے... تم محبت کو ایک موقع تو دو.. وہ خود اپنا راستہ بنا لے گی.." ماریہ نے اسے رسان سے سمجھانے کی ناکام کوشش کی تھی.. آئنور نے بے بسی سے اپنا سر اپنے دونوں ہاتھوں میں گرایا تھا..

"میں تمہیں کیسے سمجھاؤں ماریہ...!"

تم سمجھاؤ گی تو میں سمجھ ہی جاؤ نگی.."

"مجھے محبت راس نہیں ہے ماریہ..."

"محبت اپنا ٹھکانہ خود بناتی ہے عینی.. تم اس بات کی فکر نہیں کرو..."

"تو پھر اتنا سمجھ لو کہ.." وہ ایک پل کو رکی تھی.. فارس محمود کارواں رواں کان بن گیا تھا.. ماریہ نے استفامیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا..

"کیا عینی..بولو بھی.."

"محبت مجھے ڈس چکی ہے ماریہ..اور اسطرح سے ڈسا ہے اس نے کہ میں زندہ لاش بن چکی ہوں..اور اس مردہ تن میں جان ڈالنا فارس محمود کے بس کی بات نہیں.." سرخ انگارہ ہوتی آنکھوں کو ماریہ کے چہرے پر ٹکائے وہ بے دردی سے بولی تھی..فارس محمود کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا..یہ کیسا انکشاف کر گئی تھی وہ..ماریہ نے بے یقینی سے آئنور کو دیکھا جو آنسو صاف کرتی وہاں سے جانے کیلیے پلٹی تھی..وہ وہاں رک کر اپنا تماشا نہیں بنوانا چاہتی تھی..کیونکہ اپنے آنسو روکنا اب اسکے بس کی بات نہ تھی...پلٹنے پر اسے پتھر بنا فارس محمود کھڑا نظر آیا تھا..تلخی سے مسکراتی وہ وہان سے نکلتی چلی گئی..ماریہ نے فارس محمود کی طرف پیش قدمی کی تھی جو لہو رنگ ہوتی آنکھوں سے لمحہ بالمحہ دور جاتی آئنور کو دیکھ رہا تھا..ماریہ کو اس پر بے ساختہ ترس آیا....فارس محمود کو اپنی زندگی ختم ہوتی محسوس ہوئی..

تو تمہیں اب سمجھ میں آیا؟

www.novelsclubb.com

دل کی بستی, کبھی نہیں بستی

فارس محمود نے بے بسی سے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں..

■■■

گرے فائل ہاتھ میں لیے وہ رُوم میں داخل ہوا تھا..بیڈ پر بیٹھتے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے لیپ ٹاپ اٹھاتے ہوئے وہ ایک پل کو ٹھٹھکا..پشت پر گیلے بال پھیلائے وہ نہا کر اٹیچ باتھ سے باہر نکلی تھی..اپنے بھاری ہوتے وجود کے ساتھ وہ سکندر شاہ کو بے حد دلکش لگی.. گزرتے وقت کے ساتھ وہ اس روپ میں دن بدن دلکش ہوتی جا رہی تھی. سکندر شاہ کو یوں اپنی جانب دیکھتا پا کر وہ ہولے سے مسکرائی..اسکی مسکراہٹ پر وہ چونکا تھا.

www.novelsclubb.com

وہ اسکی بیوی..

اسکی ہمسفر..

اسکی شریک حیات تھی..

بلاشبہ پُرکشش بھی تھی..

مگر اپنے دل کا کیا کرتا جو دل آئنور شاہ کا مریض تھا.. خود کو سنبھالتے ہوئے, لیپ ٹاپ وہیں رکھتا, وہ چلتا ہوا شجعیہ شاہ تک آیا تھا. آئینے کے سامنے کھڑی وہ اپنے بال سلجھاتی اسی کی طرف متوجہ تھی. سکندر شاہ نے اسکے ہلتے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اسکا رخ اپنی جانب موڑ لیا.. شجعیہ نے اپنی سیاہ آنکھیں اسکے وجیہہ چہرے پر ٹکائیں.. وہ بغور اسے ہی دیکھ رہا تھا..

"اچھی لگ رہی ہو.." اپنے دائیں ہاتھ سے اسکے بال سنوارتا وہ گمبھیر لہجے میں بولا تھا.. شجعیہ پھیکی ہنسی ہنس دی.. پھر اس سے دور ہوتی نرمی سے بولی..

شاہ تم.. کب تک...؟ کب تک یونہی.. خود کو اور مجھے بہلاؤ گے..؟"

"کیا مطلب...؟" سکندر شاہ انجان بنتے ہوئے بولا..

"تم بہت اچھے سے جانتے ہو کہ.. میری بات کا کیا مطلب ہے..!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں تمہاری فضول سی بات کا کوئی جواب نہیں دینا چاہتا شجی.." سر جھٹکتا وہ دوبارہ بیڈ پر جا بیٹھا.. وہ تیزی سے چلتی ہوئی اسکے مقابل آ کر بیٹھ گئی.. اسکے لہجے میں واضح تکلیف تھی...

"تم بار بار مجھے ٹال نہیں سکتے شاہ.. کیوں نہیں مان لیتے کہ محبت کرتے ہو تم اس سے.."

"یہ صرف تمہارا وہم ہے شجی.. ایسا کچھ بھی نہیں ہے.. تم پلیز یہ فضول باتیں سوچ سوچ کر خود کو ہلکان مت کرو.." اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے وہ رسانیت سے گویا ہوا.. لیکن آج شجعیہ اسکی جان چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھی..

"مجھ سے جھوٹ بولنے سے پہلے ایک بار جا کر آئینے میں اپنا چہرہ دیکھ لو شاہ.. تمہیں پتہ چل جائے گا کہ یہ میرا وہم ہے یا حقیقت ہے..." بے بسی سے کہتی وہ سکندر شاہ کو تکلیف میں گھری نظر آئی... اور اس حالت میں اسکا یوں ٹینشن لینا سکندر شاہ کو

گوارہ نہیں تھا.. تبھی اسکے ملیح چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے وہ پیار سے گویا ہوا..

"میرا آئینہ... تمہاری یہ سیاہ آنکھیں ہیں شجی.. اور جب.."

"وہی تو کہہ رہی ہو شاہ.. کہ تمہارا آئینہ ہوں میں.. تمہارے چہرے کے ایک ایک رنگ سے واقف ہوں میں.. پھر بھی مجھ سے ہی اپنا آپ چھپا رہے ہو تم.. تنہا ہی اس آگ میں جھلس رہے ہو تم.. حالانکہ جانتے بھی ہو.. کہ شجعیہ شاہ کو تمہاری زرّہ برابر بھی تکلیف برداشت نہیں ہے.. پھر بھی..؟؟" اسکی بات کاٹتی ہوئی وہ روتے ہوئے بولی تھی.. سکندر شاہ نے بے بسی سے اپنے ہونٹ بھینچ لیے.. وہ واقعی اس لڑکی سے اپنا آپ نہیں چھپا سکتا تھا.. وہ لب بھینچے بے بسی سے اسے دیکھنے لگا...

"بہت محبت کرتی ہوں تم سے شاہ.. بے حد.. بے شمار.. تمہیں یوں پل پل تڑپتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی... جاؤ لے آؤ اسے.. اور چھوڑ دو مجھے.. پلیز چھوڑ دو مجھے.."

www.novelsclubb.com

اسکے ہاتھوں کو اپنے نازک ہاتھوں میں لیے وہ بھیگتے لہجے میں التجا کر رہی تھی..

سکندر نے تڑپ کر اسے دیکھا.. دل آئنور شاہ سے محبت... کس مقام پر لے آئی تھی اسے.. کہ شجعیہ شاہ رو رہی تھی, تڑپ رہی تھی.. اور اس کے پاس کہنے کو ایک حرف تسلی نہ تھا.. جبکہ اب وہ کہہ رہی تھی...

"تم یہ کیوں نہیں مانتے شاہ کہ محبت کرتے ہو تم اس سے.. کیوں خود کو دھوکا دے رہے ہو..؟؟ کیوں سچ سے بھاگ رہے ہو..؟؟ کیوں شاہ کیوں..؟؟ آخر میں وہ سسکنے لگی تھی..

"پلیز شاہ.. پلیز.. مان لو کہ چاہتے ہو تم اسے, مان لو کہ ادھورے ہو تم اسکے بنا... اگر تم میری وجہ سے خود کو یہ تکلیف دے رہے ہو... تو مت کرو پلیز... مت کرو یہ.. مجھے کچھ نہیں ہو گا, میں جی لوں گی شاہ... تمہارے بغیر شاید جی بھی لوں.. مگر تمہاری آنکھوں میں اسکی محبت دیکھ دیکھ کر مر جاؤ نگی شاہ.. مار ڈالے گی تمہاری آنکھوں کی وحشت مجھے شاہ... مار ڈالے گی..." اسکے سینے میں منہ چھپائے وہ بری

www.novelsclubb.com

طرح سسک رہی تھی.. سکندر شاہ نے اسکے گرد بازوؤں کی گرفت سخت کر دی.. دل آئنور شاہ اسکی محبت...اسکی زندگی ضرور تھی.. مگر اپنی زندگی کی خاطر وہ شجعیہ شاہ کو جیتے جی مار نہیں سکتا تھا.. اسکے پاس بولنے کو ایک لفظ بھی نہ تھا.. سو چپ چاپ اپنے دہکتے لب اسکے گیسوؤں پر رکھ دیے تھے.. اس عنایت پر شجعیہ شاہ اور شدت سے روئی تھی.. سکندر شاہ نے بے بسی سے سرخ ہوتی آنکھوں کو موند لیا۔.. وہ اب بھی اسکے مضبوط حصار میں مقید تھی..

■■■

منہٹن میں اسکے دو ماہ پیپرز کی تیاری کرتے میں بہت جلد گزرے تھے... وہ پوری دلجمعی سے پیپرز کی تیاریوں میں مصروف تھی.. کینٹین میں ہونے والی بات چیت کے بعد فارس محمود سے اب تک اسکا سامنا نہیں ہوا تھا.. یہ بات..

بہر حال... دل آئنور شاہ کے لیے باعث حیرت تھی.. اسکے پیپرز بہت اچھے ہو رہے تھے مگر فارس محمود ڈِیورنگ ایگزیمز بھی اسے نظر نہیں آیا تھا.. آخر سیکنڈ

www.novelsclubb.com

لاسٹ پیپر والے دن اس نے ماریہ سے اس کی بابت دریافت کر ہی لیا.. جس پر ماریہ نے اسے فارس محمود کے بارے میں بتایا تھا کہ وہ سٹڈی چھوڑ کر اپنے والد کا بزنس سنبھال رہا ہے جو کہ بروکلین میں مقیم تھے..

"لیکن اسکو یہ لاسٹ سمسٹر کے ایگزیمز تو دے دینے چاہئیں تھے ماری.." اسکے لہجے میں واضح تاسف تھا.. ماریہ نے کندھے اچکاتے ہوئے "آئی ڈیم کیئر" کا تاثر دیا تھا..

"اسکو چھوڑو عینی.. وہ بے وقوف انسان اب اپنے اس نقصان کا ازالہ نہیں کر سکتا... سو جو ہو گیا اسکو مت سوچو.. جو ہونے کو ہے.. اسکے بارے میں فکر کرو.." ماریہ نے اسے رسان سے سمجھایا..

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب..؟" دل آئنور نے ناسمجھی سے اسے دیکھا.. جو سنجیدگی سے بغور اسے ہی دیکھ رہی تھی..

"مطلب صاف ہے عینی.. کل ہمارا لاسٹ پیپر ہے..اور تمہیں اب پاک جانے کے بارے میں سوچنا چاہئیے..وہاں جاؤ اور اس شخص کو جیتنے کی کوشش کرو..جسے تم چار سال پہلے ہار کر یہاں آئی تھیں.."ماریہ کے الفاظ نے اسکے لبوں پر ایک پھیکی مسکراہٹ کے پھول کھلائے تھے..

"جانتی ہو ماریہ..وہ شخص میری زندگی کی آخری اور بے حد اہم بازی تھا..اور میں اسے ہار چکی ہوں..وہ اب کبھی میرا نہیں ہو سکتا..بلکل بھی نہیں.."

"مگر کوئی وجہ تو ہو گی..ایسی بھی کیا بات ہو گئی کہ تم یوں بلکل ہی ہاتھ چھوڑ کر یہاں آکر بیٹھ گئی ہو..؟"ماریہ نے چہرہ جھکائے بیٹھی دل آئنور کو جھنجھوڑا تھا..

آئنور کے لبوں سے بے اختیار سسکاری نکلی تھی..

www.novelsclubb.com

"کیونکہ.."

"کیونکہ کیا آئنور..بولو بھی."

"کیونکہ اب وہ...اب وہ شخص میری بہن کا شوہر ہے.."روتی ہوئی آئنور نے اسے شاک دیا تھا..

"وا...ٹ...؟؟تم جانتی بھی ہو کہ تم کیا کہہ رہی ہو..یو مین ٹو سے دیٹ یو لو یور برادر ان لاء؟؟"حیرت کی زیادتی سے اسکی آنکھیں باہر آنے کو تھیں..آئنور نے اثبات میں سر ہلایا..ماریہ نے اپنی دکھتی کنپٹی کو مسلا تھا....

اور پھر وہ اسے سب بتاتی چلی گئی...

"اٹس ٹُو مچ شاکنگ آئنور...تبھی تم چار سالوں سے یہاں تنہا...جلاوطنی جھیل رہی ہو.."ماریہ نے دکھ سے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا...آئنور نے تکلیف کی شدت سے ہونٹ بھینچ لیے..

www.novelsclubb.com

"اسی لیے میں..واپس پاک نہیں جانا چاہتی.."

"لیکن یہ اس معاملے کا حل نہیں ہے عینی.. چاہے تم ہمیشہ کے لیے وہاں مت جاؤ.. مگر کم از کم اپنے پیرینٹس سے تو مل آؤ.." ماریہ نے اطمینان سے اسے سمجھایا.

"نہیں ماریہ... میرے لیے یہ بہت مشکل ہے.. میں اس شخص کا سامنا نہیں کرنا چاہتی.. کبھی بھی نہیں..." نفی میں سر ہلاتی وہ بے لچک لہجے میں بولی تھی.. شدت گریہ سے سرخ پڑتی آنکھوں کو اس نے بے دردی سے مسل ڈالا.. ہاتھوں کو آپس میں رگڑتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی.. ماریہ نے خود سے دور ہوتی دل آئنور کو فکر مندی سے دیکھا تھا۔

■■■

بعض چیزیں, بعض باتیں, بعض یادیں.. نہ کبھی زندگی سے خارج ہو پاتی ہیں اور نہ ہی دماغ سے... اور پھر اسکے ساتھ تو دل کا معاملہ تھا.. پہلے دن سے ہی اس نے یہی چاہا تھا کہ بھول جائے وہ اسے.. نہ تو وہ اسے سوچنا چاہتا تھا.. نہ ہی اسے یاد کرنا چاہتا تھا.. وہ دل میں اس لڑکی کی دن بہ دن بڑھتی ہوئی طلب کو بھی مٹا دینا چاہتا تھا.. مگر

www.novelsclubb.com

ایسا کرنے میں وہ قطعی طور پر ناکام رہا تھا..ان گزرتے چار سالوں میں اسکے دل میں...دل آئنور شاہ کی طلب گھٹنے کی بجائے مزید بڑھی تھی...وہ اپنے پاگل ہوتے دل سے بے حد عاجز تھا..بے بسی کا احساس رگ وپے میں سرایت کر رہا تھا..کیسی کیسی خواہشیں اندر سر ابھار رہی تھیں..

وہ متواتر خود کو باور کروا رہا تھا..

مگر دل جیسے ضدی بچہ بن گیا تھا..اپنی پیشانی پر بکھرے بالوں کو اس نے اپنی مٹھیوں میں جکڑا تھا.رات کے دوسرے پہر لان میں بیٹھا وہ ایک بار پھر اپنے بے چین دل کو سمجھانے کی ناکام کوششیں کر رہا تھا....یک دم وہ چونکا تھا..نبیل ولا دل دہلوز چیخوں سے گونج اٹھا تھا...رات کے اس پہر یہ آواز بلاشبہ شجعیہ شاہ کی تھی..اس نے سرعت سے اندر کی جانب دوڑ لگادی..اندر کے منظر نے اسکے اوسان خطا کر دیے تھے..

■■■

وہ ایک گھنا جنگل تھا.. پورا جنگل نسوانی چیخوں سے گونج رہا تھا.. ایسے جیسے وہ جو کوئی بھی تھی... تکلیف کی آخری انتہاؤں پر تھی.. آواز کا تعاقب کرتی وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی.. پورے جنگل میں شام کے سائے اپنے پر پھیلا رہے تھے.. جیسے جیسے وہ آوازوں ک قریب بڑھ رہی تھی نسوانی چیخیں دم توڑتی جا رہی تھیں.. یا شاید... شاید وہ نسوانی وجود دم توڑ رہا تھا.. بھاگتے بھاگتے وہ ہانپنے لگی تھی مگر اسکے باوجود وہ اس نسوانی وجود تک پہنچنے میں ناکام رہی تھی.. بے بسی کے شدید احساس سے اسکی بھوری آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں.. بے تابی سے مسلسل آگے بڑھتی آخر وہ اس تک پہنچنے میں کامیاب ہو چکی تھی... اسے وہ نسوانی وجود اپنے سے چند قدم کے فاصلے پر سسکتا ہوا نظر آ گیا تھا.. شام کے سائے گہرے ہوتے اسکا دل سکیڑ رہے تھے.. لڑکھڑاتے قدموں سے وہ اسکی جانب لپکی.. اس لڑکی کے ارد گرد تیزی سے خون پھیل رہا تھا.. اسکے دونوں ہاتھ خون سے رنگتے جا رہے تھے.. لٹھے کی مانند سفید چہرے پر تکلیف کے آثار لیے وہ اُسے مسلسل روتی

www.novelsclubb.com

آنکھوں سے دیکھ رہی تھی.. دایاں ہاتھ اسکی جانب بڑھائے وہ اشارے سے اسے اپنے پاس بلا رہی تھی.. دل آئنور شاہ نے اپنی بھوری آنکھیں کھول کر اسکے چہرے کے نقوش دیکھنا چاہے تھے.. اسکی جانب بڑھتی وہ اسے تھام لینا چاہتی تھی.. وہ جو لمحہ بالمحہ زندگی سے دور ہو رہی تھی..

وہ کوئی اور نہیں....

شجعیہ شاہ تھی...

وہ جو اسکی طرف ہاتھ بڑھائے اسے اپنی جانب بلا رہی تھی وہ اسکی بہن تھی..

ہاں وہ شجعیہ شاہ تھی.. جسے اس نے کبھی کچھ گردانا ہی ناں تھا.. آج وہ تکلیف میں جکڑی.. بہتے خون کو روکنے کی کوشش نہیں کر رہی تھی.. وہ بس اسکی منتظر تھی.. جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو...

جیسے کوئی فریاد ہو... جسے کرنے کے لیے وہ دل آئنور شاہ کی منتظر تھی..

آئنور کو محسوس ہوا جیسے اسکا دل پھٹنے کو ہے... جیسے شجعیہ شاہ نہیں.. وہ خود تکلیف میں ہے.. اس نے روتے ہوئے شجعیہ کا خون میں لت پت ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھاما تھا... شجعیہ مسکرائی تھی.. جیسے اسکا انتظار تمام ہو گیا ہو.. آئنور کو اپنی دنیا اندھیر ہوتی محسوس ہوئی.. وہ بے تحاشا بلکتے ہوئے اسے کسی ہاسپٹل لے جانا چاہتی تھی مگر آس پاس... دور دور تک گھنا جنگل تھا.. اور بڑھتا ہوا اندھیرا.. ایک نظر رات کے بڑھتے سایوں کو دیکھتی آئنور شاہ نے دوسری نظر شجعیہ شاہ پر ڈالی تھی.. مگر دوسری نظر میں اسے ٹھٹھکنا پڑا.. وہ وہاں نہیں تھی.. ہاں شجعیہ شاہ وہاں نہیں تھی.. نہ ہی وہاں خون کا کوئی نام و نشان تھا... البتہ اسکے اپنے ہاتھ خون سے رنگے ہوئے تھے.. اس نے اپنے گلے سے نکلتی چیخوں کا گلا گھونٹنے کی ناکام کوشش کی.. بری طرح چیختی ہوئی وہ اٹھ بیٹھی تھی.. پھٹی پھٹی آنکھوں سے وہ پاگلوں کی طرح ارد گرد کا جائزہ لینے لگی.. وہ اس وقت کسی جنگل میں نہیں.. نیویارک شہر کے عالیشان ہوٹل کے پُر آسائش کمرے میں بیڈ پر بیٹھی تھی.. گھڑی نے صبح کے سات

www.novelsclubb.com

بجائے تھے.. کھڑکی پر پردے ہونے کے باوجود صبح کے ٹھنڈے اجالے اپنی موجودگی کی گواہی دے رہے تھے.. دل آئنور شاہ نے اپنے کانپتے ہاتھ اپنی نظروں کے سامنے کیے تھے... جو بلکل صاف تھے.. ان پر خون کا دھبہ تک نہ تھا.. وحشت زدہ آنکھوں سے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے اس نے ان پر خون نہ ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے.. انھیں اپنے چہرے پر پھیرا تھا.. اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا.. وہ بے چینی سی اٹھ کھڑی ہوئی.. کھڑکی سے پردے ہٹاتے ہوئے اس نے کھلی فضا میں سانس لینے کی کوشش کی تھی.. سرد ہوا کے تھپیڑے اپنے گیلے چہرے پر محسوس کرتی وہ لمبے لمبے سانس لیتی وہ کوئی فیصلہ کر رہی تھی.. درد سے پھٹتا سر لیے وہ مسلسل رو وہی تھی.. پانچ منٹ تک خود کو کنٹرول کرتے ہوئے اس نے اپنا موبائل پکڑا تھا.. پھر اگلے پندرہ منٹوں میں وہ شام ساڑھے چھ بجے پاکستان جانے والی فلائٹ کی سیٹ ریزرو کروا چکی تھی... جو فیصلہ... وہ آج تک...

www.novelsclubb.com

شجعیہ شاہ کی وجہ سے نہیں کر سکی تھی... آج وہی فیصلہ... محض چند منٹوں میں..

شجعیہ شاہ نے ہی کروادیا تھا.. شجعیہ شاہ سے مل کر اسے گلے لگانے کی خواہش شدت سے دل میں جاگی تھی.. ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ فریش ہونے چل پڑی.. آج اسکا لاسٹ پیپر تھا... ساری رات پیپر کی تیاری کرتے رہنے کے بعد وہ فجر پڑھ کر سوئی تھی.. اور نماز کے بعد ایسے خواب نے اسکا دل دہلا دیا تھا.. صرف ایک خواب نے..

صرف ایک منظر نے...

اسے شدت سے احساس دلا دیا تھا.. کہ وہ کبھی بھی.. شجعیہ شاہ سے نفرت نہیں کرتی تھی..

www.novelsclubb.com

پیپر دینے کے بعد وہ دوبارہ ہوٹل آئی تھی.. گھڑی نے دوپہر کا ایک بجایا تھا.. اس وقت پاکستان کے ٹائم کا حساب لگاتے ہوئے اس نے نبیل شاہ کا نمبر ڈائل کیا تھا...

یہ شاید ان چار سالوں میں پہلی بار ہوا تھا,,, جو وہ اپنے باپ کا نمبر خود ملا رہی تھی..
پہلی ہی بیل پر کال ریسیو کر لی گئی تھی...

■■■

وہ سٹڈی روم میں بیٹھے سکندر شاہ کے ساتھ کچھ اہم بزنس ڈیلیگیشنز پر سر کھپا رہے تھے.. گھڑی نے رات کے دس بجائے تھے جب موبائل پر ہونے والی بپ کے باعث انہیں چونکنا پڑا.. سکرین پر آئنور شاہ کا نمبر دیکھ کر انکا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا.. کال ریسیو کرتے ہوئے انہوں نے فون کان سے لگایا تھا..

"اسلام علیکم بابا.." دل آئنور شاہ کی مطمئن سی آواز ابھری تھی.. جسے نبیل شاہ کے ساتھ ساتھ... پاس بیٹھے سکندر نے بھی بخوبی سن لیا.. دل کی حالت عجیب سی ہونے لگی تھی.. اپنے جذبات چھپانے کو وہ ہاتھ میں تھامی فائل پر جھک گیا.. اب وہ کہہ رہی تھی..

www.novelsclubb.com

"بابا میرے ایگزیمز ختم ہو گئے ہیں.. میں واپس آ رہی ہوں بابا... آج پانچ گھنٹے بعد میری پاکستان کے لیے فلائٹ ہے.. میں کل شام تک وہاں پہنچ جاؤں گی بابا.. آپ ماما کو بتا دیجئے گا.." اسکی آواز میں کسی قسم کی تلخی یا سختی نہیں تھی.. نبیل شاہ کی خوشی دیدنی تھی..

جبکہ سکندر شاہ کے دل نے پُرزور انداز میں دھڑکنا شروع کیا تھا... یعنی وہ واپس آ رہی تھی.. ابھی تو وہ سنبھلنے کی کوشش کر رہا تھا.. اور وہ اسے پھر سے بکھیرنے آ رہی تھی.. اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ وہاں سے کہیں دور... بہت دور بھاگ جائے.. کہیں دور چلے جانے کے خیال پر دل نے احتجاجاً دہائی دی تھی.. دل تو جانے کب سے اسکا منتظر تھا.. اپنے پاگل ہوتے دل کو سنبھالتا وہ وہاں سے جانے کو اٹھ کھڑا ہوا.. نبیل شاہ جو... دل آئنور کو اپنا خوب خیال رکھنے کی تلقین کر کے فون بند کر چکے تھے.. اسے یوں جاتا دیکھ روک بیٹھے.. سکندر شاہ کے لیے پلٹنا محال ہو گیا.. اسکی آنکھوں کی بڑھتی ہوئی سرخی... اسکی اندرونی حالت کا پتہ دے رہی تھی...

www.novelsclubb.com

مگر اس سے پہلے کہ وہ پلٹتا شجعیہ شاہ وہاں داخل ہوئی تھی.. شجعیہ نے بغور اسکی ابتر حالت دیکھی تھی...

"ماموں میری ایک امپورٹنٹ کال ہے.. میں فری ہو کر آتا ہوں.." بغیر پلٹے عجلت میں جواب دیتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا.. نبیل شاہ نے حیرت سے سکندر کی پشت کو دیکھا تھا جبکہ شجعیہ شاہ انکے دمکتے چہرے کو دیکھ کر حیرت سے مسکرائی..

"آج آپ بہت خوش نظر آرہے ہیں بابا.. ازایوری تھنگ اوکے؟". دھیرے دھیرے چلتی ہوئی وہ انکے سامنے پڑی چیئر پر بیٹھتی,, مسکراتے ہوئے بولی....

"بھئی بات ہی اتنی خوشی کی ہے... آپ بھی سنو گی تو خوش ہو جاؤ گی... اور آپکی مما تو خوشی سے جھوم اٹھیں گی.." نبیل شاہ نے مسکراتے لہجے میں جواب دیا..

"تو پھر بتا بھی دیں بابا.. ایسی کونسی وجہ ہے جس نے میرے بابا کو اتنا خوش کر دیا ہے؟".

"کل.. کل آئنور واپس آرہی ہے.." فرطِ جذبات سے انکی آواز بھیگ گئی.. شجعیہ شاہ نے اپنے ڈوبتے دل کو سنبھالا تھا.. پھر اگلے ہی پل خوشدلی سے مسکرائی تھی..

"یہ تو بہت اچھی خبر سنائی آپ نے بابا.. میں ابھی جا کر ماما کو بتاتی ہوں... وہ تو ابھی سے کچن میں گھس جائیں گی.." شجعیہ کی بات پر نبیل شاہ نے قہقہ لگایا..

"بیٹا جانی اس وقت اپنی مما کو یہ نیوز بلکل مت دیجئے گا.. کیونکہ میں انہیں.. اس وقت کچن کا رخ کرتے نہیں دیکھ سکتا.." شجعیہ انکی بات پر مسکرائی تھی..

"صبح ہوتے ہی میں انہیں یہ خبر دے دونگا.. اگر ابھی بتادیا تو انکی ساری رات آنکھوں میں ہی کٹ جائے گی.." انکے لہجے میں اپنی شریک حیات کے لئے واضح محبت تھی.. شجعیہ شاہ مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی.. سنبھل سنبھل کر قدم اٹھاتی وہ زینہ چڑھنے لگی.. ڈاکٹر کے منع کرنے کے باوجود سیڑھیاں چڑھتی ہوئی وہ آئنور کے کمرے کے سامنے جا کھڑی ہوئی.. کپکپاتے ہاتھوں سے ڈور لاک کھولتی ہوئی وہ اندر داخل ہوئی.. وہ کمرہ چار سال پہلے

والے کمرے سے قطعی مختلف نظارہ پیش کر رہا تھا.. ابھی ہفتہ پہلے ہی خدیجہ بیگم نے اسکے کمرے کی ہر شے ری نیو کروائی تھی.. شاید انہیں اسکے واپس لوٹ آنے کا الہام ہو گیا تھا.... شجعیہ کے چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ پھیلی تھی... وہ چلتے چلتے اسکے بیڈ پر ٹک گئی...

"تو تم واپس آ رہی ہو دل.. !" بیڈ شیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ بڑبڑائی تھی.. ایک تھکا ہوا آنسو اسکے گالوں پر لڑھکا تھا..

"بہت اچھا کیا دل.. بہت اچھا کیا جو واپس آ رہی ہو.. سب تمہارے منتظر ہیں.. اس کمرے کی ایک ایک شے... مما, بابا, اور.... اور شاہ... سکندر شاہ بھی تو.. شاہ بھی تو منتظر ہے دل.. !" دل آئنور شاہ کے تصور سے مخاطب ہوتی وہ سسک رہی تھی.. اپنے آنسو صاف کرتی وہ پچھلے لان کی طرف کھلنے والی کھڑکی کی طرف آئی تھی.. لان میں جھانکتی اسکی سیاہ آنکھیں سکندر شاہ کو تلاش رہی تھیں.. حسبِ توقع اسے وہیں ہونا چاہیئے تھا.. مگر خالی لان رات کے اس پہر سنسان پڑا تھا..

جانے کتنا وقت بیتا تھا اسے یونہی کھڑے کھڑے جب ایک خیال اسکے ذہن میں آیا تھا..اپنی حالت کو بھلائے وہ تیز تیز چلتی اگلے لان کی طرف جھکی تھی..اپنے بھاری وجود کے ساتھ وہ اتنے میں ہی ہانپ گئی تھی..دھونکنی کی مانند چلتے سانس کو متوازن کرنے کی کوشش کرتی وہ اسے تلاشنے لگی تھی..اسکی توقع کے عین مطابق وہ وہاں موجود تھا..اسکی بھیگی سیاہ آنکھوں نے سوئمنگ پول سے زرا فاصلے پر رکھی چیئرز میں سے ایک پر اسے بیٹھا پایا تھا..وہ کسی گہری سوچ میں کھویا اپنی پیشانی مسل رہا تھا..شجعیہ شاہ کے لبوں پر ایک پھیکی مسکراہٹ نے احاطہ کیا...

اس نے پلٹ کر رات کے ڈھائی بجاتی گھڑی کو دیکھا..اسے اپنی غفلت پر حیرت کے ایک شدید احساس نے جکڑا تھا..وہ گیارہ بجے کے قریب سٹڈی روم سے نکلی تھی..اور اب اتنے ٹائم سے آئنور کے کمرے میں بیٹھی ماتم کر رہی تھی..خود کو سنبھالتے ہوئے اس نے واپسی کے لیے قدم بڑھا دیے..وہ سب سوچوں سے جان چھڑا لینا چاہتی تھی..کچھ بھی سوچنا نہیں چاہتی تھی..مگر نہ چاہتے ہوئے بھی وہ

www.novelsclubb.com

سوچ رہی تھی..اسکا ضمیر اسے کچوکے لگا رہا تھا.. کتنی بری تھی وہ..کتنا غلط کیا تھا اس نے اپنی بہن کے ساتھ..دل آئنور کے جذبات کا خیال کیے بغیر وہ بس اپنی محبت پالینا چاہتی تھی..وہ جانتی تھی کہ وہ خود تو شاید سکندر کے بغیر جی بھی لے.. مگر دل آئنور شاہ...وہ جیتے جی زندہ لاش بن جائیگی..کتنی خود غرض تھی ناں وہ.. اتنی کہ اس نے سکندر شاہ کے جذبات کا بھی خیال نہ کیا تھا...آنسو تیزی سے اسکا چہرہ بھگو رہے تھے..ہر شے سے بے پرواہ وہ آج خود احتسابی کے کٹھن مرحلے سے گزر رہی تھی..اسے وہ وقت یاد آیا جب آئنور شاہ ہاسپٹلائز تھی..سکندر شاہ نے وہ تین دن اذیت میں گزارے تھے مگر وہ ہاسپٹل جا کر آئنور کو امید نہیں دلانا چاہتا تھا..شجعیہ شاہ سمجھ تو اسی وقت گئی تھی..مگر وہ بے وقوف خود بے خبر تھا...سب جانتے بوجھتے بھی اس نے سکندر شاہ سے نکاح کر لیا تھا..مگر افسوس...

افسوس کہ وہ تہی داماں رہ گئی تھی..ان چار سالوں میں وہ دل آئنور شاہ کا نقش اسکے دل سے مٹانے میں ناکام رہی تھی...بے تحاشا روتے ہوئے وہ لڑکھڑاتے قدموں

سے زینہ اتر رہی تھی... جس رات اسکا نکاح ہوا تھا... کیسی ویران تھیں دل آئنور شاہ کی بھوری آنکھیں..! ایک ایک پل اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا... شجعیہ نے دھندلی آنکھوں سے سامنے دیکھنے کی کوشش کی تھی... اپنی کوشش میں ناکام ہوتے ہوئے اسکا دایاں پاؤں لڑکھڑایا تھا... اس نے سہارے کے طور پر ریلنگ کو تھامنے کی کوشش کی تھی مگر سن ہوتے دماغ اور دھندلی ہوتی آنکھوں سے.. وہ ایسا کرنے میں ناکام رہی تھی.. چند سیڑھیوں کے بعد چمکتی زمین تھی مگر... اپنے لڑکھڑاتے وجود کو سنبھالنے میں ناکام ہوتی وہ سیڑھیوں پر لڑھکتی ہوئی زمین پر گری تھی.. تکلیف کی ایک شدید لہر اسکے پورے وجود میں دوڑ گئی.. حلق سے ابلتی چیخوں کا گلا گھونٹنے کی سعی اس نے نہیں کی تھی.. شجعیہ شاہ کو اپنا وجود ٹکڑوں میں بٹتا محسوس ہوا.. درد کی شدت سے چلاتے ہوئے اس نے اپنی طرف بڑھتے قدموں کی آواز سنی تھی.. خون چھلکاتی آنکھوں نے بند ہونے سے پہلے اپنے عزیز از جان شوہر کا چہرہ دیکھا تھا.. سکندر شاہ کی پشت پر کچھ اور چہرے بھی

www.novelsclubb.com

ابھر رہے تھے جنہیں دیکھنے میں ناکام ہوتے ہوئے اسکی سیاہ آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں... گھڑی نے رات کے تین بجائے تھے.. ٹھیک اسی وقت... امریکہ میں.. گھڑی نے شام کے چھ بجائے تھے..

■ ■ ■

وہاں ایک رش جمع تھا.. پیسنجرز آجا رہے تھے اور وہ بت بنا اپنے سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیوانہ وار دیکھ رہا تھا.. جسے ان چار سالوں میں اس نے پل پل چاہا تھا.. اور آخر ان چار سالوں کا حاصل کیا تھا؟؟ کیا ملا تھا اسے..

لمبی مسافتوں نے چپکے سے کہا

تنہا جو آرہے ہو محبت سے کیا ملا...؟

www.novelsclubb.com

شدت ضبط سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اس نے دل آئنور شاہ کے گلابی چہرے کو دیکھا تھا.. وہ اپنی بھوری آنکھوں میں اضطراب لیے... آج پہلی بار فرصت سے اسے دیکھ رہی تھی..

"آئی ایم سوری فارس... ایم ایکسٹریملی سوری.. میں پہلے بھی تم سے یہ بات کلئیر کر چکی ہوں کہ میں شادی کرنا ہی نہیں چاہتی.. آج پھر کہہ رہی ہوں.. بہت مشکل ہے میرے لیے.. بہت زیادہ مشکل۔.. کہ میں کسی اور کے ساتھ سروائیو کروں.. ورنہ میرے لیے تم سے بہتر کوئی نہیں ہو سکتا مسٹر لنگور.." آخر میں شرارت سے مسکراتی ہوئی وہ نرمی سے بولی.. فارس محمود نا چاہتے ہوئے بھی پھیکی ہنسی ہنس دیا..

"ایک بات کہوں فارس..!" آئنور نے اجازت طلب نظروں سے اسے دیکھا تھا.. فارس نے اثبات میں سر ہلایا..

"آئی ڈونٹ نو کہ تم جانتے ہو یا نہیں.. بٹ آئی ڈیم شیور دیٹ ماریہ لوزیو..,, میں نے اسکی آنکھوں میں تمہارے لیے فکر دیکھی ہے... تمہارے دکھ پر اسکی آنکھوں میں نمی دیکھی ہے.. اور جب وہ تمہیں دیکھتی ہے ناں... تو میں نے اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھی ہے.. بلیو می.. شی از اے پرفیکٹ گرل فار یو.." اسکی طرف دیکھتی وہ گہرے لہجے میں بولی تھی.. بدلے میں فارس جس انداز میں مسکرایا تھا...

www.novelsclubb.com

دل آئنور شاہ کو بخوبی اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اس حقیقت سے آگاہ ہے.. تبھی وہ دوبارہ گویا ہوئی...

"میں تو تمہاری منزل نہیں بن سکتی فارس.. تم پلیز.. پلیز ماریہ کو اسکی منزل دے دو.. پلیز فارس.. اٹس مائی ریکویسٹ ٹو یو.. پلیز.." نم آنکھوں سے ملتجی لہجے میں بولتی وہ فارس محمود کو کچھ سوچنے پر مجبور کر گئی تھی.. اپنے بکھرے دل کو سنبھالتے ہوئے اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا.. اسکے اقرار پر آئنور شاہ کھل اٹھی..

" تھینکس فارس.. تھینک یو سو مچ.. اینڈ ہاں.. اسکی آنکھوں کو کبھی ان موٹے چشموں کے بغیر دیکھنا.. تمہیں پتہ لگ جائے گا کہ وہ کتنی کیوٹ ہے.." شرارتی انداز میں بائیں آنکھ دباتی وہ فارس محمود کو اُس دل آئنور سے بہت مختلف لگی تھی.. جسے وہ پچھلے چار سالوں سے جانتا تھا.. وہ یک ٹک اسے دیکھنے لگا.. شاید اسکے نقوش ازبر کر لینا چاہتا تھا.. تبھی گھڑی نے شام کے چھ بجائے تھے..

www.novelsclubb.com

تبھی وہ اسے اللہ حافظ کہتی ہوئی چیکنگ ایریا کی جانب بڑھی تھی..اسے جاتا دیکھ فارس محمود تڑپ اٹھا تھا..اس نے سرعت سے دو قدم آگے بڑھ کر اسکی دودھیا کلائی پکڑ لی..اسکی اس جرأت پر حیران ہوتی وہ پلٹی تھی..مگر فارس محمود کے چہرے پر لکھی اذیت نے دل آئنور شاہ کو ساکت کر دیا تھا..

"میں...میں ماریہ سے شادی کرونگا..تم..تم آؤ گی ناں..؟"فارس محمود نے لہو رنگ آنکھوں سے...آخری بار..اسکی بھوری آنکھوں میں دیکھا تھا..وہ جانتا تھا کہ اب دل آئنور کبھی واپس نہیں آئیگی..مگر اسکے باوجود وہ آخری بار اسکا چہرہ اپنی آنکھوں کے ذریعے دل میں اتار لینا چاہتا تھا..آئنور نے بمشکل اثبات میں سر ہلایا..پھر اپنا ہاتھ چھڑاتی ہوئی اس سے لمحہ بالمحہ دور ہوتی چلی گئی...دھندلی ہوتی آنکھوں سے اس نے دل آئنور شاہ کو چیکنگ ایریا میں گم ہوتے دیکھا تھا..

■■■

www.novelsclubb.com

چودہ گھنٹے کے تھکا دینے والے سفر کے بعد جہاز نے لاہور ایرپورٹ کی ایرلائنز پر لینڈ کیا تھا... سامان چیک کرواتے اور ٹیکسی سٹینڈ تک آتے آتے اسے شام کے چھ بج چکے تھے.. نبیل شاہ کو کال کرنے پر اسے مایوسی کا سامنا کرنا پڑا تھا.. کیونکہ کئی مرتبہ کال کرنے کے باوجود انہوں نے کال ریسیو نہیں کی تھی.. کسی انہونی کے خیال سے اسکا دل دھڑکا تھا.. نہ تو وہ اسے ریسیو کرنے آئے تھے, اور نہ ہی ڈرائیور کو بھیجا تھا.. ٹیکسی مطلوبہ راستے پر رواں دواں تھی.. وہ مسلسل سوچوں میں گم بس یہی سوچ رہی تھی.. کہ ایسی کون سی مجبوری آن پڑی تھی جو نبیل شاہ کے لیے دل آئنور شاہ سے بھی زیادہ اہم تھی... سب خیریت ہو, کی دعائیں کرتی وہ ٹھیک بیس منٹ بعد ٹیکسی نے اسے اسکی منزل پر پہنچا دیا تھا..

www.novelsclubb.com

نبیل ولا کا گیٹ پار کرتے ہوئے اسکے پاؤں کانپنے لگے.. آنکھوں سے آنسو بہنے کو مچل رہے تھے مگر آنسوؤں کو حلق میں اتارتی وہ دھیرے دھیرے چل رہی تھی.. یہ جاتی گرمیوں کا ایک دن تھا جو کہ اب ڈھل رہا تھا.. شام کے سائے تیزی

سے اپنے پر پھیلا رہے تھے.. یک دم دل آئنور شاہ کو اپنا خواب یاد آیا تھا.. خواب میں بھی شام کا کچھ ایسا ہی منظر تھا.. اسکا دل غیر معمولی انداز میں دھڑکنے لگا... اس نے اپنے قدموں کی رفتار تیز کی.. لان کے کونے میں دریاں طے کر کے رکھی گئی تھیں جب کہ چند ملازمین خالی ہوئی دیگوں کو ٹھکانے لگانے میں مصروف تھے.. چند ایک نے اسے دیکھ کر اپنے ہاتھ روک لیے تھے جبکہ باقی اپنے کام میں مصروف رہے.. تبھی اسکی نظر اندرونی عمارت سے نکلتی چند خواتین پر پڑی جو اسکے پاس سے گزرتے ہوئے بلند آواز میں تبصرہ کر رہی تھیں...

"جوان بچی تھی.. جانے کیسے غفلت برتی اور یہ انہونی ہو گئی.."

"ہاں ابھی پرسوں شام میں ہی تو میں نے اسے دیکھا تھا... اچھی بھلی صحت مند تھی.. مگر بس فریدہ.. جو اللہ کا حکم.." اسے نظر انداز کرتی وہ سب آپس میں محو گفتگو تھیں..

www.novelsclubb.com

"ویسے اللہ ایسا پہاڑ کسی ماں پر نہ توڑے.. دیکھا نہیں تم نے.. بے چاری خدیجہ تو پاگلوں کی طرح در و دیوار کو گھور رہی ہے.. بچہ تو سنا ہے بچ گیا.. پر ماں بے چاری اپنی جان سے چلی گئی.." آئنور نے سن ہوتے دماغ سے پلٹ کر ان عورتوں کو دیکھا جو لمحہ بہ لمحہ اس سے دور ہوتیں اب سامنے والی عمارت میں گھس رہی تھیں.. تبھی ایک مانوس آواز پر وہ گھومی تھی.. سامنے صفوراں سوجی آنکھیں لیے کھڑی تھی.. دل آئنور شاہ کو شدت سے سب ختم ہو جانے احساس ہوا تھا..

"صف... صفوراں.. وہ.. وہ لوگ.. وہ عورتیں.. وہ کیا کہہ رہی تھیں..؟؟ تم نے سنا..؟؟ ک... کس کی.. بات کر رہی تھیں وہ.. ک.. کون.. کون جان سے چلی گئی؟؟" اسکے کان وہ بلکل نہیں سننا چاہتا تھے... جس سانحے کی خبر اسے ایک رات پہلے ہی ہو چکی تھی.. وہ دھندلی ہوتی آنکھوں سے صفوراں کے بولنے کی منتظر تھی.. اور جب وہ بولی تھی تو دل آئنور شاہ نے شدت سے خواہش کی تھی کہ کاش.. کاش وہ پاکستان واپس نہ آتی..

www.novelsclubb.com

"بی بی جی وہ.. وہ شجعیہ بی بی.. وہ جی کل رات سیڑھیوں سے گر گئی تھیں.. ڈاکٹر صائبہ نے انہیں اسی مینے کی تاریخ دی تھی جی... بس جی.. سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے جی بہت خون بہہ گیا تھا انکا.." وہ روتے روتے اسے پوری تفصیل بتا رہی تھی.. دل آئنور شاہ کو اپنا وجود دو حصوں میں تقسیم ہوتا محسوس ہوا... جبکہ اب صفوراں کہہ رہی تھی..

"بس جی.. بڑی مشکل سے ڈاکٹروں نے سکندر صاب کا بیٹا بچایا ہے.. شجعیہ بی بی تو ہاسپٹل جاتے ہی... دم توڑ گئی تھیں جی.." اسکو پھٹی پھٹی نظرون سے اپنی جانب دیکھتا پا کر صفوراں نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دینے کی ناکام کوشش کی تھی..

www.novelsclubb.com

نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس نے صفوراں کا ہاتھ جھٹکا تھا.. اسے اپنے سامنے سے پرے دھکیلتی ہوئی وہ سرعت سے اندر کی جانب دوڑی... صفوراں نے تاسف سے اندر جاتی دل آئنور کو دیکھا تھا.. پھر اگلے ہی پل اسکا سامان پکڑتی خود بھی اندرونی

عمارت کی جانب بڑھی.. گلاس ڈور کھولتی آئنور شاہ کو خدیجہ بیگم اپنے سامنے.. بلکل سامنے... لاؤنج میں... چند عورتوں کے نرغے میں بیٹھی نظر آگئی تھیں.. وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی اُن کے پاس گئی تھی.. اس نے اپنے کانپتے ہاتھوں سے خدیجہ بیگم کا کندھا ہلایا تھا, جو ارد گرد سے بے نیاز.. لٹے پٹے حال میں صوفے کی سیٹ سے سر ٹکائے زمین پر بیٹھی.. خالی خالی نظروں سے قالین کو گھور رہی تھیں.. آئنور نے انہیں چیختے ہوئے جھنجھوڑ ڈالا...

"شجعیہ آپی کہاں ہیں ماما؟؟ کہاں ہیں شجی آپی..؟؟" اسکی پکار پر خدیجہ بیگم نے بے ساختہ سر اٹھایا تھا... آئنور کو اپنے سامنے دیکھ انہوں نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام لیا تھا... وہ اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسکی موجودگی کی تصدیق کر رہی تھیں.. پھر اگلے ہی پل وہ اسکے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑیں.. وہاں موجود خواتین نے انکی ویران آنکھوں سے سیلاب بہتے دیکھا.. جبکہ دل آئنور شاہ ماں کو

www.novelsclubb.com

خود سے لگائے... دیوانہ وار یہاں وہاں دیکھ رہی تھی.. جب وہ خوب سارا رو چکیں تو انکو خود سے الگ کرتے ہوئے اس نے اپنا سوال دوبارہ دہرایا تھا...

"ماما... میں پوچھ رہی ہوں شجعیہ آپی کدھر ہیں.. مجھے ملنا ہے ان سے.." سرخ آنکھوں میں وحشت اور لہجے میں جنون لیے وہ ان سے پوچھ رہی تھی.. اسے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو چکا ہے..

خدیجہ بیگم نے خود کو ڈھیلا چھوڑتے ہوئے صوفے سے ٹیک لگائی تھی... ایسے جیسے انکے پاس کہنے کے لیے کچھ نہ ہو... تبھی وہاں موجود خواتین میں سے ایک نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا.. مگر اس سے پہلے کہ وہ خاتون اسے کچھ دلاسہ یا تسلی دیتیں.. وہ سرعت سے اٹھی تھی اور تقریباً بھاگتے ہوئے زینہ طے کرتی اپنے کمرے میں جا گھسی.. دروازہ لاک کرتے ہوئے وہ آکر بیڈ پر گر گئی... آنسو تواتر سے اسکے چہرے کو بھگو رہے تھے... روتے بلکتے ہوئے اسے اپنا خواب شدت سے یاد آیا تھا.. کیوں ہوا تھا ایسا..؟ کیوں.. جب اسے اپنی بہن سے محبت کا احساس ہوا تھا..

www.novelsclubb.com

تب ہی کیوں وہ اس سے دور ہو گئی تھی..؟؟ کیوں چلی گئی تھی اتنی دور.. جہاں سے واپس پلٹ آنا ممکن ہی ناں تھا.. روتے روتے اسکا دماغ سن ہونے کو تھا مگر آنکھیں سوکھنے کو تیار نہ تھیں.. "اس سے اچھا تو یہ تھا شجی آپی کہ میں آپ سے نفرت ہی کرتی رہتی... کم از کم آپ زندہ تو رہتیں.. "اسکے تصور سے مخاطب ہوتی ہوئی وہ تکلیف کی شدت سے بڑبڑائی تھی.. "پلیز واپس آجائیں شجی آپی.. میں ہمیشہ کے لیے چلی جاؤنگی.. مگر آپ واپس آجائیں.. پلیز آجائیں.. اللہ جی.. ایک بار.. ایک بار واپس بھیج دیں میری آپی کو.. بس ایک بار.. "سسکتے ہوئے وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی.. سُن ہوتے دماغ سے اس نے اپنے سوجے پپوٹے کھولنے کی ناکام کوشش کی تھی.. چار سال پہلے کہے گئے اسکے اپنے ہی الفاظ.. ہتھوڑے کی مانند اسکے دماغ پر ضرب لگاتے اسے لہولہان کر رہے تھے..

www.novelsclubb.com

"ماما پلیز.. میں اس گھر میں تو کیا... اس شہر میں بھی ایک پل رکنا نہیں چاہتی... دم گھٹ رہا ہے میرا اس فضا میں.. جس میں آپکی بیٹی کی سانسیں بھی شامل ہیں.. "

آج اسکے الفاظ کی گونج نے اسکا اپنا دل زخمی کر دیا تھا.. گھومتے سر کو ہاتھوں میں تھامے وہ مسلسل خود سے لڑ رہی تھی.. دھیرے دھیرے اس پر غنودگی چھانے لگی.. ایک پُر تھکان سفر کے بعد... اور اتنا روچکنے کے بعد وہ حواس کھونے لگی تھی.. جس ڈر سے اس نے وہ سفر طے کیا تھا.. وہ ڈر پورا ہو چکا تھا.. یہ انکشاف رگوں کو کاٹنے کو کافی تھا...

■■■

تمام ہمتیں مجتمع کرتے وہ نبیل شاہ نے اپنی جواں سالہ بیٹی کو مٹی کے حوالے کیا تھا.. بت بنا سکندر شاہ یک ٹک مٹی میں چھپتا اسکا وجود دیکھ رہا تھا.. تمام رسومات پوری کرنے کے بعد اپنے غم میں نڈھال نبیل شاہ تو باقی مرد حضرات کے ساتھ وہاں سے چلے گئے تھے مگر.. وہ وہیں بیٹھتا چلا گیا.. اسکے دوستوں نے آگے بڑھ کر اسے حوصلہ دینے کی ناکام کوشش کی تھی جسکا مقصد سکندر شاہ کو واپس گھر لے جانا تھا.. مگر اسکے انداز بتاتے تھے کہ وہ قبرستان سے واپس گھر نہیں جائیگا..

www.novelsclubb.com

"مجھے.. یہیں رہنے دو.. تم.. تم لوگ جاؤ... میں آجاؤنگا.. جسٹ گو.. "تھکے تھکے لہجے میں اس نے حوصلہ دینے والوں سے التجا کی تھی.. اسکی حالت کے پیش نظر وہ اسے وہیں چھوڑ کر واپس پلٹ آئے تھے... دھیرے دھیرے رات کے سائے اپنے پر پھیلانے لگے... مگر گہری ہوتی رات سے بے پرواہ.. وہ اس مٹی کے ڈھیر پر سر رکھے گم صم بیٹھا اسکے ساتھ گزرا ایک ایک پل یاد کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا.. مگر وائے افسوس کہ اس سے منسلک کوئی ایک بھی لمحہ اسے یاد نہیں تھا.. اس نے حیرت سے اپنا سر اٹھایا تھا اور تازہ پھولوں سے ڈھکی اس قبر کو دیکھا تھا.. تو کیا اتنا ہی بے خبر اور انجان رہا تھا وہ...؟؟ اتنا انجان کہ ان چار سالوں میں سے... ایک پل... ایک لمحہ بھی اسکے خواب و خیال تک میں نہ تھا.. سکندر شاہ کو اس پل خود سے شدید نفرت محسوس ہوئی.. کیسا بے وفا تھا وہ جسکی بے وفائی سے ہار کر آج وہ لڑکی ابدی نیند

www.novelsclubb.com

سو رہی تھی.. تبھی..ہاں تبھی اسکے ذہن میں ایک منظر لہرایا تھا..ایک بلکتی ہوئی آواز اسکے کانوں میں گونجی تھی..

"تم یہ کیوں نہیں مانتے شاہ کہ محبت کرتے ہو تم اس سے؟؟ کیوں خود کو دھوکا دے رہے ہو؟؟ تم کیوں سچ سے بھاگ رہے ہو..؟ کیوں شاہ کیوں؟؟ اسکی سسکیاں بہت شدت سے اطراف میں گونجی تھیں.. سکندر شاہ نے سرخ ہوتی آنکھوں میں نمی محسوس کی تھی..وہ پھر بول رہی تھی..

"مان لو کہ چاہتے ہو تم اسے..مان لو کہ ادھورے ہو تم اسکے بنا..اگر تم میری وجہ سے خود کو اذیت دے رہے ہو تو مت کرو..پلیز مت کرو یہ.." گرم گرم سیال اسکے رخسار گیلے کرنے لگا...اس نے دھندلی ہوتی آنکھوں کو بمشکل کھولتے ہوئے اسے تلاشنے کی کوشش کی تھی...پیلے بلب کی دھیمی روشنی میں اسے تاحد نگاہ فقط مٹی کے ڈھیر نظر آئے.. تبھی اسکی نگاہ بلکل قریب ہی مٹی کے اس ڈھیر پر پڑی جس پر لگی تختی پر صاف لفظوں میں لکھا تھا.."مرحومہ شجعیہ سکندر شاہ.."اس سے

www.novelsclubb.com

آگے پڑھنے کی سعی اس نے نہیں کی تھی..اس نے بے دردی سے سر کو انکار میں ہلایا تھا..دل کا درد بڑھنے لگا تھا..آنکھیں مسلسل بہتی ہوئی اسکے گال تیزی سے بھگو رہی تھیں...

اس نے مظبوط ہاتھوں کی پشت سے چہرے کو رگڑا تھا اور تیزی سے تقریباً بھاگتے ہوئے قبرستان کا گیٹ پار کیا تھا..وہ اس زندہ دل لڑکی کو مٹی کے ڈھیر تلے دیکھنے کی مزید ہمت نہیں رکھتا تھا...جس وقت وہ تھکا ہارا نبیل ولا واپس آیا تھا,گھڑی نے رات کے گیارہ بجائے تھے..نبیل شاہ اور خدیجہ بیگم کے کمرے کی لائٹ آن تھی جو اس بات کا واضح ثبوت تھی کہ وہ دونوں جاگ رہے ہیں..بھاری سر سمیت وہ اپنے کمرے میں آیا تھا..عالیشان کمرہ ویران پڑا تھا..سکندر شاہ کو اپنے دل کی دھڑکنیں مدھم ہوتی محسوس ہوئی تھیں..بیڈ پر گرتے ہوئے اسے شدت سے اپنے خالی پہلو کا احساس ہوا تھا..آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر اسکی کنپٹی میں جذب ہو رہے تھے...کیوں ہوا تھا یہ سب...آخر کیوں؟؟کہاں کمی رہ گئی تھی..

www.novelsclubb.com

اس نے تو شجعیہ شاہ کے حق میں کبھی کمی نہیں کی تھی.. پھر کیوں اور کیسے وہ اسکے دل کا راز پا گئی تھی.. یہ سب سوچتے ہوئے وہ اپنے ہی کہے الفاظ بھول گیا تھا.. اسی نے تو کہا تھا کہ شجعیہ شاہ اسکا آئینہ ہے.. پھر کیسے وہ اسکی آنکھوں کا بھید نہ جانتی...؟؟

وہ مسلسل اپنی کوتاہی.. اپنی غفلت یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا... کتنا تو خیال رکھا تھا اس نے شجعیہ شاہ کا ان نو ماہ.. اسکی ہر بات پر لبیک کہا تھا.. پھر کیوں وہ..!! یک دم اسکے دماغ میں جھماکا ہوا تھا.. اسے اپنی زندگی کے دو اہم وجود یاد آئے تھے.. پہلا اہم وجود بلاشبہ دل آئنور شاہ تھی.. جسکو آج پاکستان آنا تھا.. جبکہ دوسرا اہم وجود.. ہاں.. دوسرا وجود اسکا خون.. اور شجعیہ شاہ کی آخری نشانی.. ان دونوں کا بیٹا... وہ.. وہ بھی تو یہیں.. نبیل ولا میں تھا.. کہاں تھا وہ؟؟ کس کے پاس تھا؟؟ یہ سوچ آتے ہی وہ لیٹے سے اٹھ بیٹھا تھا.. اپنے آپ کو سنبھالتا وہ سرعت سے اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے نبیل شاہ کے کمرے کی طرف دوڑا... انکے کمرے میں

www.novelsclubb.com

داخل ہوتے ہی اس نے پورے کمرے میں نگاہ دوڑائی تھی.. مگر کمرے میں اسوقت خدیجہ بیگم کے سوا کوئی نہ تھا جنہیں صفوراں نے نیند کی گولی کھلا کر بمشکل سلایا تھا جبکہ نبیل شاہ شاید.. سٹڈی روم میں تھے.. اس نے صوفے پر لیٹی صفوراں کو ہلایا تھا.. ابتر حلیے میں سمیت... اس نے اپنے سر پر کھڑے اپنے چھوٹے صاحب دیکھا تھا.. وہ سیدھی ہو بیٹھی..

"میرا.... میرا.. بیٹا کدھر ہے.. ؟ کہاں ہے وہ.. ؟؟ سکندر شاہ کے لہجے میں واضح بے تابی تھی..

"وہ جی چھوٹے صاب... وہ جی منا صبح سے تو سو رہا تھا جی.. ابھی دو گھنٹے پہلے اٹھ گیا تھا جی.. بس پھر کیا جی.. اس نے تو رو رو کر سارا گھر سر پہ اٹھالیا.. یہاں نیچے تو جی بڑی بی بی کی طبعیت پہلے ہی خراب ہے جی.. تو میں اسکو چپ کرانے اوپر لے گئی جی.. اسکا رونا سن کر چھوٹی بی بی اپنے کمرے سے باہر آئیں... اور اسے اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے گئیں جی.. منا اب انکے پاس ہی ہے جی.."

اس نے جی جی کرتے ہوئے حسب عادت تفصیلی جواب دیا تھا..

"ک.. کون چھوٹی بی بی..؟؟" سکندر شاہ کے الفاظ بے ربط ہونے لگے.. جانتے بوجھتے بھی وہ تصدیق کر لینا چاہتا تھا...

"وہ جی آئنور بی بی... آپکو نہیں پتہ جی؟؟ آج شام ہی تو آئی ہیں..." صفوراں نے اسے حیرت سے پُر لہجے میں مطلع کیا تھا....

اپنی بڑھی ہوئی شیو پر ہاتھ پھیرتا وہ سر ہلاتے ہوئے پلٹا تھا.. اسکا رخ آئنور کے کمرے کی طرف تھا.. آنکھوں کی وحشت بڑھ کر سرخ سو جی آنکھوں کو لہو رنگ بنا رہی تھی..

■■■

www.novelsclubb.com

اسکی نیند ایک غیر مانوس سی آواز سے کھلی تھی۔۔ آواز بلاشبہ کسی شیر خوار بچے کے رونے کی آواز سے مماثلت رکھتی تھی.. پہلے تو اس نے سونے کیلیے کروٹ بدلی.. پھر ایک خیال آتے ہی وہ درد سے پھٹتے سر کو ہاتھوں میں تھامتے ہوئے

سیدھی ہو بیٹھی... گھڑی نے رات کے دس بجائے تھے.. سوجے پپوٹے بمشکل کھولتی ہوئی... آئنور نے دروازے کی سمت قدم بڑھائے... باہر آکر اس نے اپنی گردن دائیں بائیں گھمائی تھی.. اسکے ذہن میں آنے والا پہلا خیال سچ ثابت ہوا تھا.. وہ صفوراں ہی تھی جو شیر خوار بچے کو سینے سے لگائے چپ کرانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی.. بلاشبہ وہ شجعیہ اور سکندر شاہ کا ہی بیٹا تھا..

صفوراں کی نظر بھی اس پر پڑ چکی تھی.. آئنور سرعت سے اسکی جانب بڑھی.. آنکھوں میں سوال لیے اس نے صفوراں کو دیکھا جو جھنجھلائی ہوئی بچے کو چپ کروا رہی تھی.. آئنور کے یوں دیکھنے پر وہ ایسے بولنا شروع ہوئی جیسے کسی نے اسے چابی سے سٹارٹ کیا ہو..

www.novelsclubb.com

"بی بی جی یہ منا صبح سے تو سو رہا تھا جی.. دن میں جاگتا بھی رہا ہے مگر تب دودھ پی کر سو گیا تھا جی.. اب اٹھا ہے تو روئے جا رہا ہے.. چپ ہی نئ کر رہا جی.. میں تو پریشان ہو گئی ہوں جی.. کروں تو کروں کیا..!" وہ پریشان سی آئنور کی طرف دیکھتی ہوئی

بولی..اس نے ہاتھ بڑھا کر ننھے منے وجود کو صفوراں سے لے لیا..وہ اتنا نرم و نازک تھا کہ آئنور کو اسے پکڑنا بھی نہیں آرہا تھا مگر خون کی کشش ہی ایسی تھی کہ اس نے بے ساختہ اسے خود سے لگا لیا..

"صفوراں..تم اسکے لیے دودھ لے کر آؤ..اور فیڈر..گرم پانی سے دھو کر..پھر اس میں دودھ لے کر آنا.."اسے وہاں سے بھیجتی وہ اس نرم وجود کو اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے آئی..جو روتے روتے اب تھک چکا تھا..یا شاید دل آئنور شاہ کا لمس اسے اچھا لگا تھا..آئنور نے اسے اپنے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے اسکا چھوٹا سا پتلا سا کمبل..جو پہلے ہی اسکے گرد لپٹا تھا..اسے اسکے گرد ٹھیک سے لپیٹا اور اے-سی آف کر دیا..

www.novelsclubb.com

وہ آنکھیں بند کیے کبھی بند مٹھی تھوڑی سی کھول لیتا اور کبھی بند کر لیتا...دل آئنور شاہ کی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں..وہ پھر سے رونے لگا..آئنور چونک اٹھی پھر نم آنکھوں سے مسکرا دی..وہ روتا رہا اور آئنور آنکھوں میں دنیا بھر کا پیار

سموئے اسے دیکھتی رہی..اسکے نرم نرم گلابی گال چومے...اسکی چھوٹی سی ناک چومی..اسکے ننھے ننھے ہاتھ چھوئے..اسے لگا اسکا روم روم خوشی سے کھلنے لگا ہے..وہ دنیا بھلائے اس معصوم جان کے ہاتھوں کے ساتھ کھیلنے لگی..تبھی صفوراں دودھ لیے وہاں آئی تھی..پھر صفوراں کو پاس بٹھا کر اس سے مشورے لیتی وہ بچے کو دودھ پلانے لگی..وہ دو گھونٹ بھر کر منہ پرے کر لیتا..اور آئنور ہنسنے لگتی..وہ دودھ پیتے پیتے ہی سو گیا تھا..صفوراں کے چلے جانے کے بعد وہ خود بھی اس ننھے وجود کے پاس ہی لیٹ گئی...ابھی اسکی آنکھ لگے چند پل ہی گزرے تھے کہ..روم ڈور ناک ہوا تھا..تیسری دستک پر وہ اٹھ بیٹھی...

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی..آنکھوں میں کچی نیند کا خمار لیے..وہ دروازے کی طرف بڑھی تھی..ایک ہاتھ سے پشت پر بکھرے بال سمیٹتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس نے ڈور ان لاک کیا تھا..مگر.....

www.novelsclubb.com

سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر بال سمیٹتا ہاتھ اپنی جگہ ساکت ہو گیا تھا..دل کی دھڑکن اس قدر تیز ہوئی تھی کہ اسے اپنا دل پھٹ جانے کا خدشہ لاحق ہوا..وہ اس وقت اس شخص کی وہاں موجودگی,ایکسپیکٹ نہیں کر رہی تھی..

جبکہ اسکی حالت سے بے بہرہ وہ نظریں جھکائے زمین کو گھور رہا تھا..دل آئنور شاہ کے دروازہ کھول لینے کے باوجود اس نے نظر اٹھا کر اسکی جانب دیکھنا گوارہ نہیں کیا تھا..ساکت ہوتی نظروں سے وہ انجانے میں ہی سہی...مگر مسلسل اس شخص کو دیکھے جا رہی تھی..سکندر شاہ کی ابتر حالت اسکی اندرونی تکلیف کا پتہ دے رہی تھی..زمین کو گھورتی آنکھوں کے سوجے پپوٹے اسکے بہت سارو چکنے کی غمازی کر رہے تھے..بڑھی ہوئی شیو,بکھرے بال اور شکن آلود لباس..وہ اسوقت قابل رحم لگ رہا تھا..آئنور شاہ کا دل کٹنے لگا...ایک تھکا ہوا آنسو اسکی بھوری آنکھوں سے گال پر پھسلا تھا..آئنور نے تلخی سے منہ پھیر لیا..نگاہیں جھکائے اسکی سائیڈ سے ہوتا ہوا وہ بیڈ پر جا بیٹھا..اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے اسکی آنکھیں پھر سے گیلی

www.novelsclubb.com

ہونے لگیں..وہ آنکھیں بند کیے پر سکون نیند سو رہا تھا..اسے دیوانہ وار دیکھتے ہوئے وہ اپنی دکھتی آنکھوں کو قرار دے رہا تھا...

"حدید..."سکندر شاہ نے دھیمی آواز میں اسکا نام منتخب کیا تھا جسے بت بنی آئنور نے بخوبی سنا تھا...وہ جھکا اور اسکی چھوٹی سی سفید پیشانی پر اپنے لب رکھ دیے..بلکل ویسے ہی جیسے وہ اکثر شجعیہ شاہ کی پیشانی پر رکھا کرتا تھا..شجعیہ کی یاد پر وہ بے بسی سے مسکرایا تھا..دل آئنور شاہ بت بنی..وہیں کی وہیں کھڑی زمین کو گھور رہی تھی...دل کی دھڑکن اپنی رفتار پر واپس آنے کو تیار نہ تھی..وہ مٹھیاں بھینچے خود کو سنبھالتی...بے حال ہو رہی تھی..دوسری طرف وہ کھڑا ہوا پھر بھاری قدم اٹھاتا ہوا..کمرے کی دہلیز پر اسکے پاس رکا تھا..آئنور شاہ کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا..سکندر شاہ نے نظریں اب بھی جھکائی ہوئی تھیں...وہ ایک پل وہاں ٹھہرا تھا اور پھر اگلے ہی پل وہاں سے نکلتا چلا گیا...وہ بنا کچھ بولے وہاں آیا تھا اور بنا کچھ بولے ہی وہاں سے چلا بھی گیا تھا..مگر اسکے باوجود وہ دل آئنور شاہ کو خاکستر کر گیا

www.novelsclubb.com

تھا.. دروازہ بند کرتے ہوئے وہ وہیں بیٹھتی چلی گئی.. حدید ویسے ہی پر سکون انداز میں سو رہا تھا.. مگر دل آئنور شاہ کی نیند اُڑ گئی تھی.. آنسو پھر سے بہنے لگے لگے تھے... گھٹنوں میں سر دیے وہ سسکنے لگی..

■ ■ ■

وہ وہاں سے چلا آیا تھا.. اس پری پیکر کو بن دیکھے ہی چلا آیا تھا... در حقیقت یہ وہ ہی جانتا تھا کہ اس نے یہ کتنی ہمت سے.. اور کس لیے کیا تھا.. وہ وہاں اپنے بیٹے کو صرف دیکھنے گیا تھا.. اور ایسے میں وہ اسکو دیکھ کر... خود کو مزید تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا.. وہ تو پہلے ہی اتنی اذیت میں تھا... دل آئنور شاہ کو دیکھ کر اپنی بے چینیوں میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا تھا.. مگر اس کے باوجود... اسے نہ دیکھنے کے باوجود... آج اسے نیند آ رہی تھی.. ہاں آج.. آج کی رات... پچھلے چار سال کی تمام راتوں سے بڑھ کر دردناک تھی مگر اسکے باوجود.. اپنے بیڈ پر لیٹتے ہوئے اس نے آنکھیں موندی تھیں.. اگلے چند منٹوں بعد وہ گہری نیند میں تھا.. ہاں... آج چار سال

www.novelsclubb.com

بعد.. سکندر شاہ فجر سے پہلے نیند کی آغوش میں چلا گیا تھا..اور وجہ یقینی طور پر دل آئنور شاہ کی نبیل ولا میں موجودگی تھی...اور اس وجہ سے سکندر شاہ قطعی انجان تھا..وہ واقعی اس بات سے بے خبر تھا کہ اسکی نیند کی وجہ دل آئنور شاہ کی موجودگی ہے...

■■■

وقت کا کام ہے گزرنا... سو وقت تو گزر ہی رہا تھا.. شجعیہ شاہ کو دنیا سے گئے دو ماہ ہونے کو آئے تھے.. مگر اسکی موت کی تکلیف... نبیل ولا کے ہر فرد کی رگ و جاں میں اب تک پھیلی ہوئی تھی...ان سب کے لیے یہ سانحہ بے حد تکلیف دہ تھا.. شجعیہ کی موت کا اثر.. لیا تو سب نے ہی تھا مگر دل آئنور شاہ اس سانحہ کو خود پر سوار کر چکی تھی..اسکے اندر باہر... بس ایک ہی پکار تھی.. کہ اس نے پلٹنے میں دیر کی ہے..

www.novelsclubb.com

سورج اپنی ساری آب وتاب..اپنی ساری روشنی لیے غروب ہو رہا تھا..اسکی نم آنکھیں ڈھلتا سورج دیکھ رہی تھی..آسمان کا رنگ زرد ہو رہا تھا..دھیرے دھیرے شام کے ملگجے اندھیرے پھیل رہے تھے..ڈوبتے سورج پر ایک الوداعی نگاہ ڈال کر اس نے ایک گہری سانس خارج کی اور پھر کھڑکی کے پردے برابر کرتی پلٹ آئی..روز کی طرح آج پھر اسے شجعیہ شاہ شدت سے یاد آ رہی تھی..اداسی حد سے سوا تھی..روزانہ دردناک ماضی کی یادیں پھن پھیلائے اسکے سامنے آ کھڑی ہوتیں..آنکھ کے کونے پر اٹکا آنسو صاف کرتی وہ کاٹ میں سوئے حدید کے پاس آئی تھی..وہ دن بھر وقفے وقفے سے سوتا تھا اور پھر رات بھر خود بھی جاگتا اور اسے بھی جگاتا...اسی وجہ سے دو ماہ سے وہ دل آئنور شاہ کے پاس..اسکے کمرے میں تھا..ورنہ سکندر شاہ کسی صورت حدید شاہ کو اسکے پاس چھوڑنے کے لیے رضامند نہ تھا..وہ صبح آفس جانے سے پہلے اسے پیار کرنے ضرور آتا تھا..اور آفس سے آ کر اپنا کافی وقت اس کے ساتھ گزارا کرتا..جسکا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ حدید کافی حد

www.novelsclubb.com

تک اس سے مانوس ہو چکا تھا.. دل آئنور شاہ اس دوران کچن میں گھسی ڈنر تیار کرتی رہتی.. خدیجہ بیگم کا رویہ اسکے ساتھ انتہائی مشفقانہ ہو چکا تھا جبکہ نبیل شاہ اکثر و بیشتر گہری سوچوں میں گُم نظر آتے..

اس نے جھک کر سوئے ہوئے حدید کو کاٹ سے نکال کر گود میں لے لیا.. وہ کسمسایا تھا.. آئنور بے ساختہ مسکرائی تھی اور اسکے رُوئی جیسے گلابی گال چومنے لگی.. تبھی اسکا روم ڈورناک ہوا تھا.. وہ جانتی تھی کہ آنے والا کون ہے.. سو چپ چاپ حدید کو بیڈ پر لیٹا کر پلٹی تھی.. اور دروازہ کھولتی وہاں سے نکلتی چلی گئی.. سکندر شاہ اندر داخل ہوا تھا اور اپنے بیٹے کی طرف بڑھا جو اب کسمساتے ہوئے جاگنے کی تیاریوں میں تھا.. باپ کے آنے پر وہ آنکھیں کھول کر اسے خوش آمدید کہا کرتا تھا.. اسکے آنکھیں کھول لینے پر سکندر شاہ مسکرایا دیا.. تبھی اسکی نظر سائیڈ ٹیبل پر پڑی سرخ کانچ کی دو چوڑیوں پر پڑی تھی.. اسے یاد آیا کل تک یہی دو چوڑیاں دل آئنور شاہ کی بائیں کلائی کی زینت تھیں.. ان دو ماہ میں اس نے اپنی آنکھوں کو ہر ممکن طریقے

www.novelsclubb.com

سے قابو میں رکھنا چاہا تھا مگر پھر بھی اسکی شہد رنگ آنکھیں دل آئنور شاہ کی کلائی میں سجی فقط دو چوڑیاں... دیکھنے کی گستاخی کر چکی تھیں.. سکندر نے ہاتھ بڑھا کر وہ چوڑیاں اپنی ہتھیلی پر رکھ کر اسکے لمس کو محسوس کرنے کی کوشش کی تھی.. اسکے گرد ایک حصار سا بندھنے لگا.. اسے لگا آئنور شاہ کی دودھیا کلائی اسکی مضبوط ہتھیلی میں مقید ہے.. بے خود ہوتے سکندر شاہ نے اپنی مظبوط ہتھیلی سختی سے بند کرتے ہوئے اسکی کلائی کو مٹھی میں قید کرنے کی کوشش کی تھی.. مگر...

اگلے ہی پل فسوں ٹوٹا تھا.. ہتھیلی میں محسوس ہونے والی چبھن نے اسے احساس دلایا تھا کہ اسکی ہتھیلی نہ صرف خالی ہے بلکہ کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ کر اسکی ہتھیلی زخمی کر گئی ہیں.. اپنے باپ کو اپنی طرف متوجہ نہ پا کر ننھا حدید رو رو کر اپنی موجودگی کا احساس دلانے لگا.. سکندر شاہ نے چونک کر ایک نظر روتے ہوئے حدید کو اور دوسری نظر اپنی ہتھیلی پر ٹوٹے کانچ کے ٹکڑوں پر ڈالی.. شدت ضبط سے سرخ پڑتی آنکھوں کو جھپکتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی

www.novelsclubb.com

تھی...اور روتے ہوئے حدید کو دیکھتے ہوئے وہ ایسا کرنے میں کامیاب بھی رہا تھا...پھر حدید کے ساتھ وقت گزرنے کا پتہ بھی ناں چلا....اور صفوراں رات کے کھانے کا پیغام لے کر اسکے پاس آگئی...اسے حدید کے پاس چھوڑتے ہوئے وہ لاؤنج میں چلا آیا....جہاں دل آئنور شاہ پہلے سے موجود ٹیبل پر ڈنر لگا رہی تھی..جبکہ خدیجہ بیگم اور نبیل شاہ اسکے انتظار میں ہاتھ روکے بیٹھے تھے..انکو یوں اپنا منتظر پا کر وہ ہولے سے مسکرایا..جبکہ دل آئنور شاہ اسکے آجانے پر اپنے کمرے میں آگئی..جہاں صفوراں حدید کو سلانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی..

"اسے جاگتے رہنے دو صفوراں..سارے دن کا سویا ابھی تو جاگا ہے..اور تم پھر میرے بیٹے کو سلانے کے چکروں میں ہو.." حدید کو پیار بھری نظروں سے دیکھتی وہ صفوراں سے بولی..وہ اسے اپنا بیٹا ہی کہتی تھی...صفوراں...."جی بی بی جی" کہہ کر اسکے کمرے میں پھیلی چیزیں سمیٹنے لگی..آئنور..حدید کی طرف متوجہ ہوتی اس سے کھیلنے لگی...تبھی اسکی نظر ٹوٹی چوڑیاں اٹھاتی صفوراں پر پڑی..

www.novelsclubb.com

"یہ.. یہ چوڑیاں تم سے ٹوٹی ہیں صفوراں؟؟"آنکھوں میں الجھن لیے اس نے صفوراں سے پوچھا تھا.. اسکا دماغ کچھ اور ہی کہہ رہا تھا..

"نہیں بی بی جی... میری کیا مجال جی کہ آپکی چیزوں کو ہاتھ لگاؤں جی... وہ تو جب سکندر صاب اٹھ کر جانے لگے تو انکی گود سے گر گئیں جی.. اب یہ اللہ جانے کہ..."

"ٹھیک ہے.. ٹھیک ہے.. یہ ٹکڑے تم مجھے دے دو.. اور تم جاؤ.. باقی کام میں خود دیکھ لونگی.."اسکی بات کاٹتے ہوئے دل آئنور نے اسے بھیجنا چاہا.. وہ چوڑیوں کے ٹکڑے اسکے حوالے کرتی وہاں سے چلی گئی.. اس نے حیرت سے ٹوٹی چوڑی کے ٹکڑے اپنی شفاف ہتھیلی پر پھیلائے تھے...

www.novelsclubb.com

"اتنی نفرت...؟؟؟

"اتنی بیزاریت..؟؟

بھوری آنکھوں سے ایک آنسو اسکے گال پر پھسلا تھا...

■■■

بیڈ پر لیٹا وہ کوئی کتاب پڑھ رہا تھا..ذہن مسلسل حدید کی طرف تھا.. تبھی دروازہ ناک کر کے نبیل شاہ اندر آئے تھے..انہیں پہلی بار اپنے کمرے میں دیکھ کر وہ اٹھ بیٹھا.. چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلتے ہوئے وہ بیڈ کے قریب رکھی چیئر پر بیٹھ گئے.. سکندر نے ایک نظر ان پر ڈال کر دوسری نظر گھڑی پر ڈالی جو رات کے دس بجا رہی تھی..

"ماموں..خیریت تو ہے؟؟آپ اس وقت یہاں..اگر کوئی ضروری کام تھا تو مجھے بلا لیا ہوتا...میں آجاتا آپکے پاس..." نبیل شاہ کے متفکر چہرے کی طرف دیکھتا ہوا وہ نہایت احترام سے دھیمے لہجے میں گویا ہوا تھا..اسکی اس قدر فرمانبرداری پر نبیل شاہ ہولے سے مسکرائے تھے..

www.novelsclubb.com

"بس میرے بیٹے... بات ہی کچھ ایسی تھی کہ مجھے خود ہی یہاں آنا پڑا..." نبیل شاہ کے لہجے میں واضح پریشانی تھی..

"ایسی کون سی اہم بات ہے ماموں جس نے آپکو اتنا پریشان کر دیا ہے..؟ اگر میں کچھ مدد کر سکتا ہوں تو پلیز مجھے بتایے.. آئی وِل ٹرائی مائی بیسٹ..!" انکے سرد ہاتھوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے ہوئے وہ بڑی تندی سے بولا تھا..

"شاہ.. میرے بچے... اگر تمہارا یہ ماموں تمہارے لیے کوئی فیصلہ کرے تو کیا تم قبول کرو گے..؟" اسکے ہاتھوں پر دباؤ ڈالتے ہوئے وہ بھیگے لہجے میں بولے تھے..

"ماموں... یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں... آپ کے منہ سے نکلی ہر ایک بات میرے لیے حکم کا درجہ رکھتی ہے... آپ حکم کریں.. میں ان شاءاللہ تعمیل کرونگا.." انکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے نبیل شاہ کو حسبِ توقع جواب دیا تھا.. سو اپنی بات اس تک پہنچانے کے لیے انہوں نے تمہید باندھی..

"میرا خیال ہے کہ حدید کو ماں کی ضرورت ہے سکندر... پچھلے چار ماہ سے یہ ذمہ داری... دل آئنور بخوبی نبھا رہی ہے..." سکندر شاہ کا دل ڈوب کر ابھرا تھا.. کیا فیصلہ کرنے والے تھے وہ.. سکندر نے بے چینی سے پہلو بدلا جبکہ اب نبیل شاہ کہہ رہے تھے..

"آخر کب تک آئنور یہ ذمہ داری سنبھالے گی.. ایک نہ ایک دن تو اسکی شادی ہونی ہی ہے... میں آئنور کے فرض سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں... لیکن.. شجعیہ کے چلے جانے کے بعد... تمہاری مامی بہت ٹوٹ گئی ہیں... وہ چاہتی ہیں کہ آئنور انکے پاس.. انکی نظروں کے سامنے ہی رہے.. اسلیے ہم دونوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ دل آئنور کو آپکے نکاح میں دے دیا جائے..." آخر انہوں نے سکندر شاہ کے سر پر بم پھوڑ ہی دیا تھا.. اس نے حیرت سے انکی جانب دیکھا..

"لیکن.. ماموں وہ.. وہ آئنور.."

www.novelsclubb.com

"آئنور کی فکر آپ مت کریں..اسکو راضی کرنا مشکل نہیں..وہ وہی کریگی جو میں کہوں گا..بیٹے آپ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں...حدید کو آئنور سے اچھی ماں نہیں مل سکتی..اور پھر ہمیں بھی آئنور کے لیے آپ سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہے..میرے بچے اس گھر کو خوشیوں کی ضرورت ہے..اور مجھے تو اس گھر کی خوشیوں کے لیے بس ایک یہی حل نظر آرہا ہے.."سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے وہ اٹل لہجے میں بولے تھے...سکندر شاہ نے برداشت کی شدت سے لب بھینچ لیے..بلاشبہ دل آئنور شاہ سے اسے جنون کی حد تک عشق تھا..شجعیہ شاہ کے ساتھ..چار سال گزارنے کے باوجود بھی اس نے ان چار سالوں کا ہر پل کہیں نہ کہیں..دل آئنور شاہ کے خیالوں میں گزارا تھا...مگر اب..اس وقت حالات کچھ اور تھے..اسکے ضمیر کو یہ گوارہ نہ تھا کہ ابھی شجعیہ شاہ کو مٹی تلے سوئے پانچ ماہ بھی نہ گزرے تھے اور وہ اپنے دل کی بستی بسالیتا...دل آئنور

www.novelsclubb.com

شاہ سے نکاح کر لیتا..! نہیں... ہر گز نہیں... وہ اپنے دل پر اتنا رحم نہیں کر سکتا تھا کہ جسکی دغا بازی کی بدولت شجعیہ چاہ منوں مٹی تلے جا سوئی تھی...

"میں... آپ سے معذرت چاہوں گا ماموں.. مگر آپ جو چاہ رہے ہیں ہیں.. میرے لیے اس وقت ایسا کر گزرنا بہت مشکل ہے.. میں روز محشر.. شجعیہ کو کیا منہ دکھاؤنگا..؟؟ آپ ہی بتائیں.." تھکے تھکے لہجے میں اس نے اپنے دل کی بات ان سے کہی تھی..

"میں آپکی بات سے ایگری کرتا ہوں کہ ابھی.. اتنی جلدی آپکے لیے ایک نئے رشتے کو اپنانا مشکل ہے مگر بیٹے.. اگر انسان یہ یقین کر لے کہ اسکی زندگی میں ہونے والا ہر کام اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے تو اسکی سب پریشانیاں ختم ہو جائیں... رہی بات شجعیہ کی وفات کی تو وہ اپنی ماں کیطرح چھوٹی عمر لے کر آئی تھی.. ہم صبر کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے..." شجعیہ شاہ کی بابت انکی آنکھوں میں نمی چمکی تھی.. سکندر شاہ نے لاجواب ہوتے ہوئے لب بھینچ لیے...

www.novelsclubb.com

"آپ کل تک سوچ لیں.. میں آپکے جواب کا منتظر رہونگا.." اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ اٹھ کھڑے ہوئے.. انکی مدبرانہ باتیں سکندر شاہ کے دل پر اثر کر چکی تھیں... تبھی وہ سنجیدگی سے بولا تھا..

"مجھے آپکا فیصلہ منظور ہے ماموں.." سکندر شاہ کی رضامندی نے انہیں اندر تک پرسکون کر دیا تھا..

■■■

"ماما" دل آئنور نے فلک شگاف چیخ ماری.. حیرت کے مارے کھلی بھوری آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا.. اسکے اعصاب جھنجھنا رہے تھے.. دماغ ماؤف ہوا جا رہا تھا.. دل کی حالت الگ خراب ہو رہی تھی..

www.novelsclubb.com

"میری جان.. یہ تمہارے بابا کا فیصلہ ہے... پلیز خود کو سنبھالو.. تمہارے بابا سارے انتظام کر چکے ہیں.. بس گھنٹے بھر میں بیوٹیشن آجائیگی وہ تمہیں سادگی سے

تیار کر دے گی.. پلیز مان جاؤ.." خدیجہ بیگم نے اسکی ٹھوڑی چھوتے ہوئے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی..

"ماما.. پلیز.. یہ کوئی کھیل نہیں ہے.. اور سکندر صرف شجعیہ آپی کے ہیں.. میں ان سے نکاح نہیں کر سکتی.. پلیز میری بات کو سمجھیں اور بابا کو بھی سمجھائیں.." دل آئنور نے روتے ہوئے انکے ہاتھ تھامے تھے..

"شجعیہ اب اس دنیا میں نہیں رہی میری بچی.. پھر کیوں بار بار ایک ہی تکرار کیے جا رہی ہو.. حدید کو تمہاری ضرورت ہے... اگر سکندر کی شادی کسی اور لڑکی سے کریں گے تو سوچو زرا.. کیا وہ لڑکی حدید کو تمہارے جیسا پیار دے گی؟؟ اور کیا تم حدید کے بغیر رہ لو گی..؟؟" انہوں نے اسکی دکھتی رگ دبائی تھی.. آئنور نے تڑپ کر انکی طرف دیکھا... آنکھوں میں واضح پسپائی تھی.. خدیجہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسکی پیشانی چوم لی.. وہ جانتی تھیں کہ چار سال پہلے والی.. اور انکے سامنے بیٹھی دل آئنور شاہ میں بہت فرق تھا... ہاں اگر کچھ نہیں بدلا تھا تو وہ اسکا سکندر شاہ

www.novelsclubb.com

کے لیے پیار تھا جسے وہ جانے دل کے کس کونے میں دفن کر بیٹھی تھی...اسی لیے انہوں نے آئنور کو سکندر کی بجائے حدید کا حوالہ دیا تھا...کیونکہ وہ یہ بات بہت اچھے سے جانتی تھیں کہ سکندر شاہ کی محبت کا حوالہ...راکھ میں دبی چنگاری کریدنے والا حساب تھا اور وہ کبھی اس نکاح کے لیے رضامند نہ ہوتی..خدیجہ بیگم نے مسکراتے ہوئے گراؤنڈ فلور کی جانب قدم بڑھائے تھے..جبکہ دل آئنور شاہ بے بسی سے رو دی..

■■■

مہرون اور سکن کامبی نیشن کے اسٹائلش لہنگے جیولری اور گجروں سے سجی دل آئنور شاہ سادگی سے کیے گئے میک اپ میں بھی غضب ڈھا رہی تھی..نکاح کی رسم ادا کرنے کے بعد جس وقت اسے سکندر شاہ کے کمرے میں پہنچایا گیا..پہلی فرصت میں اس نے حدید کو اپنے پاس بلانے کی خواہش ظاہر کی تھی..مگر خدیجہ بیگم نے نرمی سے اسے جھڑکتے ہوئے بیڈ پر بٹھایا اور خود سکندر کو بلانے چل دیں..بیڈ پر

www.novelsclubb.com

بیٹھی دل آئنور شاہ کے انگ انگ میں شرارے دوڑنے لگے... سامنے دیوار پر لگی سکندر اور شجعیہ شاہ کی شادی کی تصاویر اسے گہری کھائیوں میں اتارنے لگیں.. بستر پر بچھو ہی بچھو چلتے ہوئے نظر آنے لگے.. خوفزدہ ہوتے ہوئے وہ ایک جھٹکے سے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی.. لرزتی ہوئی ٹانگیں بھاری لہنگے کا بوجھ سہارنے سے انکاری ہو رہی تھیں.. خود کو بمشکل سنبھالتے ہوئے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آئینے کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی... بے گانگی سے اپنے آپ کا جائزہ لیتی وہ تکلیف کی آخری حدوں پر تھی.. بھوری خوبصورت آنکھوں سے نمکین پانی نکلتا ہوا اسکے گال بھگو رہا تھا.. اپنے دہکتے ہوئے حسن سے اسے شدید نفرت محسوس ہوئی... ناک میں میں پہنائی گئی نتھ اسکے بالائی لب تک آتی اسکے حسن کو شعلہ جوالہ بنا رہی تھی.. آئنور نے ایک جھٹکے سے ناک سے نتھ کھینچ ڈالی.. خون کی ایک ننھی بوند ناک پر نمودار ہوئی تھی جسکا اس نے نوٹس نہیں لیا تھا.. دوسری نگاہ چمکتی پیشانی پر بائیں جانب لٹکے جھومر پر گئی تھی.. بے دردی سے جھومر نوچتے ہوئے اسکے ہاتھ

بلکل نہیں کانپے تھے..کانوں سے جھمکے نوچتے ہوئے اسے کسی قسم کی تکلیف کا احساس نہیں ہوا تھا...دونوں ہاتھوں سے گلے میں پڑا نیکلس کھینچتے ہوئے اسے اپنا خواب یاد آرہا تھا...کیسے تڑپ رہی تھی اسکی بہن..اور وہ..وہ کتنی ظالم تھی جو آخر آج اسکی جگہ لے ہی بیٹھی تھی..

دونوں کلائیوں میں سجے گجرے نوچتے ہوئے اسے اپنے الفاظ یاد آئے...

"پہلے میری ماما کو چھین لیا اس نے...اور اب سکندر کو بھی ہتھیانا چاہتی ہے..مگر میں ایسا ہونے نہیں دونگی.."آنسو متواتر اسکی آنکھوں بہے چلے جارہے تھے...

ٹھیک کہا تھا ماما آپ نے..میں ہی سکندر کو ہتھیانا چاہتی تھی..اور دیکھیں آج ہتھیا بھی لیا..منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی وہ مسلسل رو رہی تھی..چوڑیوں سے بھری دونوں کلائیاں اس نے جارحانہ انداز میں خالی کی تھی..کتی ہی چوڑیاں اسکی کلائیوں کو زخمی کر گئی تھیں مگر اسے ہوش ہی کہاں تھا..سر پہ ٹکا بھاری دوبٹہ سر سے اتارتے ہوئے دور پھینکا تھا..ایسا کرنے سے اسکے بھورے سلکی بال کھنچ گئے تھے

www.novelsclubb.com

مگر ہر تکلیف سے بے بہرہ وہ یک ٹکے آئینے میں بنتا اپنا عکس دیکھ رہی تھی.. رو رو کر سوجی سرخ آنکھوں کا کاجل پھیل چکا تھا.. خون کی وہ بوند ناک سے ہوتی ہوئی اوپری ہونٹ تک آ رہی تھی.. کان.. گردن اور کلائیاں ہر طرح کی آرائش سے مبرا تھیں.. تبھی اسکی نظر لپ سٹک سے سجے اپنے بھرے بھرے کٹاؤدار ہونٹوں پر پڑی تھی.. اگلے ہی پل اپنا کانپتا ہاتھ بڑھا کر آئنور نے لپ سٹک بھی خراب کر دی تھی.. اپنا اجڑا حلیہ دیکھتے ہوئے وہ تلخی سے مسکرائی تھی... روتے روتے وہ بے حال ہو چکی تھی سو ڈریسنگ پر جھک کر لمبے لمبے سانس لینے لگی... اندر لگی آگ اب بھی بجھنے کو تیار نہ تھی.. اس آگ میں جلتی.. ڈریسنگ مرر پر جھکی وہ کمرے میں داخل ہوتے سکندر شاہ کو نہیں دیکھ پائی تھی جو حیرت سے زمین پر بکھری اسکی جیولری اور گجرے کی پتیوں کو دیکھ رہا تھا... دل آئنور شاہ کا ردعمل اسکی توقع سے بڑھ کر تھا.. تبھی اسکی نظروں نے دل آئنور شاہ کو زمین پر بکھری چوڑی کا ایک ٹکڑا اٹھاتے دیکھا تھا.. وہ پھرتی سے آگے بڑھا تھا.. پھر اس سے پہلے کے وہ اس کانچ

سے اپنا بایاں گال زخمی کر لیتی.. سکندر شاہ نے اسکو جالیا تھا..ایک ہاتھ سے اسکا اپنے چہرے کیطرف بڑھتا ہاتھ روک کر دوسرے ہاتھ سے اسکا رخ اپنی جانب موڑا تھا..وہ جو اپنا حشر نشر کر چکنے کے بعد اب اپنا چہرہ بھی داغدار کرنے چلی تھی..یوں ایک دم.. سکندر شاہ کو اپنے مقابل دیکھ کر مزید ساکت ہو گئی..وہ تاسف سے اسے دیکھتا نفی میں سر ہلانے لگا..رو رو کر سوجی آنکھیں سکندر شاہ کا دل کاٹ گئی تھیں..ناک سے نکلتا خون رک کر جم چکا تھا...اور لبوں کے کنارے پھیلی سرخ لپ سٹک اسکے خوبصورت ہونٹوں کی حیت خراب کر رہی تھی..سرخ پڑتی صراحی دار گردن اپنے ساتھ کیے گئے تشدد کی گواہی دے رہی تھی..اس نے اپنے ہاتھ میں تھامی اسکی زخمی کلائی کا معائنہ کیا تھا..اور دوسرے ہاتھ سے اسکے لبوں کے کنارے پھیلی لپ سٹک اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے صاف کرنے کی سعی کی تھی..دل آئنور شاہ کے اندر اسکا لمس کرنٹ بن کر دوڑا تھا... تبھی وہ ہوش

www.novelsclubb.com

میں آئی اور ایک جھٹکے سے خود کو چھڑاتی اس سے دور ہوئی تھی.. آنکھوں میں بے گانگی و نفرت بھرے وہ اس سے کہہ رہی تھی...

"ڈونٹ ٹچ می... ہمت کیسے ہوئی آپکی.. ہاں..؟؟ ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے ٹچ کرنے کی..؟ اگر آئندہ مجھے ٹچ کیا نہ آپ نے... تو میں اپنے جسم کے اس حصے کو آگ لگالوں گی.. جسے آپ ہاتھ لگائیں گے.. سمجھے آپ.." آنکھوں میں اشتعال لیے وہ دھیمے لہجے میں غرائی تھی.. سکندر شاہ دنگ رہ گیا...

"اور آپ یہ بات بہت اچھے سے جانتے ہیں... کہ میں جو کہتی ہوں... وہ کر جاتی ہوں.." تلخ لہجے میں کہتی وہ بھیگی آنکھوں سے مسکرائی تھی... سکندر شاہ نے تکلیف کی انتہاؤں پر کھڑی اس لڑکی کو دیکھا جو کبھی اس سے محبت کی دعوے دار تھی.. وہ جھکی تھی اور زمین کو سلامیاں دیتا اپنا بھاری دوپٹہ اٹھا کر ڈریسنگ روم کی طرف چلی گئی... سکندر شاہ نے اپنا بھاری ہوتا سر ہاتھوں میں تھام لیا...

■ ■ ■

www.novelsclubb.com

یلو کاٹن کا سادہ سا سوٹ پہن کو وہ جس وقت ڈریسنگ روم سے باہر آئی.. کمرے کا مکین غیر موجود تھا.. ہاں البتہ کمرے سے منسلک سٹڈی روم کا دروازہ ہلکا سا کھلا تھا اور سٹڈی روم میں پھیلی روشنی اس بات کا ثبوت دے رہی تھی کہ سکندر شاہ وہاں موجود ہے.. سٹڈی روم کچھ اس زاویے سے بنایا گیا تھا کہ اسکا ایک دروازہ سکندر شاہ کے کمرے میں... جبکہ دوسرا دروازہ نبیل شاہ کے کمرے میں کھلتا تھا.. پشت پر بکھرے گیلے بالوں کو سلجھانے کی بجائے وہ یونہی بیڈ پر لیٹ گئی.. دسمبر کے مہینے میں روم ہیٹر آن ہونے کے باوجود اسے سردی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا... بہت زیادہ رو چکنے کے باعث آنکھیں دکھن کا احساس لیے بند ہونے کو تیار تھیں.. سو اگلے چند منٹوں میں کمبل اوڑھتے ہوئے وہ دنیا جہان سے غافل نیند کی وادیوں میں گم ہو چکی تھی.. جبکہ دوسری طرف سٹڈی روم میں موجود.. سکندر شاہ سگریٹ پہ سگریٹ پھونکتا بے چینی سے ٹہل رہا تھا... دل آئنور شاہ کا رویہ درحقیقت اسکے لیے انتہائی پریشان کن تھا.. وہ لڑکی اسکی زندگی میں امتحان بن کر

www.novelsclubb.com

داخل ہوئی تھی..اسکا بکھرا بکھرا دلکش سراپا سکندر شاہ کو بے قرار کر گیا تھا اس پہ مستزاد اسکے خطرناک تیور...جانے یہ آگ اور پٹرول کا کھیل کیا رنگ لانے والا تھا..آدھی رات بیت جانے پر اسے وقت گزرنے کا احساس ہوا تو وہ واپس کمرے میں آگیا جہاں دل آئنور بیڈ کے بیچوں بیچ لیٹی خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی..اسکی اس حرکت کا مطلب صاف تھا..خود کو سنبھالتا وہ دھیرے دھیرے اسکی طرف بڑھا تھا..وہ آدھا چہرہ کمبل میں چھپائے...بے خبر سو رہی تھی..

اسکی بند آنکھوں کے پپوٹے سوجے ہوئے تھے..نوکدار پلکیں گلابی عارضوں پر سایہ فگن تھیں..جبکہ ستواں ناک اور گلابی لب کمبل میں چھپائے وہ اسکی بے تابیوں کا بڑھا گئی تھی..لب بھینچتے ہوئے...بیڈ سے تکیہ اور کشن اٹھاتے ہوئے سکندر شاہ صوفے کی طرف پلٹا تھا...سرخ ہوتی آنکھوں کو موندتے ہوئے اس نے سونے کی ناکام کوشش کی تھی...ساری رات کروٹیں بدلتے بدلتے بلآخر فجر سے کچھ دیر پہلے اسکی آنکھ لگی تھی..

www.novelsclubb.com

سورج کی پہلی کرن پھیلتے ہی اسکی آنکھ کھل گئی تھی..دونوں ہاتھوں سے آنکھیں مسلتی ہوئی وہ اٹھ بیٹھی تھی..کمر پر بکھرے بال سمیٹتی دل آئنور کی نگاہ صوفے پر سوئے سکندر شاہ پر پڑی تھی جو صوفے پر بمشکل پورا آرہا تھا..ہلکی سی گرم چادر لپیٹے وہ کروٹ کے بل اسطرح سے لیٹا تھا کہ سائیڈ چینج کرنے پر وہ زمین پر آ گرتا..

رات کا منظر پوری طرح اسکے ذہن کے پردے پر لہرایا تھا..سکندر کے ساتھ کیے گئے سلوک پر ایک پل کو اسے ندامت ہوئی تھی..چار ماہ پہلے تک اسکے لیے کتنا اہم تھا یہ شخص...!

میلوں کے فاصلے پر ہوتے ہوئے بھی رگ جاں سے کس قدر قریب تھا یہ شخص...!

www.novelsclubb.com

اور اب جو..چند قدموں کے فاصلے پر اسکے قریب تھا تو جذبات جیسے مر گئے تھے...دل میں جلتی آگ بجھ گئی تھی..

شجعیہ شاہ کی موت سے اسکی محبت اندر ہی کہیں مر گئی تھی.. وہ سست قدم اٹھاتی اس تک آئی تھی.. اسکے سر پر کھڑی وہ سوچ رہی تھی کہ کن الفاظ میں اسے بیڈ پر سونے کو کہے.. مضطرب انداز میں انگلیاں مروڑتی وہ جھکی تھی اور ہولے سے اسے پکارا... مگر وہ ہنوز بے سدھ تھا.. وہ مزید جھکی تھی اور بھرپور انداز میں اسکا کندھا ہلایا تھا.. جانے وہ کچی نیند میں تھا یا یہ دل آئنور شاہ کی مخروطی انگلیوں کے لمس کا اثر تھا.. اس نے سیدھے ہوتے ہوئے اپنی ادھ کھلی سرخ آنکھوں سے دل آئنور شاہ کو دیکھا تھا.. اسکی سرخ ہوتی آنکھوں سے گھبرا کر آئنور نے چہرے کا رخ بدلا تھا..

"وہ.. آپ وہاں بیڈ پر آرام سے سو جایئے.. میں باہر جا رہی ہوں.." اپنی بات کہہ کر وہ رکی نہیں تھی.. پلٹ کر وہاں سے نکلتی چلی گئی.. جبکہ حیران پریشان سکندر شاہ درد سے پھٹتا سر مسلتے ہوئے بیڈ پر جا لیٹا.. بستر پر لیٹتے ہی اسے آئنور شاہ کی مخصوص خوشبو محسوس ہوئی تھی.. اس خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے... اسکے

www.novelsclubb.com

گھنی مونچھوں تلے لب مسکرائے تھے..اسے اپنا سر درد جاتا محسوس ہوا تھا..بستر پر پڑا کمبل اوڑھتے ہوئے اسے قرار ملا تھا..پھر اگلے دو منٹ میں وہ دوبارہ سو گیا...

■■■

کچن میں آکر اس نے حدید کے لیے دودھ گرم کیا اور پہلے سے دھلے فیڈر کو دوبارہ دھو یا دیا..دودھ بنا کر اس نے اپنے کمرے کا رخ کیا تھا جہاں رات بھر حدید نے صفوراں کو پریشان کر رکھا تھا..وہ دیوانہ وار آگے بڑھی تھی اور رونے کے باعث اسکے سرخ ہوئے گال چوم..

"میری جان..میرا بچہ.."اسے خود میں بھینچتی ہوئی وہ رو پڑی..

"کل رات میرے پاس کیوں نہیں لے کر آئی تم حدید کو..؟"وہ صفوراں پہ چیخی تھی..اسکے جارحانہ انداز پر بے چاری صفوراں ڈر گئی..

"وہ جی..کل رات تو..وہ جی آپکی..سکندر صاب کے ساتھ.."اسکے خطرناک تیور دیکھ کر وہ ایک پل کو رکی تھی..پھر بات بدلتے ہوئے فٹافٹ بولی...

"وہ جی بڑی بی بی نے منع کیا تھا جی.."اس نے ساری بات خدیجہ بیگم پر ڈالتے ہوئے جان چھڑائی...آئنور نے سر جھٹکا...

"ٹھیک ہے..تمہارے سکندر صاحب ابھی تھوڑی دیر تک آفس جاتے ہیں تو تم حدید کا سارا سامان انکے روم میں شفٹ کر دو..حدید آج سے ہمارے ساتھ ہی رہے گا.."فیڈر حدید کے منہ سے لگاتی ہوئی وہ اٹل لہجے میں بولی..صفوراں نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے حیرت سے اس بے رونق نئی نویلی دلہن کو دیکھا..وہ رات والے بیلو کاٹن کے سوٹ میں, بال کانوں کے پیچھے اڑستی کہیں سے بھی ایک دن کی دلہن نہیں لگ رہی تھی..شادی سے پہلے اسکی ستواں ناک میں چمکتی لونگ ہوا کرتی تھی مگر آج تو ناک سمیت کان..گلا..کلائیاں سب خالی تھیں..صفوراں نے تاسف سے سر ہلایا..پھر سکندر شاہ کے آفس چلے جانے تک وہ اپنے کمرے میں حدید کے ساتھ ہی مصروف رہی تھی...

www.novelsclubb.com

شام ڈھلنے سے پہلے ہی وہ حدید کا سارا سامان اپنے اور سکندر شاہ کے مشترکہ کمرے میں شفٹ کر چکی تھی.. آفس سے آنے کے بعد سکندر شاہ نے حدید کو اپنے کمرے میں دیکھ کر سکون کی سانس لی تھی.. ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے وہ پہننے کے لیے آف وائٹ شلوار سوٹ نکالنے کے بعد ڈریسنگ روم میں جا گھسا.. صوفے پر بیٹھی.. اپنے شفاف ناخنوں سے کھیلتی آئنور نے اسکی بے نیازی پر رخ پھیرتے ہوئے جھولے میں لیٹے حدید پر نظر ڈالی.. وہ چھوٹی چھوٹی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے ہاتھ پاؤں ہلاتے ہوئے شرارتیں کر رہا تھا.. وہ آنکھوں میں دنیا جہان کی ماما سمیٹے اسے محبت سے دیکھ رہی تھی... تبھی فریش فریش سا سکندر شاہ گیلے بالوں میں ہاتھ ہلاتا ڈریسنگ روم سے باہر آیا..

www.novelsclubb.com

(واش روم کا ایک دروازہ کمرے میں جبکہ دوسرا ڈریسنگ روم میں کھلتا تھا).. آف وائٹ شلوار سوٹ میں اسکا دراز قد نمایاں ہو رہا تھا.. ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اس نے سٹائل سے بلیک گرم چادر اپنے چوڑے شانوں پر ڈالی

تھی.. تبھی پیشانی پر بکھرے بال سمیٹتے ہوئے اسکی نظر آئینے میں بنتے دل آئنور شاہ کے عکس پر پڑی.. وائٹ ٹراؤزر پر ریڈ کھلتی ہوئی شرٹ میں اسکا متناسب سراپا بے حد جچ رہا تھا.. شہد رنگ بالوں کو جوڑے کی شکل میں مقید کرنے کے باوجود گلاب چہرے پر کچھ شرارتی لٹیں چپکی تھیں.. وہ گم صم سا پلٹا تھا اور اسکے سحر میں کھویا کھویا اسے یک ٹک دیکھنے لگا.. حدید کے ساتھ باتوں میں مگن وہ مسکرا رہی تھی... گرم نگاہوں کی تپش پر وہ چونکی لیکن اپنی طرف متوجہ سکندر شاہ کو دیکھ کر اسکی رفتار سے چلتی سانسیں پل میں مدھم ہوئی تھیں.. جانے کیسا نشہ تھا اس شخص کی آنکھوں میں کہ دل آئنور شاہ نے ہڑبڑا کر کندھے پر پڑا دوپٹہ شانوں پر پھیلا لیا.. سکندر شاہ بھی چونکتے ہوئے نگاہوں کا رخ بدل گیا.. مارے خفت کے آئنور کا چہرہ سرخ ہونے لگا... اپنی لاپرواہی پر ماتم کرتی وہ تیزی سے کمرے سے نکلتی چلی گئی.. سکندر شاہ نے ایک نگاہ خاص اسکی پشت پر ڈالی۔

دو منٹ بعد ہی صفوراں کمرے میں آئی تھی اور حدید کے جھولے کے پاس جا

www.novelsclubb.com

بیٹھی..اسے ایسا کرنے کا حکم یقیناً دل آئنور نے دیا تھا..اسے حدید کا خیال رکھنے کی تاکید کرنے کے بعد وہ خود بھی ڈنر کے لیے لاؤنج میں آگیا تھا...

■■■

کمرے میں تین نفوس ہونے کے باوجود صرف ایک ننھے وجود کی کھلکھلاہٹیں کچھ شور پیدا کر رہی تھیں...سامنے بیڈ پر لیٹا سکندر شاہ اپنے موبائل میں جانے کون سے خزانے ڈھونڈ رہا تھا جبکہ صوفے پر ٹانگیں لٹکائے بیٹھی دل آئنور حدید کا جھولا ہلاتے ہوئے اسکی قلقاریوں پر خود بھی مسکرا رہی تھی..نکاح کے دوسرے دن سے ہی اس نے صوفہ سنبھال لیا تھا..بات جو بھی تھی..اسے سکندر شاہ کی بے آرامی گوارہ نہیں تھی..انہیں ایک دوسرے سے بندھے ایک ماہ ہونے کو تھا مگر انکے بیچ فاصلے پہلے دن سے اب تک برقرار تھے..ان فاصلوں کے باوجود کئی بار دل آئنور نے سکندر شاہ کی نگاہوں کا خاص تاثر محسوس کیا تھا مگر خود کو جھٹلاتی وہ بس حدید تک محدود تھی..ادھر اُدھر دیکھتا حدید اب سونے کی تیاریوں تھا..چھوٹی

www.novelsclubb.com

چھوٹی آنکھیں بند کرتا وہ دل آئنور شاہ کو بہت پیارا لگا تھا.. حدید کو سوتے دیکھ اسکا دل انجانے خدشے سے دھڑکا. سکندر شاہ آج ابھی تک جاگ رہا تھا اس پہ مستزاد اسکی شہد رنگ آنکھیں مسلسل اسی کی جانب دیکھ رہی تھیں.. سٹپٹاتے ہوئے اس نے ٹانگیں صوفے پر پھیلا لیں.. وہ روز رات کو اسکے سونے کا انتظار کیا کرتی اور جب تک وہ سو نہ جاتا کبھی میگزین دیکھتی رہتی یا موبائل پر گیم کھیلتی رہتی, جیسے ہی اسے لگتا کہ وہ گہری نیند میں ہے وہ لائیٹ آف کر کے خود بھی لیٹ جاتی.. مگر پھر بھی ایک انجانا سا خوف اسکے دل میں کنڈلی مارے بیٹھا رہتا.. وہ کوئی غیر نہیں اسکا شوہر تھا.. اس پر ہر طرح سے حق رکھتا تھا مگر جانے کیوں...

وہ اس وقت سے ڈرتی تھی..

www.novelsclubb.com

اس سوچ سے بھاگتی تھی..

کیونکہ وہ شجعیہ شاہ کی روح کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی تھی..

شاید وہ بے وقوف تھی..ہاں یقیناً وہ بے وقوف ہی تھی..اپنی سوچوں میں گم وہ چند پل کے لیے بے خبر ہوئی تھی تبھی وہ اسکے سر پر آ کھڑا ہوا..اسکے مخصوص پرفیوم کی خوشبو محسوس کرتے ہوئے وہ چونک اٹھی اور سیدھے ہوتے ہوئے اپنے سر پر کھڑے سکندر شاہ کو دیکھ کر وہ ساکت رہ گئی..وہ مکمل طور پر اسکی طرف متوجہ تھا..دل آئنور نے بے نیازی سے رخ پھیرتے ہوئے اسے نظر انداز کیا تھا..جبکہ دل کی حالت حد سے سوا تھی..بظاہر سے مضبوط بنتی مگر اندر سے خوفزدہ دل آئنور صوفے پر ہی اپنے آپ میں سمٹی..اسکی اس بچگانہ حرکت پر سکندر کے لب مسکرائے تھے..وہ جھکا اور اپنے دونوں ہاتھ اسکے دائیں بائیں صوفے کی پشت پر ٹکاتے ہوئے اسکی خوبصورت بھوری آنکھوں میں اپنی شہد رنگ دلکش آنکھیں گاڑھی تھیں..جبکہ اسے یوں جھکتے دیکھ دل آئنور شاہ کا دل کانپ اٹھا..سکندر شاہ نے بغور اسکے کانپتے ہاتھ دیکھے تھے..

یہ آنکھیں..

www.novelsclubb.com

یہ پلکیں..

یہ لب...

یہ رخسار..

کس قدر سوچا تھا اس نے.. کس قدر چاہا تھا.. چار سال.. ہاں چار سال..

پل پل...

ہر پل... تڑپا تھا وہ اسے دیکھنے کے لیے.. اور پچھلے ایک ماہ سے وہ اسکے ساتھ.. اسکے پاس.. اسکے کمرے میں.. اسکی ملکیت میں تھی.. پھر بھی کتنی دور تھی وہ اس سے.... دیوانہ وار اسکے چہرے کا ایک ایک نقش آنکھوں کے ذریعے دل میں اتارتے ہوئے وہ مزید جھکا تھا.. دل آئنور نے بے بسی سے رخ موڑ لیا..

****

سکندر شاہ نے بغور اسکے کانپتے ہاتھ دیکھے تھے..

یہ آنکھیں..

یہ پلکیں..

یہ لب...

یہ رخسار..

کس قدر سوچا تھا اس نے.. کس قدر چاہا تھا.. چار سال.. ہاں چار سال..

پل پل...

ہر پل... تڑپا تھا وہ اسے دیکھنے کے لیے.. اور پچھلے ایک ماہ سے وہ اسکے ساتھ.. اسکے پاس.. اسکے کمرے میں.. اسکی ملکیت میں تھی.. پھر بھی کتنی دور تھی وہ اس سے.... دیوانہ وار اسکے چہرے کا ایک ایک نقش آنکھوں کے ذریعے دل میں اتارتے ہوئے وہ مزید جھکا تھا.. دل آئنور نے بے بسی سے رخ موڑا تھا.. سختی سے میچی ہوئی آنکھوں سے شفاف قطرے ٹوٹ کر رخسار پر بکھرے تھے.. سکندر شاہ

www.novelsclubb.com

ہوش میں آیا.. گھنی مونچھوں تلے لب سختی سے آپس میں بھینچتے وہ سیدھا ہو گیا. وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی اور وہاں سے بھاگ جانے کو آگے بڑھی تبھی سکندر شاہ نے اسکی نازک کلائی پکڑ کر اسکا رخ ایک جھٹکے سے اپنی جانب موڑ لیا۔۔ بھیگی پلکیں اُٹھا کر آئنور نے احتجاجاً اسکی طرف دیکھا۔۔ لال سرخ آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتا وہ برداشت کی انتہاؤں پر تھا.. آئنور کی بھیگی آنکھیں اسکا دل کاٹنے کو کافی تھیں.. وہ بے دردی سے مسکرایا پھر اسکے رخسار پر بہتے آنسو صاف کرتا وہ گمبھیر لہجے میں بولا تو لہجے کی معنی خیزی آئنور کے پورے وجود میں تھرتھراہٹ دوڑا گئی..

"مجھ سے بچنے کے تمہارے تمام حفاظتی بند بڑی بے دردی سے توڑ ڈالنے کو جی چاہتا ہے مگر.. تمہارے یہ آنسو.. یہ آنسو میری راہ روک لیتے ہیں.." انگلی کے پورے پر اسکا آنسو لیتے ہوئے وہ اسے متوحش کر گیا تھا.. پھر خود کو کنٹرول کرتے

www.novelsclubb.com

ہوئے اسے صوفے پر دھکیلتا وہ سٹڈی روم کی طرف بڑھا.. پھر اچانک رکا تھا اور دوبارہ گویا ہوا..

"اور وہ جو تم نے خود کو آگ لگانے والی دھمکی دی تھی ناں.. میں ایسی بودی دھمکیوں سے ہر گز نہیں ڈرتا.. سو آئندہ مجھے مت دھمکانہ مسز دل آئنور شاہ.." مسکراتے لہجے میں کہتا وہ اسکا دل جلا گیا تھا.. البتہ سرخ ہوتی آنکھیں اسکی مسکراہٹ کا ساتھ دینے میں ناکام رہی تھیں... دل آئنور نے بے بسی سے روتے ہوئے خود کو صوفے پر گرا لیا.. جبکہ سٹڈی روم میں موجود سکندر شاہ نے ساری رات سگریٹ سلگائی تھی...

■■■

www.novelsclubb.com

یوں تو یہ زندگی

پچھتاوؤں پہ ہے محیط..!

جس لمحے اترے دل میں تم

اس لمحے کا دکھ ہے..!

گال پہ پھسلتا آنسو صاف کرتی وہ شدید اذیت میں مبتلا تھی..اپنے پرانے کمرے کی کھڑکی کے پردے ہاتھ سے پیچھے کرتی وہ غروب ہوتے سورج کو دیکھ رہی تھی... گزشتہ رات کا منظر اسکی بھوری آنکھوں کے سامنے گھوما تھا..کیا تھا اس شخص کی آنکھوں میں...؟

کیسی تپش تھی اس لمس میں..؟آئنور نے اپنی بائیں کلائی پر دوسرے ہاتھ کی انگلیاں پھیری تھیں...یہی کلائی تو پکڑی تھی اس نے..آئنور کو اپنی کلائی پر سکندر شاہ کا لمس زندہ ہوتا محسوس ہوا...اپنی دودھیا کلائی جلتی محسوس کرتے ہوئے کلائی کو رگڑا تھا..آنسو پھر سے رواں ہو گئے..کیوں کر رہا تھا وہ یہ سب..کیوں اسکے سوئے جذبات جگا رہا تھا وہ شخص..؟؟

کیسے تقاضے تھے ان آنکھوں میں جنہوں نے دل آئنور شاہ کو ساری رات جگایا تھا...

www.novelsclubb.com

کتنی بے بسی تھی اس لہجے میں جب وہ اس سے مخاطب ہوا تھا...

تو کیا واقعی اسکے آنسو سکندر شاہ کے لیے معنی رکھتے تھے..؟

اپنے آنسو انگلی کے پور پر چنتی وہ حیرت سے سوچ رہی تھی... تبھی اسے چار سال پہلے کی وہ بھیانک رات یاد آئی تھی..

کتنا روئی تھی وہ..؟

کتنا گڑگڑائی تھی وہ..؟

مگر کتنا بے حس ہو گیا تھا وہ شخص..؟

اپنا احسان جتا کر اسکا دل توڑ کر چلتا بنا تھا.. تو اب جو اسکی آنکھوں میں درد تھا.. وہ کیوں تھا..؟

www.novelsclubb.com

ہزاروں سوال اسکے اندر سر اٹھا رہے تھے.. سورج کب کا ڈھل چکا تھا.. شام کے سائے اپنے پر پھیلاتے رات کی آمد کے لیے بے تاب تھے...

نہیں سکندر شاہ.. وہ جو تقاضے ہیں....

وہ جو انہونی خواہشات آپ دل میں لیے پھر رہے ہیں.. وہ آپ نہیں ہیں سکندر...

آپ بلکل نہیں ہیں.. وہ تو آپکے اندر کا ایک کمزور مرد ہے... جو اپنی بیوی سے اپنا حق وصول کرنا چاہتا ہے.. مگر آپ کی یہ خواہش... خواہش ہی رہے گی.. دل آئنور شاہ اتنی ارزاں نہیں کہ آپ مجھے جب.. چاہیں گے... ہاتھ بڑھا کر تسخیر کر لیں گے... کبھی نہیں.. کبھی بھی نہیں.. نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس نے اپنے آنسو صاف کیے تھے... گلابی ہوتی آنکھوں کو جھپکتے ہوئے اس نے سیاہ ہوتے آسمان کو دیکھا.. کھڑکی کے پردے برابر کرتے ہوئے وہ پلٹی تھی اور اپنے کمرے سے نکلتی ہوئی زینہ اترتی نیچے چلی آئی.. سامنے ہی لاؤنج کے صوفہ پر بیٹھا سکندر شاہ اپنے بیٹے سے لاڈ کر رہا تھا.. بے نیازی سے سر جھٹکتی آئنور شاہ کچن میں چلی آئی... سکندر شاہ نے بغور اسکے سرخ چہرے کو دیکھا تھا...

www.novelsclubb.com

حدید کو گود میں اٹھائے وہ اسکے پیچھے کچن میں چلا آیا.. خانساماں کی بیوی رات کے کھانے کے بعد کے برتن صاف کر رہی تھی جبکہ وہ خود شیلف سے ٹیک لگائے زمین کو گھور رہی تھی.. اسکا جب دل کرتا کچن میں گھس کر خانساماں کو بھیج کر خود کھانا بنا لیتی وگرنہ پورا پورا دن کچن میں جھانکتی تک نہ تھی.. آج بھی اپنی پریشانی کے سبب وہ نہ تو کھانا بنا سکی تھی اور نہ ہی کھانے کے وقت پر نیچے آئی تھی.. اسے یاد آیا کہ اپنے کمرے میں کھڑی جب وہ خود سے الجھ رہی تھی اس دوران صفوراں اسے کھانے کے لیے بلانے آئی تھی مگر اس نے انکار کر دیا تھا...

اس وقت بھی بھوک کا احساس بھلائے.. سکندر شاہ کی موجودگی سے انجان وہ چمکتے فرش کو گھور رہی تھی.. اسکی نوکدار بھیگی پلکیں اور سرخ ناک اسکے رونے کی گواہی دے رہی تھی.. اور بلاشبہ سکندر شاہ اسکے رونے کی وجہ بخوبی جانتا تھا.. جتنا وہ اسکے آنسوؤں سے تڑپتا تھا وہ اتنا ہی رو کر اسکے دل پر آریاں چلاتی تھی... آئنور اور اپنے بیچ فاصلہ طے کرتا وہ اسکے سامنے جا کھڑا ہوا... اسکے قدموں پر نظر پڑتے ہی دل

www.novelsclubb.com

آئنور شاہ نے اپنی جھکی پلکیں اٹھائی تھیں.. گلابی آنکھوں میں اسکے لیے بے گانگی ہی بے گانگی تھی.. سکندر شاہ نے بمشکل اسکی حسین آنکھوں کا وار برداشت کیا تھا...

"تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا؟؟"اس نے نرم لہجے میں رخ موڑ کر کھڑی دل آئنور شاہ کو اس ایک ماہ میں باضابطہ طور پر پہلی بار مخاطب کیا تھا.. کچن میں ملازمہ کی موجودگی کے باوجود وہ رخ موڑے کھڑی رہی..

اس نظر اندازی کے مظاہرے پر سکندر شاہ کو اپنی بے عزتی محسوس ہوئی تھی مگر خون کے گھونٹ بھرتے ہوئے وہ دوبارہ گویا ہوا تھا..

"دل.. میں پوچھ رہا ہوں تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا.."سکندر کے کاندھے سے لگا حدید باپ کو اپنی طرف متوجہ نہ پا کر.. اب رونے کی تیاریوں میں تھا..

"دل نہیں کر رہا تھا میرا.."سخت لہجے میں جواب دیتی وہ برتن دھوتی ملازمہ کو اپنی جانب متوجہ کر گئی تھی.. اسکے متوجہ ہو جانے پر سکندر شاہ نے اسے وہاں سے بھیجنے کو کہا...

"سفینہ آپ جائیں.. باقی کام صبح کر لیجئے گا.." وہ سر اثبات میں ہلاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی... دل آئنور نے سلگ کر اسے دیکھا..

"یہاں بیٹھو.." ایک ہاتھ سے اسے کلائی سے پکڑ کر چھوٹے ٹیبل کے پاس پڑی چیئرز میں سے ایک پر بٹھاتے ہوئے سکندر شاہ نے دوسرے ہاتھ سے روتے ہوئے حدید کو سنبھالتے ہوئے صفوراں کو آواز دی تھی.. اگلے ہی پل وہ بوتل میں سے جن کیطرح حاضر ہوئی تھی..

"جی صاب جی.."

"آئنور بی بی کے لیے کھانا لگاؤ.." آئنور کی کلائی اب تک اسکے ہاتھ میں تھی.. وہ خود بھی دوسری چیئر پر بیٹھ گیا.. حدید کو چپ کرواتے ہوئے وہ ایک مشفق باپ لگ رہا تھا.. دل آئنور شاہ نے کلائی چھڑانے کی کوشش نہیں کی تھی البتہ اسکا سرخ پڑتا چہرہ اسکے ضبط کی گواہی دے رہا تھا.. کھانا لگانے کے بعد صفوراں حدید کو سلانے کے لیے لے گئی... وہ پانچ ماہ کا ہو چکا تھا اور اب اپنے سونے کی ٹائمنگ بدل

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہا تھا.. صفوراں کے جاتے ہی اس نے سکندر شاہ کے ہاتھ میں مقید اپنی کلائی چھڑانے کے لیے بھرپور مزاحمت کی تھی..

مگر افسوس کہ اسکی گرفت مضبوط تھی.. سکندر شاہ نے نوالہ بنا کر اسکی طرف بڑھایا تھا... آئنور نے منہ پھیر لیا.. اسکا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے اس نے دوبارہ نوالہ اسکی طرف بڑھایا تھا.. مارے بے بسی کے اسکی آنکھیں چھلک پڑیں.. سکندر شاہ کے دل پر گھونسا پڑا تھا.. سکندر نے اسکی کلائی پر اپنی گرفت ہلکی کر دی.. اگلے ہی پل اپنی کلائی چھڑاتے ہوئے وہ اٹھی تھی اور وہاں سے نکلنے کو آگے بڑھی..

اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے دل آئنور کو کندھوں سے تھاما تھا.. اسکی بھوری آنکھوں میں شرارے دوڑنے لگے...

www.novelsclubb.com

خود کو تکلیف دے کر کیا ملتا ہے تمہیں.. کیوں خود کو سزا دے رہی ہو؟؟" اسکی گلابی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولتا وہ اس پل بے بسی کی عملی تصویر لگ رہا تھا.. دل آئنور نے ایک جھٹکے سے خود کو اسکی آہنی گرفت سے آزاد کروایا تھا...

"مجھے میں نہیں... آپ تکلیف دے رہے ہیں.. یہ.. یہ جو ہمدردی جتا رہے ہیں ناں آپکی... یہ ہمدردی مجھے تکلیف دے رہی ہے... آپ پلیز اپنی یہ "ہمدردی" اپنے پاس.. اپنی جیب میں سنبھال کر رکھیں... ویسے بھی آپکی انہی ہمدردیوں کی بدولت میں آلریڈی کافی نقصان اٹھا چکی ہوں... سو پلیز.." لفظ ہمدردی پر بار بار زور دیتی وہ اسے اذیت میں مبتلا کر گئی تھی..

"تم مجھے میری غصے میں کہی گئی بات کا طعنہ دے رہی ہو..!" سکندر شاہ کے لہجے میں دکھ بول رہا تھا.. وہ تلخی سے مسکرائی...

"میں آپکو طعنہ نہیں دے رہی... بس خود کو اس اوقات میں رکھنا چاہتی ہوں جو آپ نے مجھے چار سال پہلے دکھائی تھی.." تلخی سے کہتی وہ اسے مزید ملامت کر گئی

www.novelsclubb.com

تھی.. سکندر اس بپھری ہوئی موج کو تھامنے آگے بڑھا.. وہ دو قدم مزید دور ہوئی...

"دل پلیز... آئی کانٹ بئیر یور اگنورنس... پلیز کم نئیر..."

i cant bear your ignorance..please come near..)

اسکی طرف ہاتھ بڑھاتا وہ ملتجی لہجے میں بولا تھا.. دل آئنور شاہ نے نم ہوتی آنکھوں سے سر کو نفی میں ہلایا...

"جھوٹ بول رہے ہیں آپ.. کوئی پرواہ نہیں ہے آپکو میری... نہیں چاہیئے آپکی ہمدردی... پلیز.. اور میں لاسٹ ٹائم کہہ رہی ہوں آپ کو.. آئندہ میرے پاس مت آیئے گا.. ورنہ کچھ کر گزرنے میں وقت نہیں لگے گا مجھے..." بھیگے لہجے سمیت آنکھوں میں جنون لیے وہ سکندر شاہ کو حیران کر رہی تھی.. اسکا آئنور کی

جانب بڑھا ہاتھ پہلو میں آ گرا... اگلے ہی پل وہ وہاں سے بھاگتی چلی گئی... سکندر شاہ نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں...

■ ■ ■

فراق یار کی بارش

ملال کا موسم

ہمارے شہر میں اترا

کمال کا موسم

سردی کی بارش میں بھیگتی وہ سردی کے احساس سے ماورا سوئمنگ پول کے پانی میں ٹانگیں لٹکائے بیٹھی تھی.. جنوری کے خنک مہینے میں.. تیز بارش میں بھیگتی وہ اپنے جلتے دل میں دہکتے الاؤ کو بجھانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی... روزانہ معمول کے مطابق.. آج بھی سکندر شاہ کے سو جانے کے بعد وہ بھی سو جانا چاہتی تھی.. مگر دھڑکنوں کے بڑھتے شور سے گھبرا کر وہ باہر چلی آئی تھی... حدید اور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سکندر دونوں گہری نیند میں تھے جبکہ خدیجہ بیگم اور نبیل شاہ بھی جنوری کی سرد رات میں خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے...دبے پاؤں چلتی وہ سوئمنگ پول تک آئی تھی..ایک پل کو تیز بارش نے اسکو ٹھٹھرا کر رکھ دیا تھا مگر اگلے ہی پل وہ خود کو تکلیف دینے کی غرض سے پول میں ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گئی... ٹھنڈ میں بارش کے پانی میں بھیگتی وہ پھر سے اسی شخص کے بارے میں سوچ رہی تھی جسکی ہر یاد سے وہ بچنا چاہتی تھی..سکندر شاہ کی عنایتیں اسکے سوئے جذبات جگا دیتی تھیں..وہ جتنا اسکے لمس سے بھاگنے کی کوشش کرتی وہ اتنا ہی اسکے گرد حصار تنگ کر رہا تھا..بارش میں یونہی بھیگتے بھیگتے جانے کتنا وقت بیت گیا تھا مگر وہ کمرے میں واپس جانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی..اسکے چہرے سے پھسلتے پانی میں چند نمکین قطرے بھی شامل تھے جو اسکی بھوری آنکھوں سے بہتے ہوئے اسکی آنکھوں کو سرخ کر چکے تھے..رات کی تاریکی حد سے سوا تھی..دل آئنور شاہ کی رگوں میں دوڑتا خون منجمد ہونے لگا تھا مگر بارش کسی طور رکنے کو تیار نہ تھی..برف ہوتا وجود

www.novelsclubb.com

بے جان ہونے کو تھا.. "آپکے قرب سے بہتر یہ موت ہے سکندر شاہ..." روتی آنکھوں میں درد لیے وہ بڑبڑائی تھی.. دل میں دبی سکندر شاہ کی محبت تڑپنے لگی تھی... بین کرتی محبت اسکی سنگدلی پر اسے کوس رہی تھی مگر اپنے کان بند کیے وہ بے حس بنی بیٹھی رہی...

■■■

نائٹ بلب کی روشنی میں ویل فرنشڈ ہیٹڈ کمرے میں آرام دہ بیڈ پر کمبل اوڑھے لیٹا وہ شخص گہری نیند سے جاگا تھا... دل معمول سے زرا ہٹ کر دھڑک رہا تھا.. سائیڈ لیمپ آن کرتے ہوئے اس نے گردن گھما کر صوفے کی جانب دیکھا تھا.. خالی صوفہ اسکا منہ چڑا رہا تھا.. جھٹکے سے کمبل خود پر سے اتارتے ہوئے وہ صوفے کے پاس رکھے جھولے کی طرف بڑھا.. چھوٹے سے گرم کمبل میں لپٹا وہ پر سکون سا سو رہا تھا.. جب حدید بھی یہاں تھا تو وہ.. وہ کہاں تھی.. سکندر شاہ نے پلٹ کر ڈریسنگ روم کے ادھ کھلے دروازے کی طرف دیکھا جسکی آف لائٹ بتا رہی تھی

www.novelsclubb.com

کہ دل آئنور شاہ وہاں نہیں ہو گی.. مگر پھر بھی اپنے دل سے مجبور وہ تیزی سے ڈریسنگ روم میں داخل ہوا.. لائٹ آن کرنے پر وہ اسے وہاں کہیں نظر نہیں آئی تھی.. واش روم کی لائٹ بھی آف تھی.. صورتحال تشویش ناک تھی.. بھلا اس وقت وہ کہاں جا سکتی تھی.. تبھی اسکے دماغ میں بجلی کی طرح کوندا لپکا تھا.. ایک بار پھر سے حدید کے گہری نیند میں ہونے کا اطمینان کر کے وہ تقریباً بھاگتے ہوئے دل آئنور شاہ کے پرانے کمرے میں گیا.. لائٹ آن کرنے پر اسکی نظر بے شکن بیڈ کی چادر پر پڑی تھی.. کمرے کی ہر شے کی اپنی جگہ پر موجودگی اس بات کی گواہی دے رہی تھی کہ وہ یہاں بھی نہیں آئی... سکندر شاہ کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا...

کہاں...؟ کہاں ہو گی وہ اس وقت... آنکھوں میں کچی نیند کا خمار لیے وہ کمرے کے وسط میں کھڑا سوچ رہا تھا کہ سیاہ آسمان پر بجلی چمکی... بجلی کی دہاڑ نے اسے تیز برستی بارش کا احساس دلایا تھا.. وہ سرعت سے اگلے لان میں کھلتی کھڑکی کی جانب بڑھا تھا.. بھاری پردے سرکاتے ہوئے ونڈو ڈور باہر کی طرف دھکیلتے ہی بارش کی

www.novelsclubb.com

پھوار یخ ہوا کے سنگ اسکے چہرے سے ٹکرائی تھی... سکندر شاہ نے بے تابانہ پورے لان میں نگاہ دوڑائی... رات کی تاریکی میں فقط ایک بلب جل رہا تھا جسکی زرد روشنی میں اسے وہ سوئمنگ پول کنارے بیٹھی نظر آئی تھی... اسے اس سرد موسم میں بھیگتے دیکھ سکندر شاہ کا دل پل میں سکڑا تھا... وہ بنا وقت ضائع کیے سرعت سے نیچے کو بھاگا ڈوبتے ابھرتے دل کے ساتھ وہ ایک منٹ سے بھی کم وقت کے وقفے میں اسکے پاس پہنچا تھا.. کسی پتھر کے مجسمے کی مانند بت بنی بیٹھی وہ لڑکی سکندر شاہ کے وجود میں آگ لگا گئی تھی.. اسکی رگ رگ میں تکلیف خون بن کر دوڑنے لگی... ہڈیوں کو ٹھٹھرا دینے والی یخ ہوا اور بارش میں جانے کب سے وہ وہاں بیٹھی تھی.. سکندر نے فوراً سے پہلے اسکو اپنے مضبوط بازوؤں میں بھر لیا.... دل آئنور شاہ نے برف ہوتے جسم کو بے جان ہوتا محسوس کیا.. باوجود چاہنے کے وہ کوئی مزاحمت نہیں کر پائی تھی.. اسکی مضبوط پناہوں میں آتے ہی دل آئنور شاہ نے اپنی گلابی آنکھیں بند کر لیں.. اسکو حواس گنواتے دیکھ سکندر شاہ کی بے چینیوں

www.novelsclubb.com

میں اضافہ ہوا تھا..اسکے بے سدھ وجود کو بیڈ پر لٹا کر سکندر نے اسے گرم کمبل اوڑھایا تھا..روم ہیٹر آن ہونے کے باوجود سکندر شاہ کو آئنور کی بجائے اپنا وجود برف ہوتا محسوس ہو رہا تھا....سکندر شاہ کے چہرے سے چھلکتی پریشانی اور تکلیف قابل دید تھی..

درد سے لال سرخ ہوتی آنکھوں کو اسکے صبیح چہرے پر ٹکائے وہ وہ ضبط کے کڑے مرحلے سے گزر رہا تھا..وہ لڑکی مسلسل اسے اذیت میں مبتلا کر رہی تھی..اپنے آپ کو تکلیف میں مبتلا کر کے در حقیقت دل آئنور شاہ نے سکندر شاہ کی جان سولی پر لٹکا دی تھی..اسکے قریب بیٹھتے ہوئے وہ اس کا سر دہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں دباتے ہوئے سہلانے لگا.اسکی شفاف نیلی پڑتی ہتھیلیاں رگڑتے ہوئے سکندر شاہ کو خود اپنے دل کی دھڑکنیں حد درجہ مدھم سنائی دے رہی تھیں..جیسے کہیں کچھ ڈوب رہا تھا...وہ دل کی اس حالت سے بخوبی واقف تھا..

www.novelsclubb.com

ہاتھ بڑھا کر سکندر نے اسکی سر د پیشانی کو چھوا..نیلے پڑتے گداز لب سکندر شاہ کی توجہ کھینچ رہے تھے..لب بھینچتے ہوئے اس نے اپنا رخ پھیر لیا..اسکی بے خبری میں وہ اپنا کوئی حق استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا..وہ آلریڈی ڈاکٹر کو فون کر چکا تھا..وہ فوری طور پر پہنچا تھا..اسکا مکمل چیک اپ کرنے کے بعد ڈاکٹر نے اسے انجکشن دیا تھا اور ایک نسخہ لکھ کر دیا تھا..اسے بری طرح ٹھنڈ لگ چکی تھی..

"انکی حالت کی وجہ صرف ٹھنڈ ہی نہیں ہے..شاید آپکے درمیان کوئی چپقلش رہی ہے..؟"ڈاکٹر نے دھیمے لہجے میں استفسار کیا..اس نے بھنچے ہوئے ہونٹوں کے ساتھ سر بہت ہولے سے نفی میں ہلایا..

"ہائپر ٹینشن کی وجہ کچھ تو ہو گی..اسٹریس یونہی تو کری ایٹ نہیں ہو جاتی."

قدرے مدھم لہجے میں بولتا ہوا ڈاکٹر نرمی سے مسکرایا تھا..سکندر شاہ نے کوئی جواب نہیں دیا..

www.novelsclubb.com

"میں نے انہیں انجکشن دے دیا ہے.. صبح ناشتے کے بعد آپ یہ میڈیسن انہیں دے دیجئے گا.. کچھ دیر بعد انکی حالت سنبھل جائیگی.. مگر انکے لیے پر سکون رہنا زیادی ضروری ہے.. ایک تو ہائپر ٹینشن اور دوسرے یہ ٹھنڈ... انکی کوئی دماغی وین بھی ڈیمج ہو سکتی تھی, اگر آپ اپنی وائف سے محبت کرتے ہیں تو آپکو انکا بہت خیال رکھنا ہو گا.." ڈاکٹر نے مزید چند ہدایات دی تھیں اور پھر چلا گیا.. وہ کتنی دیر چپ چاپ کھڑا اسکی سمت بے بسی سے تکتا رہا پھر چیئر بیڈ کے قریب گھسیٹتے ہوئے اس پر بیٹھ گیا..

کچھ دیر بعد وہ باقاعدہ کپکپانے لگی تھی.. پھر آہستہ آہستہ اسکا باڈی ٹمپریچر نارمل ہونے لگا تھا.. ہر بیس منٹ بعد وہ ہاتھ بڑھا کر اسکو چیک کر رہا تھا.. نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور ہو چکی تھی..

بہت کڑے لمحے تھے یہ.. آنکھوں میں وارفتگی لیے وہ اسکے معصوم چہرے کا ایک ایک نقش دیوانہ وار تک رہا تھا.. کوئی بے خودی تھی جو اسے دیوانہ کر رہی تھی.. وہ

www.novelsclubb.com

اس سمے دنیا کو آگ لگا دینا چاہتا تھا.. اگر واقعی اسے کچھ ہو جاتا تو جانے وہ کیا کر بیٹھتا..

نم ہوتی خون رنگ آنکھوں کو موندتے ہوئے اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا.. ایک تھکا ہوا آنسو اسکی کنپٹیوں میں جذب ہوا تھا.. لاتعداد سوچیں اسکے دماغ میں پنپتے ہوئے اسے ڈسنے کو تیار تھیں.... رات کی تاریکیاں اپنے پر سمیٹتی صبح کے اجالوں کو خوش امدید کہنے لگی تو.. سورج کی پہلی کرن روشنی پھیلاتے ہی اسکے لیے نیند کا پیغام لے آئی.. سکندر شاہ نے اپنی آنکھوں میں نیند اترتی محسوس کی تھی..

■■■

سر بہت بھاری ہو رہا تھا. بند ہوتے پپوٹوں کو اس نے بمشکل کھولا تھا. کتنی دیر تک ذہن بلکل ماؤف رہا تھا. سمجھ میں کچھ نہ آیا تھا.. وہ خالی خالی آنکھوں سے کمرے کے چار سمت دیکھتی رہی تھی.. یہ وہ منظر تو نہیں تھا.. گرم کمبل اسکے پورے وجود کو ڈھانپے ہوئے تھا. واش روم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی.. وہ کسی قدر چونکی

www.novelsclubb.com

تھی.. مگر حواس اتنے بیدار نہ تھے.. سمجھنے کی کوشش میں اس نے پوری کی پوری آنکھیں کھول دی تھیں.. تبھی واش روم کا دروازہ کھلا تھا اور دوسرے ہی لمحے وہ اسکے روبرو تھا.. آنکھوں کے سرخ ڈورے اسکے رات بھر جاگنے کی چغلی کھا رہے تھے.. دل آئنور کو بستر سے اٹھتا دیکھ وہ سرعت سے اسکی جانب بڑھا تھا.. دل آئنور اٹھ کر بیٹھی تھی.. اسکے نزدیک بیٹھتے ہوئے سکندر شاہ نے اگلے ہی پل اسکا مومی ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیا تھا. دوسرے ہاتھ سے اسکے چہرے پر چپکے بال نہایت توجہ سے ہٹاتے ہوئے وہ بے خود سا بولا تھا...

"اب کیسا فیل کر رہی ہو..." دل آئنور شاہ نے اسکی ہتھیلی میں مقید اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے رخ پھیر لیا.. پشت پر بکھرے بھورے بال سمیٹتے ہوئے وہ بستر سے اٹھنا ہی چاہتی تھی.. تبھی اپنی ذات کی نفی سکندر شاہ سے برداشت نہیں ہوئی تھی.. ہاتھ بڑھا کر اسکے نازک وجود کو اپنی جانب کھینچ لیا.. اگلے ہی پل وہ اسکی مضبوط پناہوں میں تھی.. اسکی مرمریں کمر کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے سکندر

www.novelsclubb.com

شاہ نے اسے خود سے قریب ترین کیا تھا.. دل آئنور کی جان پر بن آئی.. اپنی دونوں ہتھیلیاں اسکے سینے پر رکھ کر اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتی وہ مکمل طور پر بے بس نظر آرہی تھی.. دور ہونے کی بجائے سکندر نے اسے مزید خود سے قریب کیا تھا... دل آئنور شاہ نے اسکی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے ہوئے بے بسی سے اپنا سر اسی کے کاندھے پر ٹکا دیا..

"مجھ سے دور جانے کی کوششیں مت کیا کرو دل... میں مزید پاگل ہونے لگتا ہوں.. مت کیا کرو ایسے.. پلیز مت کیا کرو.." اسے خود سے لگائے اسکے شہد بالوں کو سہلاتے ہوئے وہ محبت سے چور لہجے میں بولتا دل آئنور شاہ کی آنکھیں نم کر گیا تھا..

www.novelsclubb.com

"چھوڑ دیں مجھے... پلیز چھوڑ دیں.." اس سے الگ ہونے کی کوشش میں ہلکان ہوتی وہ بلکنے لگی۔۔ سکندر نے اسکے لرزتے وجود کو دھیرے سے خود سے الگ

کیا۔۔ پھر اسکی آنکھوں میں اپنی خون چھلکاتی آنکھیں گاڑتے ہوئے اٹل لہجے میں بولا تھا..

" گزشتہ رات میں نے جس تکلیف میں گزاری ہے.. وہ میں شاید ہی بیان کر سکوں.. مگر آئندہ اگر تم نے خود کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو بخدا پوری دنیا کو آگ لگا دونگا.."

سکندر شاہ کے لہجے میں شدتیں بول رہی تھیں جنکو جھٹلاتے ہوئے اس نے اپنے دماغ کی سنی تھی...

"کیوں.. کس لیے... کس وجہ سے کر رہے ہیں آپ یہ ڈرامہ.. نہیں چاہیئے مجھے آپکی ہمدردی.. نہ ہی مجھے اس بات سے کوئی سروکار ہے کہ آپ کتنی تکلیف میں رہے ہیں... بہت پہلے ہی آپ مجھے یہ باور کروا چکے ہیں کہ میں آپکے لیے میٹر

نہیں کرتی.. وہ صرف ہمدردی تھی جو آپکو مجھ سے تھی.. کیونکہ میری ماں مجھ سے دور تھی... مگر اب... اب یہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں... یہ سب کیا ہے..؟؟ کیوں ہے؟؟ اب تو میری ماں کو میں عزیز ہوں.. اب تو سب ٹھیک ہے... پھر کہاں.. کیا غلط ہے سکندر شاہ..؟؟" اسکی شرٹ کے کالر کو مٹھیوں میں بھینچتی وہ پھٹ پڑی.. آنسو متواتر پلکوں کی باڑ توڑ کر رخساروں پر پھسل رہے تھے.. سکندر شاہ نے تکلیف کی انتہاؤں پر بلکتے اپنے دل کو سنبھالا تھا.. لب بھینچے وہ مسلسل روتی ہوئی آئنور کو دیکھ رہا تھا.. جو کہ اب کہہ رہی تھی..

"مجھ سے تو چلیں ہمدردی تھی نہ آپکو.. شنجی آپی سے تو محبت تھی... کہاں گئی وہ محبت.. کدھر گئے وہ پارسائی کے دعوے..؟؟ بچی سمجھتے تھے نہ آپ مجھے؟؟ تو کہاں گئی وہ باتیں.. بتائیں سکندر شاہ سب بھول گئے آپ.. مری ہوئی بیوی بھی یاد نہ رہی آپکو..؟" اسے جھنجھوڑتے ہوئے وہ مسلسل بول رہی تھی..

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے شجعیہ آپی کے ساتھ ان سے اپنی محبت بھی دفنا آئے ہیں آپ.. یا پھر آپکو ان سے محبت تھی ہی نہیں.. بلکہ نہیں.. آپ جیسا مرد کبھی محبت کر ہی نہیں سکتا.." سکندر شاہ نے تڑپ کر اپنی لہو رنگ ہوتی آنکھوں کو اسکے چہرے پر ٹکایا تھا... یہ وہ لڑکی تھی جسے اس نے جنون کی حد تک چاہا تھا..

"جس شخص کی نیت میں کھوٹ ہو.. وہ محبت کر ہی نہیں سکتا... کبھی نہیں کر سکتا.. حقیقت یہ ہے کہ اب آپکو مجھ سے ہمدردی بھی نہیں ہے.. دراصل آپکی مجھ پر نیت خراب ہو چکی ہے سکندر.. اسی لیے میرے آگے پیچھے گھومتے رہتے ہیں آپ.. ورنہ آپ نے ہی تو کہا تھا کہ مجھے مر جانے دیتے آپ... پھر کیوں بچا لیا مجھے..؟ ہوس کے پجاری ہیں آپ... اپنے نفس کی تسکین کے لیے..." چٹاخ.. سکندر شاہ کے تھپڑ نے اسکے باقی الفاظ اسکے منہ میں ہی دفن کر دیے تھے.. اپنے گال پر ہاتھ رکھے اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا.. جسکا چہرہ حد سے زیادہ سرخ اور آنکھوں سے آگ کے شعلے لپک رہے تھے.. وہ جارحانہ انداز لیے

www.novelsclubb.com

اسکی جانب بڑھا تھا... انداز ایسا تھا جیسے ابھی سب ختم کر ڈالے گا... دل آئنور سہم کر بیڈ کی ٹیک سے جا لگی.. اسے بازو سے پکڑتے ہوئے سکندر شاہ نے اسے ڈریسنگ مرر کے سامنے لا کھڑا کیا.. دل آئنور نے حیرت سے اسکے اس اقدام پر اسے دیکھا...

"مجھے نہیں.. آئینے میں خود کو دیکھو.." اسے کندھوں سے تھام کر اسکا رخ آئینے کی طرف موڑتا وہ دھیمے لہجے میں غرایا تھا.. دل آئنور نے اسکے کہے پر انجانے میں عمل کیا تو چونک گئی... وہ اسکی پشت پر کھڑا آئینے میں نظر آتی اسکی روئی روئی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا.. سختی سے بھنچے ہوئے لب اسکے ضبط کی گواہی دے رہے تھے... جرسی کی قمیض شلوار میں دوپٹے سے عاری اسکا متناسب سراپا کسی بھی زاہد کے دل پر قیامت ڈھا سکتا تھا.. مرجنڈا کلر میں اسکی شہابی رنگت کھل رہی تھی اس پہ مستزاد پشت پہ بکھرے لمبے بال اور سوجی ہوئی آنکھیں.. دل آئنور نے اپنے شعلے بکھیرتے روپ سے گھبرا کر آئینے کی طرف سے اپنا رخ موڑا تھا مگر پلٹنے پر سامنے وہ

www.novelsclubb.com

دشمن جاں کھڑا تھا..اس نے شرمندگی سے آنکھیں میچ لیں.. تبھی سکندر شاہ کی بے رحم گرفت پر اس نے دوبارہ آنکھیں کھولی تھیں..اسکے بازوں کو اپنے ہاتھوں کے شکنجے میں لیے وہ اسے حقیقت کا آئینہ دکھا رہا تھا...

"حقیقت یہ ہے کہ تم مسز دل آئنور شاہ ہو... تمہارے پاس آنا میرا شرعی حق ہے.. تم سے دور رہا تو صرف تمہارے ان آنسوؤں کی وجہ سے..ورنہ دنیا کی کوئی طاقت مجھے تمہارے میرے بیچ قائم فاصلے پاٹنے سے روک نہیں سکتی..."دل آئنور شاہ کو اسکی انگلیاں اپنے بازوؤں میں کھبتی ہوئی محسوس ہوئیں..جواب کہہ رہا تھا..

"رات میں جس وقت تمہیں اس کمرے میں لایا تھا اُس وقت بھی تم اسی حالت میں تھیں جس حالت میں اس وقت ہو..اور اس وقت تم ہوش میں ہو..مگر اُس وقت تم میرے رحم و کرم پر تھیں..سوچو تم نے خود اپنے روپ کو دیکھ کر رخ موڑ لیا تو مجھ پر کیا بیتی ہو گی...؟؟میں چاہتا تو اسی وقت سب کچھ کر گزرتا...مگر...

www.novelsclubb.com

سکندر شاہ نے تمہارے حسن کی چاہ کبھی کی ہی نہیں.. میں تو چار سال تک تمہاری محبت میں ہی مرتا رہا.... اور آج... آج تمہارے لفظوں نے مجھے مار دیا دل... تم تو مجھ سے محبت کی دعویدار تھیں.. پھر کیسے میری محبت کو ہوس کا نام دے سکتی ہو تم... کیسے؟؟؟"ضبط سے کہتا وہ پل بھر کو رکا۔۔ایک سلگتی ہوئی نظر نگاہیں جھکائے کھڑی آئنور پر ڈالی پھر ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کرتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا.. اپنی نم ہوتی آنکھوں کو رگڑتے ہوئے وہ خود تو چلا گیا تھا مگر دل آئنور شاہ کو پاتال کی گہرائیوں میں اتار گیا تھا... کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی... حدید کا خالی جھولا اسکا منہ چڑا رہا تھا.. سکندر شاہ نے اسکے آرام کے پیش نظر یقیناً حدید کو خدیجہ بیگم کے حوالے کر دیا ہو گا.. اس بابت سوچتے اسکی سوجی آنکھوں سے پھر سے سیلاب رواں ہونے لگا....

■■■

www.novelsclubb.com

صبح سے شام ہونے کو آئی تھی مگر سکندر شاہ نبیل ولا واپس نہیں آیا تھا..دل آئنور شاہ کی بے چینیاں بڑھنے لگی تھیں..سکندر شاہ کی کہی ہر بات سچ تھی مگر..

مگر ضبط کی حدوں کو توڑتے ہوئے وہ شخص جو انکشاف کر گیا تھا..

کیا وہ بھی سچ تھا..؟؟؟

کیا واقعی سکندر شاہ اس سے...؟؟

دل آئنور شاہ سے محبت کرتا تھا..؟؟

سوچ سوچ کر اسکا دماغ شل ہو رہا تھا..

اگر سکندر شاہ اس سے محبت کرتا تھا تو پھر چار سال پہلے اسے ٹھکرا کر شجعیہ شاہ کو اپنی زندگی میں کیوں شامل کر لیا تھا اس نے..؟؟بے شمار سوالات اسکے اندر سر ابھار رہے تھے..دکھتے سر کو ہتھیلیوں سے مسلتی ہوئی وہ لاؤنج میں چلی آئی..خدیجہ

www.novelsclubb.com

بیگم کی گود میں کھیلتا حدید اسکو اپنی جانب متوجہ کر گیا تھا.. وہ بے تابانہ اسکی جانب بڑھی..

اسے خدیجہ بیگم کی گود سے لیتی ہوئی وہ مامتا سے چور اسے بوسے دینے لگی.. سکندر شاہ کے بعد اگر وہ کسی سے جنون کی حد تک محبت کرتی تھی تو وہ حدید سکندر تھا.. اسکا بیٹا.. اسکی زندگی.. اسکا معصوم چہرہ دیکھتے ہی وہ اپنا ہر دکھ.. اپنا ہر غم بھول جایا کرتی تھی.. اب بھی ایسا ہی ہوا تھا.. اسکے ساتھ لاڈ کرتی وہ کچھ دیر پہلے والی کیفیت سے باہر آچکی تھی.. وقت گزرتے گزرتے گھڑی نے شام کے سات بجائے تھے.. حدید کو صفوراں کے حوالے کرتی وہ زینہ چڑھتی اپنے شادی سے پہلے والے کمرے میں جانے کی بجائے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی شجعیہ شاہ کے پرانے کمرے میں آ گئی.. دروازے کا لاک گھماتے اسکے ہاتھ ایک پل کو کانپے تھے پھر اگلے ہی لمحے وہ کمرے کے اندر داخل ہو گئی.. ہر چیز سلیقے سے اپنی جگہ تھی.. یقیناً خدیجہ بیگم اسکے کمرے کی صفائی کرواتی رہی تھیں... دھیرے دھیرے چلتی ہوئی وہ کمرے کے

www.novelsclubb.com

وسط میں بلکل سامنے رکھے گئے گول بیڈ پر آ بیٹھی.. شجعیہ کو گول بیڈ پسند تھا..بیڈ شیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسکی آنکھیں نم ہو گئیں.. شجعیہ شاہ کے لباس دیکھنے کی غرض سے وہ دیوار گیر الماری کی طرف بڑھی تھی.. لرزتی ٹانگوں کو بمشکل گھسیٹتے ہوئے وہ الماری تک پہنچی۔۔الماری کا پٹ کھولتے ہی شجعیہ شاہ کی مخصوص مہک اسکے نتھنوں سے ٹکرائی تھی.. خوبصورت لباس سلیقے سے ہینگ کیے گئے تھے.. لباس الٹ پلٹ کرتی دل آئنور شاہ نے کئی پل شجعیہ شاہ کی خوشبو محسوس کرتی رہی... تیزی سے بھیگتی آنکھوں کو صاف کرتی وہ گول بیڈ پر گر سی گئی.. کیا بن گئی تھی اسکی زندگی.. کوئی کھیل تھا یا تماشا تھا...؟؟جوان دونوں کے مابین تھا وہ کیا تھا.. آنسو متواتر بہے جا رہے تھے.. بار بار اپنی بھیگی آنکھوں کو رگڑتی وہ اپنے اور سکندر شاہ کے رشتے کو سوچ رہی تھی..

www.novelsclubb.com

جب دل میں جگہ نہیں بچتی

درد آنکھوں میں پھیل جاتا ہے

کیوں کر رہی تھی وہ خود پر جبر.. جس شخص کی خواہش اس نے کی تھی وہ اسے مل گیا تھا... آج وہ اس سے محبت کا دعویدار بھی تھا.. سکندر سے شادی کے ان تین ماہ میں اتنا تو وہ جان ہی چکی تھی کہ وہ صرف آئنور سے محبت کا دعویدار ہی نہیں تھا.. اسکی آنکھوں سے جنون ٹپکتا تھا.. گرفت میں ایک وحشت ہوتی تھی جیسے اسے آئنور کو کھو دینے کا ڈر ہو.. لہجے میں اسکے لیے فکر مندی ہوتی تھی اور جب اسکی طرف پیش قدمی کیا کرتا تو انداز بے خودی لیے ہوتا تھا... سب کچھ تو مکمل تھا. ایک ایک انداز سے تو محبت چھلکتی تھی..

پھر کہاں..

کیا... کمی تھی.. کس بات کا رنج تھا..

دل کی بے چینی کا سبب کیا تھا..

کیوں دل آئنور سمجھ نہ سکی کہ وہ شخص صرف اسکا تمنائی ہے...

www.novelsclubb.com

روتے روتے وہ غنودگی میں جانے لگی تبھی اسے اپنے چہرے پر ایک نرم لمس محسوس ہوا..دل آئنور نے بھاری ہوتے پپوٹے کھول کر اس مہربان وجود کو دیکھا تھا..وہ لمس اسکی ماں کے نحیف ہاتھ کا لمس تھا..اپنے رخسار پر رکھا انکا ہاتھ لبوں سے لگاتے ہوئے اس نے انکی گود میں سر رکھ دیا..آنسو پھر سے آنکھوں سے رواں ہونے لگے...اسکے بالوں کو سہلاتی ہوئی خدیجہ بیگم...نرم لہجے میں بولنا شروع ہوئیں تو آئنور کے گم ہوتے حواس لوٹنے لگے...

"دل..میری جان میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ کے اور سکندر کے درمیان کوئی رنجش ہے شاید..؟اس رنجش کی کوئی وجہ..؟"نرم لہجے میں استفسار کرتے ہوئے وہ دل آئنور شاہ کی مشکل آسان کر گئی تھیں..وہ تو پہلے ہی بوجھل دل کو ہلکا کرنا چاہتی تھی..انکا سہارا پا کر بکھرنے لگی..

www.novelsclubb.com

"کیا شجعیہ آپی کا اس دنیا سے چلے جانا کافی نہیں ہے ماما..؟" درد سے چور لہجے میں بولتی وہ انہیں مایوسیوں میں گھری کوئی بے بس... لاچار.. کم عقل سی دیوانی لگی تھی..

شجعیہ کے اس دنیا سے چلے جانے میں یقیناً اللہ ہی کی کوئی مصلحت پوشیدہ ہے.. شجعیہ کو کھو دینے کی تکلیف جتنی تمہیں ہے اس سے کئی گنا بڑھ کر مجھے ہے.. مگر جانے والوں کے ساتھ زندگی کی ہر خوشی خود پر حرام نہیں کی جاتی.. اللہ جو کرتا ہے.. اسی میں ہماری بہتری ہوتی ہے آئنور.." اسے سمجھاتے سمجھاتے خدیجہ بیگم کی آنکھیں نم ہو گئیں.. بلاشبہ شجعیہ شاہ کا غم، غم نہیں.. ایک روگ تھا جو انکی جان کو لگ گیا تھا مگر سب سے چھپائے وہ بڑے ضبط سے جی رہی تھیں..

www.novelsclubb.com

"مگر ماما..." آئنور نے سسکتے ہوئے انکی جانب دیکھا تھا..

"ماما.. یہی تو مسلہ ہے.. میں شجعیہ آپی کی جگہ نہیں لینا چاہتی.. میں انکے حق پر ڈاکا نہیں ڈالنا چاہتی.. اسی لیے.." اس نے اپنے سرخ ہوتے لب کچلے تھے..

"بس اسی لیے سکندر سے دور ہوں..انکو ایکسیپٹ نہیں کر پائی ماما..اور مجھے لگتا ہے..میں...ایسا کبھی کر بھی نہیں پاؤں گی.."دل آئنور کے انکشاف پر انہوں نے حیرت سے اسکے رو رو کر سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا...پھر جب بولیں تو لہجے میں حد درجہ سنجیدگی تھی..

"بہت غلط سوچ ہے تمہاری..بہت زیادہ غلط..جب شجعیہ اس دنیا میں رہی ہی نہیں تو کیسا حق؟؟اور کیسا ڈاکا..مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ تم کل بھی غلط تھیں آئنور..اور آج بھی غلط ہو..جب وہ زندہ تھی..سکندر کے ساتھ کی خواہشمند بھی تھی,تب تم نے اسکا دل دکھایا..سکندر سے محبت کا دعویٰ کیا..اور اب جبکہ وہ نبیل ولا میں تو کیا..اس دنیا میں ہی نہیں رہی تو تم اسکو بنیاد بنا کر سکندر سے دوری اختیار کیے بیٹھی ہو...یہ کہاں کی عقلمندی ہے میری جان..زرا مجھے بھی بتاؤ.."انکی بات پر وہ لیٹے سے اٹھ بیٹھی..آنسو پونچھتے ہوئے اس نے تمہید باندھی جو اسے خود بھی کھوکھلی لگی..

www.novelsclubb.com

"شجی آپی بھلے ہی اس دنیا میں نہیں ہیں.. مگر وہ سکندر کی بیوی تو..." اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی انہوں نے اسکی بات کاٹ دی..

"تمہیں صرف یہ یاد ہونا چاہیئے... کہ اب تم سکندر کی بیوی ہو... اور وہ تمہارا شوہر ہے آئنور... وہ پہلے ہی بکھرا ہوا ہے اور تم نے مزید اسے بکھیر ڈالا..؟" انہوں نے اسے حقیقت کا آئینہ دکھایا تھا...

"ٹھیک ہے.. میں انکی بیوی ہوں.. مگر محبت تو وہ شجی آپی سے ہی کرتے ہیں ناں.." ایسا کہتے ہوئے اسکے ذہن میں سکندر شاہ کے کہے گئے الفاظ گھومے تھے..

"میں تو چار سال تک تمہاری محبت میں ہی مرتا رہا..." اپنی بات کہہ کر دل آئنور نے لب دانتوں سے کچلے تھے.. اسکی بودی دلیل پر خدیجہ بیگم نرمی سے مسکرائیں...

"اور تم...؟ تمہاری محبت..؟؟ وہ کہاں گئی آئنور..؟" انکے سوال نے دل آئنور شاہ کو چپ لگا دی تھی..

"محبت کی بات مت کرو میری جان.. محبت تو روح کا روح سے ایسا رشتہ ہے جو روح کے جسم سے جدا ہو جانے کے بعد بھی قائم رہتا ہے.. اور شجعیہ کی ذات کو اپنے اور سکندر کے درمیان گھسیٹو گی تو تمہارے ہاتھ کچھ نہیں آئیگا اور تا عمر سکندر بھی خالی ہاتھ رہے گا... تم اسکی بیوی ہو.. اور شاید... تم ہی اسکی محبت...!" آئنور نے انکے آخری انکشاف پر تڑپ کر انہیں دیکھا تھا..

"ہاں میری جان.. وہ تم سے بے حد محبت کرتا ہے.. محبت کی کوئی ایک شکل نہیں ہوتی.. محبت تو کسی بھی روپ میں ہو جاتی ہے.. وہ شروع سے ہی تمہاری تکلیف پر تڑپ اٹھتا ہے.. اور تمہاری خوشی میں خوش ہوتا ہے.. شجعیہ سے اسکی محبت اپنی جگہ... مگر اسکی تمہارے لیے محبت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا.. تم اس بات کو سمجھو.. اور اسے سنبھال

لو.. اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے.." اسے نرمی سے ایک ایک بات سمجھاتی ہوئیں وہ اسکے لیے سوچ کے نئے در وا کر گئی تھیں..

www.novelsclubb.com

"مگر ماما.." دل آئنور کی تمام الجھنیں سلجھنے لگی تھیں..

"اگر مگر کچھ نہیں آئنور... سکندر کو تم سے کتنی محبت ہے... یہ میں تمہاری پیدائش سے لے کر اب تک دیکھتی آرہی ہوں... تم سے نکاح کر کے اس نے تم سے اپنی محبت کا ثبوت دیا ہے.. اور پھر جسطرح اسکی نظریں ہر پل تمہیں ڈھونڈتی رہتی ہیں... یہ میں نے بخوبی دیکھا ہے.. اب تمہاری باری ہے آئنور... ہر قسم کے وسوسے دل سے نکال کر اپنے شوہر اور اپنے بچے پر توجہ دو.. اب جو ہے.. تمہارا ہے.. اور یہ سب تمہیں اللہ نے عطا کیا ہے.. سو اپنے پاس سے قیاس آرائیاں کرنے کی بجائے جو حقیقت ہے اسکا سامنا کرو.." اسکا گال سہلاتی ہوئی وہ اٹھ کھڑی ہوئیں.. دل آئنور کی ایک بہت بڑی پریشانی ختم ہو چکی تھی.. وہ ذہنی طور پر مطمئن ہو چکی تھی.. مگر دل کی بے قراری اپنی جگہ برقرار تھی اور یقیناً اس بے قراری کی وجہ سکندر شاہ کی ناراضگی تھی..

■ ■ ■

www.novelsclubb.com

یہاں سے وہاں ٹہلتا ہوا وہ مسلسل سٹڈی روم کے چکر کاٹ رہا تھا... ہونٹوں میں سگریٹ دبائے.. فضا میں دھواں چھوڑتے ہوئے وہ خود سے جنگ لڑ رہا تھا.. ایک طرف دل آئنور شاہ کے الفاظ یاد کر کر کے اسکا خون کھول رہا تھا.. کتنا ارزاں کر دیا تھا اس لڑکی نے اسکے جذبات کو.. اور انجانے میں ہی سہی.. مگر وہ اپنے جذبات اس پر عیاں کر گیا تھا.... کئی دن گزر جانے کے بعد بھی دل آئنور شاہ کے لفظوں کی تلخی اسے ہر پل محسوس ہوتی تھی.. اس دن کے بعد سے وہ دل آئنور کے سونے کے بعد گھر آ رہا تھا... مگر آج جب وہ آیا تھا تو آئنور اسے سونے کی بجائے کمرے میں ٹہلتی نظر آئی تھی.. اسے نظر انداز کرتا وہ سٹڈی روم میں آ گیا تھا مگر بے چینی میں کسی طور کمی نہ ہوئی تھی.. سگریٹ کے ساتھ خود بھی سلگتے ہوئے اسے کافی وقت بیت گیا.. جب ڈورناک کر کے وہ وہاں آئی تھی.. سکندر شاہ نے پلٹ کر حیرت سے اسے دیکھا جو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں چٹخاتی ہوئی کشمکش میں نظر آ رہی تھی.. چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی.. سکندر کی درمیانی

www.novelsclubb.com

انگلیوں میں دبا سگریٹ سلگ کر اسکی انگلیوں میں چبھنے لگا تو آئنور نے ہاتھ بڑھا کر اسکا سگریٹ والا ہاتھ جھٹک دیا.. اسکی مخروطی انگلیوں کے لمس پر وہ چونکا تھا وہ گداز لمس اسکے اندر ہر طرف آگ لگا گیا تھا مگر خود کو سنبھالتا.. وہ رخ پھیر کر دوسری سگریٹ سلگانے لگا.. دل آئنور نے پریشان ہو کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنا پورا زور لگا کر اسکا رخ اپنی جانب موڑا تھا... وہ پھر سے اسے اپنے لمس سے آشنا کر گئی تھی.. تڑپ کر پلٹتے ہوئے سکندر نے حیرت سے اسے دیکھا تھا.. بھوری آنکھوں میں آنسو لیے وہ دکھ سے اسے ہی دیکھ رہی تھی.. گھنی مونچھوں تلے سیاہ پڑتے لب دل آئنور شاہ کو اذیت سے دوچار کر گئے تھے... بے خودی کے سے عالم میں اس نے ہاتھ بڑھایا تھا اور سکندر شاہ کے لبوں پر رکھنا چاہا تھا مگر اسکی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے وہ اس کا ہاتھ جھٹکتا اس سے دو قدم دور ہو گیا.. دل آئنور نے تڑپ کر اسکی اس حرکت پر اسے دیکھا تھا...

"س.. سکندر.." گال پہ پھسلتا آنسو صاف کرتے ہوئے وہ بھیگے لہجے میں بڑبڑائی..

www.novelsclubb.com

"یہ آنسو نہیں دل آئنور شاہ۔۔۔کم از کم اب تو بالکل نہیں۔۔!" بے تاثر لہجے میں کہہ کر وہ وہاں سے جانے کو آگے بڑھا جب آئنور نے سرعت سے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھام لیا..

"سکندر پلیز...پلیز میری بات سنیں..." روتے ہوئے بھیگے لہجے میں التجا کی گئی تھی.. سکندر شاہ نے پلٹ کر اسکے دونوں بازو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے اسے خود سے قریب کیا تھا.. سگریٹ کی بُو کے ساتھ اسکے بدن سے اٹھتی دلفریب کلون کی مہک نے دل آئنور کے حواس مختل کر دیے تھے..اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو سنبھالتے ہوئے اس نے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیر کر کچھ کہنا چاہا تھا تبھی سکندر شاہ کے درشت لہجے میں کہے گئے الفاظ نے اسکے حواس سلب کر دیے...

www.novelsclubb.com

"شش...بلکل چپ...سننے کے لیے اب ہمارے درمیان کچھ بچا نہیں ہے دل آئنور شاہ..جو کچھ تم کہہ چکی ہو..وہ کافی ہے..تم مجھ سے معترض ہو..ٹھیک ہے..ایک ہفتہ دیتا ہوں تمہیں..اچھے سے سوچ لو اور اپنا فیصلہ مجھے بتا دو..میں

تمہیں آزاد دونگا.. "دل آئنور شاہ کو اپنے جسم سے روح کھنچتی محسوس ہوئی.. اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے قریب ترین کھڑے اس شخص کو دیکھا جس نے ایک ہفتہ پہلے انجانے میں... اس سے.. اپنی محبت کا اعتراف کیا تھا اور آج... آج وہ اسے چھوڑنے کی بات کر رہا تھا.. آنکھوں سے گرتے شفاف موتی شاید آج دوسری بار سکندر شاہ کا دل موم کرنے میں ناکام رہے تھے.. اسے روتے دیکھ سکندر شاہ نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا.. پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسے بلکتا چھوڑ وہ وہاں سے نکل آیا تھا.. وہ جانتا تھا کہ دل آئنور اس سے محبت کرتی ہے.. مگر اسے اسکی غلطی کا احساس دلانے کے لیے سکندر شاہ نے اسے اسی انداز میں سمجھانے کا فیصلہ کر لیا تھا

www.novelsclubb.com

وہ ان دونوں کے درمیان شجعیہ شاہ کو لا کر اس سے دوری اختیار کیے بیٹھی تھی.. اسکے دل میں شجعیہ شاہ کی محبت ہنوز موجود تھی مگر دل آئنور شاہ اسکی دھڑکنوں میں بستی تھی.. دھڑکنوں کے بغیر اسکے دل کا دھڑکنا ناممکن ہی تو تھا اور

حقیقتاً..اب تو دل آئنور شاہ کے بغیر زندگی کا تصور بھی اسکے لیے حرام تھا...اسی لیے وہ سوچ چکا تھا کہ دل آئنور شاہ کیطرف کسی صورت پیش قدمی نہیں کرے گا...اور تو اور اسے نفس کی کمزوری کا طعنہ دے کر وہ اسکی بہت بڑی تذلیل کر چکی تھی..وہ ساری رات آئنور نے روتے ہوئے اور سکندر شاہ نے سڑکوں پر گاڑی دوڑاتے ہوئے گزاری تھی..پو پھوٹتے ہی وہ نبیل ولا واپس آیا تھا..بھاری قدم اٹھاتا جب وہ کمرے میں آیا تھا تو پہلی نظر اسے ڈھونڈنے کے لیے صوفہ پر ڈالی تھی..جھولے میں لیٹا حدید رو رو کر اپنے جاگنے کا اعلان کر رہا تھا..سکندر شاہ نے آگے بڑھ کر اسے اپنے بازوؤں میں بھر لیا..تبھی اسکی نظر دل آئنور شاہ پر پڑی جو بیڈ کی پائینتی پر سر رکھے زمین پر بیٹھی شاید سو رہی تھی..سکندر شاہ کو ملال نے گھیر لیا.روتے ہوئے حدید کو صفوراں کے حوالے کر کے وہ واپس آیا تھا..نیند میں کھوئی دل آئنور کے پاس پنجوں کے بل بیٹھتے ہوئے سکندر شاہ نے اسکے دلفریب سندر روئے روئے مکھڑے کو دیکھا۔۔اپنے دل پر لاکھوں پہرے بٹھا لیتا..مگر آنکھیں

www.novelsclubb.com

اسکی دید کی پیاسی ہی رہتی تھیں.. گلابی رخساروں پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان تھے.. نوکدار گھنیری پلکیں عارضوں پر سایہ فگن اسے پھر سے بے قرار کر رہی تھیں.. سُونی کلائیاں.. سُونی ناک اور سُونے کان.. کیسی سہاگن تھی وہ... سکندر شاہ کے دل میں کسی نے تیر پیوست کیا تھا.. لب بھینچتے ہوئے اس نے تیزی سے رخ موڑا... اگلے ہی پل اس نے کچھ سوچتے ہوئے اسکے سوئے وجود کو بانہوں میں بھر کر بیڈ پر لیٹا دیا.. بس پل بھر کی بات تھی.. وہ کسمسائی تھی مگر بھاری پپوٹے کھولنے کی کوشش نہیں کی تھی... اس پر نگاہ ڈالے بغیر وہ الماری کی طرف بڑھا تھا.. آفس کے لیے سوٹ نکالنے کے بعد وہ شاور لینے چل دیا.. لال سرخ آنکھوں میں دور دور تک نیند کا شائبہ تک نہ تھا..

www.novelsclubb.com

■■■

ماسی مجھے تو وہ ہی "بی بی" اچھی لگتی تھی.. یہ والی بی بی تو بس.. بیزار سی ہے.. نہ ہنستی ہے.. نہ مسکراتی ہے.. وہ پہلے والی تو میری بڑی اچھی دوست بھی بن گئی تھی.. یہ تو

بس..."منہ بنا کر بولتی یقیناً وہ خانساماں کی بیوی تھی جو صفوراں سے یقیناً اسی کے بارے میں بات کر رہی تھی..

"اے پاگل ہے کیا تو سفینہ..اور زرا آہستہ بول بی بی نے سن لیا تو تجھے نکال باہر کریں گی..."صفوراں نے اپنے سے کم عمر سفینہ کو ڈرایا تھا..

"ہائے ماسی میں کون سا برائی کر رہی ہوں..جو سچ ہے وہی کہہ رہی ہوں..اور چل ہمارے ساتھ بیزار رہے تو بات سمجھ بھی آئے کہ ہم تو جی ملازم ہیں..مگر بے چارے چھوٹے صاب..انکی تو قسمت ہی پھوٹ گئی..یہ بی بی تو دیکھتی تک نہیں انکی طرف..مجھے تو لگتا ہے..."

"اری چپ کر بے وقوف..کیا اول فول بکے جا رہی ہے..پھر کہتی ہے برائی نہیں کر رہی..بس چپ کر جا..بڑے لوگوں کے کام وہ ہی جانیں..ہمارا کام تو چاکری کرنا ہے..."اسکی بات کاٹتے ہوئے صفوراں نے اسے سمجھایا تھا..

"ارے ماسی میں تو بس اتنا کہہ رہی ہوں کہ وہ پہلے والی بی بی کتنا پیار کرتی تھی چھوٹے صاب سے..اور انکے آنے پر کیسے تیار شیار ہو جاتی تھی..اس بی بی کے ساتھ تو بے چارے صاب بجھ کر ہی رہ گئے ہیں..."سفینہ کسی صورت چپ ہونے کو تیار نہ تھی..صفوراں نے اپنا ماتھا پیٹ لیا..

"اس بی بی کو تیاری شیاری کی ضرورت نئ ہے پاگل..دیکھا نئ تو نے..؟کیسا دودھ جیسا تو رنگ ہے بی بی کا..اوپر سے نین نقشے اتنے سوہنے....ارے چھوٹی بی بی کو تو اللہ نے حسن ہی اتنا دیا ہے کہ انکو کسی سجاوٹ کی ضرورت نہیں.."صفوراں نے جیسے اسکی عقل پر ماتم کیا تھا..دہلیز کی اوٹ میں چھپی آئنور جانے کیوں ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی..اب شاید سفینہ بول رہی تھی..

www.novelsclubb.com

"ہاں ماسی یہ بات تو ہے..مگر آدمی کو سجی سنوری عورت ہی بھاتی ہے..بی بی کو بھی یہ بات سوچنی چاہیئے ویسے..."

"اے تُو چپ کر جا بس... بات سے بات نکالے چلی جا رہی ہے.. چھوٹے صاب جانیں اور آئنور بی بی جانیں.. تُو کیوں فکر میں گھلی جا رہی ہے.." صفوراں نے اسے لتاڑا تھا.. خانساماں کی بیوی شاید سٹپٹا گئی تھی تبھی خفت سے بولی.

"بس.. و.. ویسے ہی ماسی.. جو میں نے سوچا وہ میں نے.."

"آئے چپ کر.. جتنی تیزی سے تیری زبان چلتی ہے اتنی تیزی سے اگر تُو ہاتھ چلا لے تو کام منٹوں میں ہو جائے.. اور کہاں ہے وہ شکیل..؟ آ لینے دو اسکو بتاؤ نگی کہ کیا کیا بکتی ہے تو.." اس نے سفینہ کو لتاڑتے ہوئے خانساماں کی بابت پوچھا تھا.. سفینہ گھگھیانے لگی.. جبکہ دل آئنور شاہ جو ناشتے کے لیے کچن کیطرف آئی تھی بوجھل دل سے واپس پلٹ گئی.. اسکی آنکھیں پھر سے بھر بھر آنے لگیں.. رات روتے روتے وہ بیڈ کے پاس ہی سو گئی تھی.. لیٹ سونے کی وجہ سے اسکی آنکھ دیر سے کھلی تو اس نے خود کو بیڈ پر پایا تھا.. سکندر شاہ کی اس عنایت کا سوچ کر ہی اسکے گال سرخ ہونے لگے... جانے کتنے روپ تھے اس شخص کے.. رات کچھ اور تھا

www.novelsclubb.com

اوراب صبح کچھ اور.. اپنے لمبے بالوں کو سمیٹتی... حدید کے خالی جھولے کو دیکھتی وہ فریش ہونے کے بعد فوراً خدیجہ بیگم کے پاس آئی تھی جو حدید کو بیڈ پر لٹائے خود اسکے پاس بیٹھیں کوئی ادبی کتاب پڑھ رہی تھیں... حدید کو خوب پیار کرنے کے بعد اسی سے خوب باتیں کرتی آئنور کو بھوک کا احساس ہوا تھا تو خدیجہ بیگم کو مسکرا کر حدید کا خیال رکھنے کو کہتی وہ کچن کیطرف چلی آئی تھی.. مگر کچن سے صاف سنائی دیتے دونوں ملازماؤں کے تبصروں نے اسکا دل بوجھل کر دیا تھا..

■■■

ایک کلائی میں کانچ کی سرخ چوڑیاں پہننے کے بعد دوسری کلائی میں سونے کے کنگن پہنتے ہوئے اس نے مطمئن انداز میں آئینے میں بنتے اپنے عکس کو دیکھا. ستواں ناک میں چمکتی ڈائمنڈ کی لونگ... پورے چار ماہ بعد پہنتے ہوئے اس نے خدیجہ بیگم کے الفاظ یاد کیے.. صفوراں اور سفینہ کی باتیں سن کر روتے ہوئے اس نے خدیجہ بیگم

www.novelsclubb.com

کی گود میں جا کر منہ چھپایا تھا اور پھر انہیں سب بتاتی چلی گئی...اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے انہوں نے کہا تھا..

"تمہاری بے وقوفانہ سوچ کی بدولت آج یہ دن آیا ہے میری جان..اب بھی وقت ہے.. سنبھل جاؤ..بہت ہو چکا.."اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے وہ دوبارہ گویا ہوئیں..

"اپنا چہرہ تو دیکھو آئنور..ایک بار حلیہ تو دیکھو اپنا..سہاگنیں تو سولہ سنگھار کرتی ہیں...مگر تم نے کیا کیا...؟؟ایک غلط سوچ کے پیچھے تم سکندر کو بہت زیادہ اذیت دے چکی ہو..تمہاری شادی کو چار ماہ ہونے کو ہیں،اب میں مزید ایک دن بھی تمہیں ایسے اجڑے حلیہ میں برداشت نہیں کرونگی..آج سکندر کے آنے سے پہلے پہلے خود کو سنوار لینا..ورنہ بہت برا پیش آؤنگی.."اسے میٹھے لہجے میں دھمکی دیتیں وہ حقیقتاً آج اسکی ماں کا کردار ادا کر رہی تھیں..دل آئنور نے آنسو صاف کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا تھا اور اب وہ انکے کہے پر عمل کرتی اپنے سُونے کانوں

www.novelsclubb.com

میں گولڈ کے خوبصورت ٹاپس پہن رہی تھی... گلے میں گولڈ کی موٹی چین میں خوبصورت ہارٹ شیپ لاکٹ پہنتے ہوئے دل آئنور نے اپنا بھرپور جائزہ لیا تھا.. اسکا گلابی چہرہ ہر قسم کے میک اپ سے مبرا بے حد حسین لگ رہا تھا.. آنکھوں میں کاجل کی کمی محسوس کرتے ہوئے اس نے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ میں پکڑے کاجل کو اپنی آنکھوں میں لگا کر گہری ہوتی رات کو خوبصورتی بخشتی... سکندر شاہ دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا.. کمرے میں آتے ہی.. اس پر نگاہ غلط ڈالے بغیر وہ حدید کی طرف بڑھا تھا.. حدید آٹھ ماہ کا ہونے والا تھا.. اس نے جھک کر سوئے ہوئے حدید کے پھولے پھولے گالوں پر پیار کیا تھا.. پھر کوٹ اتارتے ہوئے الماری سے ایزی شلوار سوٹ نکال کر فریش ہونے چلا گیا.. اس دوران اس نے دل آئنور شاہ کو مکمل طور پر اگنور کیا تھا.. اسکی آنکھیں بھر آئیں.. پاؤں پٹختی وہ صوفے پر آ لیٹی.. اسکے یوں لیٹ جانے سے لمبے بالوں کی ڈھیلی ڈھالی چوٹی زمین پر بچھے دبیز قالین تک جھول رہی تھی..

www.novelsclubb.com

آنکھوں پر کلائی رکھ کر وہ سونے کی کوشش کرنے لگی مگر آنکھیں جانے کیوں... سلگنے لگی تھیں.. کچھ دیر بعد سکندر شاہ شلوار سوٹ میں ڈریسنگ روم سے باہر آیا تھا اور بیڈ پر ٹکتے ہوئے صوفے پر لیٹی ہوئی آئنور پر ایک گہری نگاہ ڈالی تھی.. کھلتے ہوئے ریڈ شلوار سوٹ کے ساتھ لیمن کلر کا دوپٹہ شانوں پر پھیلائے وہ ایک ہاتھ آنکھوں پر جبکہ دوسرا ہاتھ پیٹ پر رکھے وہ لیٹی تھی.. کلائی میں پہنی سوٹ کی ہم رنگ کانچ کی چوڑیاں اسکی کلائی میں سج رہی تھیں.. اسکے دلکش وجود سے نگاہیں ہٹاتے ہوئے اس نے سگریٹ سلگائی تھی.. ایک کے بعد ایک سگریٹ سلگاتے ہوئے وہ شدید کرب سے گزر رہا تھا.. دھویں کی سمیل سے وہ اٹھ بیٹھی.. دل آئنور نے پانیوں بھری آنکھوں سے فضا میں دھویں کے مرغولے غصے سے دیکھا تھا وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے سر پر جا کھڑی ہوئی..

www.novelsclubb.com

"حدید سو رہا ہے.. اور سگریٹ کا یہ دھواں آپ کے ساتھ ساتھ میرے بیٹے کے لیے بھی نقصان دہ ہے.." دھویں کے باعث ہلکے سے کھانستے ہوئے دل آئنور نے

اسے سگریٹ پینے سے روکنے کے لیے مخاطب کیا تھا.. سکندر نے ایک نگاہ اس پر ڈالی تھی پھر اگلے ہی لمحے وہ خاموشی سے اٹھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلتا ہوا سٹڈی روم میں جا کر بند ہو گیا.. جاتے جاتے وہ لائٹر اور سگریٹ کی ڈبی اپنے ساتھ لے جانا نہیں بھولا تھا... دل آئنور شاہ نے دکھ سے اسے جاتے ہوئے دیکھا.. تھوڑی دیر گزرنے کے بعد بھی جب وہ واپس نہیں آیا تو ہمت کر کے وہ سٹڈی روم کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہو گئی.. وہ روز کی طرح اپنے مشغلے میں مصروف تھا.. سگریٹ پہ سگریٹ پھونکتا دل آئنور شاہ کو اذیت میں مبتلا کر گیا تھا.. وہ تیزی سے آگے بڑھی تھی اور اسکی انگلیوں میں سلگتا سگریٹ چھین کر دور پھینک دیا.. سکندر شاہ نے سلگتی نظروں سے اسے دیکھا.. آنکھوں کے سرخ ڈورے اسکی بے چینی کی گواہی دے رہے تھے..

www.novelsclubb.com

"تم کیوں بار بار میرے سامنے آ رہی ہو.. کیا چاہتی کیا ہو تم..؟ اور آج تو تم نے میرے ہاتھ سے سگریٹ چھیننے کی جرأت کر لی ہے.. اگر آئندہ ایسا کچھ کیا تو انجام

اچھا نہیں ہو گا.."اسکے سجے سنورے روپ سے نگاہیں چراتے ہوئے کہتا وہ ایک اور سگریٹ جلانے لگا..دل آئنور نے کلس کر سکندر شاہ کو دیکھا تھا..اگلے ہی لمحے ایک خیال اسکے ذہن میں آیا تھا..اس پر عمل کرتے ہوئے آئنور نے اسکے ہونٹوں میں دبا سگریٹ جھپٹا اور سیکنڈ سے پہلے اپنے گلابی لبوں میں دباتے ہوئے کش لگانے کی ناکام کوشش کی تھی...حیرانی سے اسے عجیب وغریب حرکت کرتے دیکھ بت بنے سکندر کو اسکی شدید قسم کی کھانسی پر ہوش آیا تھا..وہ دوسرا کش لگانے کی کوشش کر رہی تھی جب سکندر نے تیزی سے اسکے ہاتھ سے وہ آگ لے کر دور پھینکی تھی..آئنور کو بری طرح کھانسی کا دورہ پڑ چکا تھا..سکندر شاہ نے اسکی پیٹھ سہلائی تھی مگر اسے سانس لینے میں دشواری پیش آ رہی تھی..سگریٹ کا دھواں باہر نکالنے کی بجائے اسکے حلق میں اٹک گیا تھا..بری طرح کھانستے ہوئے اور سانس لینے کی کوشش میں اسکی بھوری آنکھیں پانیوں سے بھرتی پل میں سرخ ہوئی تھی..ایک ہاتھ سے اسکی پیٹھ سہلاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے سکندر شاہ نے

www.novelsclubb.com

ٹیبل پر پڑے جگ سے اسے پانی پلایا تھا.. سکندر شاہ کے کندھے پر سر ٹکائے وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی.. اسکی تکلیف پر بے حال ہوتے سکندر شاہ نے اسے نارمل ہوتے دیکھ.. اپنے مضبوط بازوؤں کا حصار بناتے ہوئے اسے خود میں بھینچ لیا.. اسکا سہارا پاتے ہی وہ اسکے سینے میں منہ چھپائے بلکنے لگی.. سکندر شاہ نے گرفت مزید سخت کی تھی... اسکی جنونی گرفت سے گھبرا کر دل آئنور نے اپنا سر اٹھا کر اس سے دور ہونے کی کوشش کی مگر سکندر شاہ نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا..

"کیوں مجھے تکلیف میں مبتلا کرتی ہو دل.. کیوں مجھے آزماتی ہو..؟" اسے اپنے ساتھ لگائے وہ جذبات کی رو میں بہنے کو تھا.. دل آئنور نے ایک بار پھر اپنی کوشش دوہرائی.. مگر سکندر شاہ نے اپنی گرفت مضبوط رکھی تھی...

www.novelsclubb.com

"جب دور ہی جانا ہوتا ہے تو پاس کیوں آتی ہو..؟" بے خودی ہی بے خودی تھی.. دل آئنور شاہ موم کیطرح پگھلنے لگی..

"سکندر چھوڑ دیں پلیز۔۔۔!" وہ منمنائی۔

"تمہیں چھوڑ دوں تو خود کہاں جاؤں۔۔؟؟" سکندر کا سوال دل آئنور شاہ کے دل کی دھڑکن تیز کر گیا تھا۔ کچھ پل یونہی خاموشی کی نظر ہو گئے تو گہرا سانس لیتے ہوئے

سکندر شاہ نے اسے خود سے الگ کیا۔۔

"بار بار یوں میرے قریب آ کر کیوں میرے لیے امتحان کھڑا کرنا چاہتی ہو دل۔۔؟؟ چلی جاؤ یہاں سے.. ورنہ اگر میں کوئی گستاخی کر بیٹھا تو تمہیں اعتراض ہو گا کہ میں.. نفس کا غلام ہوں.." لہجے میں ٹوٹے کانچ کی سی چبھن تھی.. کیسا وار کیا تھا اس نے؟؟ اس کے الفاظ کی اذیت اپنے دل پر محسوس کرتی دل آئنور روتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔۔ پھر لب بھینچتی وہاں سے نکلتی چلی گئی..

www.novelsclubb.com

■ ■ ■

مئی کے گرم دن سکندر شاہ کی بے نیازی کے سبب مزید گرم گزر رہے تھے..

شجعیہ شاہ کو انکی زندگانیوں سے گئے نو ماہ ہونے کو تھے مگر وہ ہنوز ان سب کی یادوں

میں زندہ تھی..لان کے سی گرین پرنٹڈ شلوار سوٹ کے ساتھ مرجنڈا کلر کا دوپٹہ کندھے پر ڈالے وہ مکمل طور پر حدید کی طرف متوجہ تھی..وہ پیٹ کے بل چلنے کی کوشش میں مصروف دل آئنور شاہ کی خوشی کا سبب بن رہا تھا..لمبے بال جُوڑے میں مقید تھے جبکہ چہرے کے اطراف میں جھولتی شہد رنگ لٹوں کو بار بار کان کے پیچھے اڑسنے کی کوشش کرتی وہ بے حد حسین لگ رہی تھی..پر آسائش کمرے میں بچھے قالین پر پنجوں کے بل بیٹھی وہ..پیٹ کے بل چلتے حدید کی طرف بانہیں پھیلائے اسے اپنے پاس بلاتی..جیسے ہی وہ اسکے پاس آتا وہ مزید دو قدم دور ہو جاتی..اسکے ساتھ کچھ دیر کھیل کھیلنے کے بعد اسے گود میں اٹھائے وہ لاؤنج میں چلی آئی..اسکی گود میں مچلتا وہ اپنے ننھے منے ہاتھوں سے اسکے بال خراب کر رہا تھا..اسکی حرکتوں پر بے تحاشا ہنستی آئنور کی نظر ڈور گلاس کھول کر اندر داخل ہوتے سکندر شاہ پر پڑی تھی..اس نے حیرت سے دوپہر کے تین بجاتی گھڑی کو دیکھا..اس وقت تو وہ کبھی گھر نہیں آیا تھا..آئنور نے بے تابی سے اسکا سر تا پیر

www.novelsclubb.com

جائزہ لیا.. وہ بلکل ٹھیک ٹھاک تھا.. کوئی چوٹ کوئی ایکسیڈنٹ نہیں ہوا تھا.. پھر اس وقت واپس آنے کی وجہ اسکی سمجھ میں نہیں آرہی تھی.. تبھی حدید نے اسکی ناک میں سجی لونگ پر اس انداز میں ہاتھ مارا تھا کہ لونگ کھینچ کر اسکی ناک زخمی کر گئی.. آئنور کے لبوں سے سسکاری نکلی.. اسکے پاس سے انجان بن کر گزرتا سکندر شاہ پل میں متوجہ ہوا تھا.. اس نے آگے بڑھ کر حدید کو فوراً اس سے لیتے ہوئے اپنے بازوؤں میں بھر لیا. پھر ایک گہری نگاہ اسکی سرخ ہوتی ناک پر ڈال کر... وہاں سے چلتا ہوا وہ خدیجہ بیگم کے کمرے میں گم ہو گیا.. آئنور نے اسکی گہری نگاہ اپنے اندر تک اترتی محسوس کی تھی... سرخ ہوتی ناک پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے دھڑکتے دل کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کرتی وہ.

www.novelsclubb.com

ناک کو رگڑتی اپنے اور اسکے مشترکہ کمرے میں چلی آئی.. چھوٹے چھوٹے قدم رکھتی ہوئی وہ آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی... بالوں کی اجڑی حالت دیکھ وہ خفت سے مسکرائی تھی.. ابھی اسی حلیہ میں وہ سکندر شاہ کے سامنے سے آئی تھی...

بالوں کو کھولتے ہوئے ہیئر برش سے سنوارنے لگی.. آہٹ پر اس نے پلٹ کر کمرے میں داخل ہوتے سکندر شاہ کو دیکھا جو اسکے گھنے آبشار کمر پر بکھرے دیکھ وہ ایک پل کو ساکت ہو گیا ایک فسوں تھا جو اسکے گرد پھیلنے لگا تھا.. آئنور کی ستواں ناک میں چمکتی لونگ نے اسکے دل پر ضرب لگائی تھی... پھر اگلے ہی لمحے اس کے اثر سے باہر آتے ہوئے وہ الماری کیطرف بڑھا تھا اور اپنے چند جوڑے نکال کر بیگ پیک کرنے لگا.. اسے بیگ پیک کرتا دیکھ دل آئنور نے سرعت سے بال دوبارہ سے جوڑے میں مقید کیے تھے اور تیزی سے چلتے ہوئے اسکے مقابل جا کھڑی ہوئی... سکندر شاہ کے بیگ پیک کرتے ہاتھ ایک لمحے کو رکے تھے پھر دوبارہ سے وہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا.. پیکنگ مکمل کر کے بیگ کی زپ بند کرنے کے بعد وہ صوفے پر جا بیٹھا.. جیب سے لائٹر نکال کر سگریٹ کو شعلہ لگایا تھا... دل آئنور نے نم ہوتی آنکھوں کو جھپکتے ہوئے سموکنگ کرتے سکندر کو دیکھا پھر پھرتی سے

www.novelsclubb.com

چلتی ہوئی وہ اسکے بلکل سامنے آ کھڑی ہوئی.. سکندر شاہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا..

"کہاں جا رہے ہیں آپ؟؟"

لہجے میں بے چینیاں ہی بے چینیاں تھیں.. اس نے ایک گہرا کش لگایا تھا اور کن اکھیوں سے آئنور کی گلابی پڑتی بھوری آنکھوں کی جانب دیکھا..

"میں آپ سے پوچھ رہی ہوں.. کہاں جا رہے ہیں ہیں آپ..؟ اسے ہنوز خاموش دیکھ کر آئنور نے اپنا سوال دہرایا تھا.. آنکھوں کی نمی پھسل کر اسکے رخساروں پر بکھرنے لگی.. سکندر شاہ نے اسے روتے دیکھ سگریٹ کو ایش ٹرے میں مسلا اور اسکے مقابل کھڑے ہوتے ہوئے اسکے آنسو اپنے پوروں پر چننے لگا.. وہ کرنٹ کھا کر دو قدم پیچھے ہٹی.. سکندر شاہ اسکی حرکت نوٹ کر چکا تھا.. دل میں ایک ٹیس سی اٹھی..

"اسلام آباد جارہا ہوں.." صوفے پر ڈھیتے ہوئے اس نے تھکے تھکے انداز میں جواب دیا..اپنی غیر دانستہ حرکت پر شرمندہ سی آئنور نے تڑپ کر اسکی جانب دیکھا..آپ ہی آپ اسکے لبوں نے جنبش کی تھی..

"اور میں..؟؟"

"کیا تم..؟؟" اپنی شہد رنگ آنکھیں اسکے چہرے پر ٹکاتے ہوئے وہ سیدھا ہو بیٹھا..آئنور نے اپنی مخروطی انگلیوں کو مروڑ ڈالا..

"مم..میرا مطلب ہے کہ میں.." اس نے بات ادھوری چھوڑی...

"وہ ہی تو پوچھ رہا ہوں کیا تم..؟" سکندر شاہ نے اسے مزید مشکل میں ڈالا..

"میں یہ..کہہ رہی تھی کہ میں..آئی مین...حدید..ہاں وہ حدید آپکے بغیر..ک..کیسے رہے گا..؟اسکو تو آپکی عادت ہے.." آئنور نے اناڑی پن سے بات گھمائی تھی..سکندر شاہ کی ساری کثافت پل بھر میں دور ہوئی تھی..

"میری عادت حدید کو ہے.. پھر تمہاری آنکھیں کیوں بھیگ رہی ہیں..؟" اسکی بھیگی آنکھوں پر چوٹ کرتے ہوئے وہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر ایک اور سگریٹ جلانے لگا.. اسکے یوں سگریٹ سلگانے پر وہ خود بھی سلگ گئی..

"یہ جو.. سگریٹ پی رہے ہیں ناں آپ.. اسکا دھواں میری آنکھوں میں گھس رہا ہے.. سمجھے آپ.. بس.. اسی لیے.. اسی لیے پانی نکل رہا ہے آنکھوں سے.. آ.. آپ چھوڑ کیوں نہیں دیتے یہ زہر..؟؟" اس نے بے بسی سے آخر میں اسکے مقابل پنجوں کے بل بیٹھتے ہوئے جیسے التجا کی تھی.. اسکے یوں اپنے سامنے.. اتنے قریب بیٹھنے پر سکندر شاہ ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہو بیٹھا.. سلگتی سگریٹ کو بجھانے کے لیے ایش ٹرے میں مسل ڈالا..

www.novelsclubb.com

"تم چھڑوا دو.." اپنا چہرہ اس پر جھکاتے ہوئے وہ سنجیدگی سے گویا ہوا..

"تو چھوڑ دیں.. میں کہہ تو رہی ہوں.. مجھے اچھا نہیں لگتا آپکا یوں ہر وقت سموکنگ کرتے رہنا.." اسکے دائیں طرف صوفے پر رکھی سگریٹ کی ڈبی اٹھاتے ہوئے وہ نم لہجے میں بولی..

"چلو پھر آج سے.. ابھی اسی وقت سے.. سگریٹ سکندر شاہ پر حرام ہوئی..." اسکی ناک پر چمکتی لونگ کو اپنی شہادت کی انگلی سے چھوتے ہوئے وہ نرمی سے بولا.. دل آئنور شاہ چاہ کر بھی اس بار اس سے دور نہیں ہو پائی تھی.. اسکی قربت.. دلفریب کلون کی مہک اور گرم سانسوں میں رچی سگریٹ کی بُو.. سب کچھ اسے ڈسٹرب کر رہا تھا.. اس نے گھبرا کر اپنی آنکھیں میچ لیں.. سکندر شاہ نے بغور اسکی طرف دیکھا تھا.. اسکی بے پناہ سفید رنگت میں رونے کے باعث سرخی گھلی تھی.. ستواں ناک میں چمکتی لونگ اور بھرے بھرے گلابی لب.. اسکی لمبی گھنی پلکیں رخساروں کو چومتی ہوئی لرز رہی تھیں.. سکندر شاہ نے بے خود ہوتے ہوئے ان لرزتی پلکوں کو چھوا تھا..

www.novelsclubb.com

"تم ایسی کب تھیں آئنور..؟میری قربت پر کبھی یوں تو نہیں شرمائی تم..؟؟تمہارا یہ گریز..یہ شرم..یہ حیا..میرے لیے سب نیا ہے..تمہارے یہ سب انداز میرے ارادے خراب کر رہے ہیں..مجھے جانا ہے یار..یوں آنکھیں بند کیے رکھو گی تو کیسے جا پاؤنگا میں.."اسکے رخسار پر لٹکتی لٹ کو ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے وہ سرگوشی نما انداز میں بولتا اسے بے چین کر گیا تھا..اس نے فوراً آنکھیں کھولی تھیں..بھوری بڑی بڑی آنکھوں میں وحشت لیے وہ اسے دیکھ رہی تھی..سکندر ہولے سے مسکرایا تھا..آئنور نے نفی میں سر ہلایا تھا..اس نے سکندر شاہ کو کچھ کہا نہیں تھا..مگر آنکھوں کی بے قراری سب کہہ گئی تھی..

"بہت ظالم ہو تم دل....بہت زیادہ ظالم..کچھ کہتی نہیں ہو مگر پھر بھی...پھر بھی...ان آنکھوں سے ہی پاگل کر دیتی ہو مجھے..اب یوں رو کر میری راہ کھوٹی مت کرو..ٹائم ہو چکا ہے..مجھے جانا ہے..اپنا..اور ہمارے بیٹے کا خیال رکھنا..." اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا..گھڑی شام کے پانچ بجا رہی تھی..الماری

www.novelsclubb.com

کے پاس پڑا بیگ اٹھا کر وہ اسکی طرف پلٹا تھا جو صوفے کے پاس کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی.. دروازے کی طرف بڑھتا وہ ایک پل کو اسکی طرف مڑا تھا.. آئنور تقریباً بھاگتے ہوئے اسکے شانے سے جا لگی..

"مت جائیں سکندر.. پلیز مت جائیں.. آئی ایم سوری.. میں اپنی تمام غلطیوں کے لیے.. آپ سے معافی مانگتی ہوں.. اپنے کہے ہر ایک لفظ کے لیے بہت.. بہت شرمندہ ہوں.. آپ پلیز.. پلیز مجھے معاف کر دیں... مجھے چھوڑ کر مت جائیں سکندر.. پلیز مت جائیں.." اسکا بازو اپنے دونوں ہاتھوں میں جکڑے وہ بے تحاشا روتے ہوئے اسے روکنا چاہ رہی تھی.. سکندر شاہ نے دوسرا ہاتھ اسکے گرد لپیٹ کر اسکی پشت سہلائی..

www.novelsclubb.com

"شش.. چپ.. رونا نہیں.. بلکل چپ ہو جاؤ... اور میں تم سے بلکل خفا نہیں ہوں تو معافی کس بات کی میری جان...! ہاں میں ڈسٹرب ضرور تھا بس اسی لیے تمہاری طرف بڑھتے اپنے قدموں کو صرف اس لیے روک لیا تاکہ تمہیں احساس

ہو جائے کہ تم صرف میری ہو..اور تمہارا ہر راستہ مجھ تک ہی آتا ہے.."اسکے بھیگے گال صاف کرتے ہوئے وہ محبت سے چور لہجے میں بولتا دل آئنور شاہ کو اندر تک پر سکون کر گیا تھا..آئنور نے بھیگی آنکھوں سے سکندر شاہ کو دیکھا تھا..

"م..میں آپ سے بہت..بہت پیار کرتی ہوں سکندر...آپکے بغیر جینے کا کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا میں نے..اور پھر ایک دم سے آپ..آپ مجھ سے اتنی دور ہو گئے کہ میں تو جیتے جی مر ہی گئی تھی سکندر...بہت تڑپی تھی میں..بہت بہت زیادہ..اور آپ سے دور وہ چار سال...وہ چار سال میں نے کیسے گزارے ہیں..میں بتا بھی نہیں سکتی..."اسکے چہرے پر اپنی مخروطی انگلیوں کو پھیرتے ہوئے وہ پانیوں بھری آنکھوں سمیت بولی تھی..سکندر شاہ نے اسکی شفاف ہتھیلی اپنے مضبوط ہاتھوں میں لے کر اپنے لبوں سے لگالی..آئنور کو اپنا آپ معتبر ہوتا محسوس ہوا..پھر گھڑی کی طرف دیکھتا ہوا وہ مصنوعی عجلت دکھاتے ہوئے بولا تھا..

www.novelsclubb.com

"یار دل..اپنے باقی کے تیر پھر کبھی آزمالینا..ابھی میں چلتاہوں..ورنہ آج میری فلائٹ مس ہو جائیگی.."اسکی ناک دباتے ہوئے وہ دلکش لہجے میں گویاہوا..

"نہیں..آپ کہیں نہیں جائیں گے..مجھے ابھی آپ سے ڈھیر ساری باتیں کرنی ہیں..اور آپکی باتیں سننی ہیں..بس میں کہہ رہی ہوں ناں..آپ کہیں نہیں جارہے..نہیں جارہے تو نہیں جارہے سکندر..."ضدی لہجے میں بولتی ہوئی وہ اسے پہلے والی آئنور لگی تھی..سکندر نے قہقہ لگاتے ہوئے اسے خود سے لگایا تھااور اسے لیے بیڈ پر آبیٹھا...

"اچھاتو پھر بولو..میں دل وجان سے سن رہاہوں.."اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹتے ہوئے وہ آرام سے بولا..اسکے یوں لیٹ جانے پر گھبرا گئی...

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہے ہیں سکندر..کوئی آجائیگا..اٹھ کر بیٹھیں پلیز.."اسے اٹھاتے ہوئے وہ بند دروازے کیطرف دیکھتی بولی تھی..

"کہاں یار..ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں..تم کرنے ہی کہاں دیتی ہو.."اسکے بالوں کی لٹ کھینچتے ہوئے وہ معنی خیزی سے بولا تھا..دل آئنور نے سرخ ہوتا چہرہ دوسری جانب موڑ لیا..ایک شرمگیں مسکراہٹ نے اسکے گلابی لبوں کا احاطہ کیا تھا..

"بہت خراب ہیں آپ..ہٹیے یہاں سے مجھے حدید کے پاس جانا ہے.."اسے پرے دھکیلتے ہوئے آئنور نے وہاں سے نکلنا چاہا تھا مگر سکندر نے اسے ہاتھ سے کھینچ کر..اپنے پہلو میں گراتے ہوئے اسکا ارادہ ناکام کر دیا..

"اچھا..اور حدید کے بابا کا کیا..؟؟اُن بے چارے کو جو تم نے اپنے ان آنسوؤں سے روک لیا اسکا کیا..تمہیں تو مجھ سے ڈھیر ساری باتیں کرنی تھیں وہ کہاں گئی..؟"سکندر شاہ آج اسے اتنی آسانی سے چھوڑنے والا نہیں تھا..اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر آئنور کا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار تھا..اسکا شرم سے سرخ

www.novelsclubb.com

پڑتا چہرہ سکندر شاہ کو مزید پاگل کر رہا تھا.. وہ اپنے دل کی بڑھتی دھڑکنوں کو قرار دینے کی کوشش میں بے خود سا اس پر جھکا تھا۔۔

"سکندر پلیز..." اسے خود پر جھکتا دیکھ آئنور نے دونوں ہتھیلیاں اسکے چوڑے سینے پر رکھ کر اسے دھکیلنے کی پوری کوشش کی تھی... اسکے ایک ایک نقش کو اپنی آنکھوں سے دل میں اتارتا سکندر یقیناً اس وار کے لیے تیار نہیں تھا.. اسکو پیچھے کرتے وہ بیڈ سے اتری تھی اور تیزی سے دروازے کی طرف بھاگی... اسکے یوں جان بچا کر بھاگنے پر سکندر شاہ کا جاندار قہقہ کمرے میں بکھرا تھا...

"اچھا یار.. اپنی مت سناؤ.. میری داستان ہی سن لو.." اس نے دروازہ کھولتی آئنور کو چھیڑا تھا.. وہ پلٹی...

www.novelsclubb.com

"اب ساری زندگی آپکی ہی سننی ہے.. سو ڈونٹ یو وری.. ایک ایک بات سنوں گی.." مسکراتے لہجے میں کہتی وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی.. سکندر شاہ نے دل

مسوستے ہوئے ہاتھ کا مکا بنا کر اپنے ہی ہاتھ پر مارا.. گھنی مونچھوں تلے لب مسکرائے تھے...

■ ■ ■

پانچ سال بعد...

وہ امریکہ کے شہر نیویارک کے ایک شاندار شاپنگ مال کا بھرپور منظر تھا.. چار سالہ بچی کی انگلی تھامے.. وہ دلکش لڑکی کاؤنٹر پر کھڑی شاید کچھ بحث کر رہی تھی.. ریڈ جینز پر یلوٹی شرٹ پہنے وہ قدرے فربہی مائل لگ رہی تھی.. کندھوں تک آتے سلکی سیاہ بال بار بار جھٹکتی وہ اب اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے چینجنگ روم کے سامنے جا کھڑی ہوئی.. اسکی انگلی تھامے کھڑی بچی اپنی چھوٹی چھوٹی پونیاں ہلا ہلا کر اس سے کوئی ضد کر رہی تھی.. تبھی چینجنگ روم کا دروازہ کھلا تھا اور اسمارٹ سا فارس محمود بلیک جیکٹ پہنے باہر آیا تھا... جب سے ماریہ کو واچ کرتی دل آئنور شاہ کو یک گونہ سکون ملا تھا.... یعنی وہ فارس محمود کے ہی ساتھ تھی.. فارس محمود نے

www.novelsclubb.com

یقیناً اسکے امریکہ سے چلے آنے کے بعد ماریہ سے شادی کر لی تھی.. چار سالہ بچی کی انگلی تھامے وہ لڑکی کوئی اور نہیں ماریہ تھی.. جبکہ اسکے سامنے کھڑا فارس محمود اب کسی بات پر مسکرا رہا تھا.. تبھی چھ سالہ حدید نے اسکا ہاتھ ہلا کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا...

"بابا آپ کو بلا رہے ہیں ماما.." اس نے زرا فاصلے پر کھڑے سکندر شاہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دل آئنور کو ہوش دلایا تھا...

"آں.. ہاں.." اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہ اپنی طرف متوجہ سکندر شاہ کی جانب بڑھی تھی.. بلیو جینز پر وائٹ ٹی شرٹ اور براؤن جیکٹ پہنے وہ بے حد سمارٹ لگ رہا تھا.. دل آئنور نے جانثار نظروں سے اپنے محبوب شوہر کو دیکھا تھا جو چار سالہ شجعیہ شاہ کی ضدیں پوری کرتا اسے ڈھیروں چاکلیٹس اور ٹوائز دلوا چکا تھا مگر شجعیہ کی فرمائشیں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں..

www.novelsclubb.com

"آپ اسکو بگاڑ رہے ہیں سکندر.. بس کریں پہلے ہی بہت ضدی ہو چکی ہے یہ.." اسکے پیشانی پر بکھرے بال سمیٹتے ہوئی وہ سنجیدگی سے بولی تھی..ماں کے یوں بال چھیڑنے پر شجعیہ نے زور و شور سے ادھر اُدھر سر ہلایا تھا..

"یار ایک ہی تو بیٹی ہے میری..اسکی ضدیں پوری نہیں کرونگا تو پھر کس کی کرونگا..یا تو پھر یوں کرو نہ کہ ہمیں ایک اور منی دے دو..پھر ہم کچھ سوچیں گے..کیوں بھئی ہادی..بابا ٹھیک کہہ رہے ہیں ناں..؟؟"آخر میں آئنور کی انگلی تھامے کھڑے حدید کو بیچ میں گھسیٹتے ہوئے اس نے آئنور کو چھیڑا تھا..اس نے سکندر شاہ کی بات پر اسے گھوری سے نوازا تھا..سکندر شاہ کا قہقہ بے ساختہ تھا..

"نئ بابا.. مجے ایت اور بائی چاہیئے.."(نہیں بابا..مجھے ایک اور بھائی چاہیئے...) حدید کی بجائے شجعیہ نے اپنی توتلی زبان میں اپنا فیصلہ سنایا...آئنور نے اپنا سر پیٹ لیا..

www.novelsclubb.com

"چلو پھر ایک کام کرتے ہیں ماما سے کہو ہمیں ایک منی اور منا دے دیں.. فیملی کمپلیٹ ہو جائیگی..." سکندر شاہ نے مسلہ حل کیا.. حدید نے اثبات میں سر ہلایا تھا...

"یہ پبلک پلیس ہے سکندر.. کچھ تو شرم کر لیں.. بچوں کے سامنے ہی کچھ کا کچھ بولے جا رہے ہیں آپ.." آئنور نے اپنی مسکراہٹ روکتے ہوئے اسے باز رکھنے کی ناکام کوشش کی تھی.. وہ لوگ قدرے الگ تھلگ کھڑے تھے...

"یار سچی... تھا نہیں.. مگر اب ہو گیا ہوں بے شرم... اور پھر یہ امریکہ ہے.. پاکستان نہیں.." اسکی ناک دباتے ہوئے وہ مسکراتے ہوئے بولا... دل آئنور دھیرے سے مسکرائی تھی.. "چلیں پھر اگر آپکی شاپنگ کمپلیٹ ہو چکی ہو تو اب ہوٹل چلیں.. آج شام کی ہی فلائٹ ہے.. آپ بھول رہے ہیں شاید.." اسے ہوش دلاتی وہ سنجیدگی سے بولی تھی..

www.novelsclubb.com

"اور آپ ہمیں بھول گئی ہیں شاید... تبھی یہاں ایک ہی جگہ پر موجود ہوتے ہوئے بھی آپ نے ہم سے ملنا گوارا نہیں کیا.." اسکے سر پر کھڑی وہ ماریہ تھی جسکی آنکھوں میں نمی اور لہجے میں شکایت تھی.. دل آئنور فوراً اسکے گلے لگی تھی... سکندر نے حیرت سے ان دونوں کو گلے ملتے دیکھا تھا جبکہ ماریہ کی پشت پر کھڑا فارس محمود اپنی بیٹی کی انگلی تھامے مسکرا رہا تھا..

"یہ میری دوست ہے ماریہ.. اور یہ اسکے ہزبینڈ فارس محمود ہیں... اور ڈیفینٹلی یہ کیوٹ سی بے بی ڈول میری بھانجی ہے... ایم آئی رائٹ..؟" مسکراتے لہجے میں سکندر سے ماریہ اور فارس کا تعارف کرواتے ہوئے وہ آخر میں ماریہ سے پوچھ رہی تھی...

www.novelsclubb.com

"یس یو آر رائیٹ.." ماریہ کی بجائے جواب فارس نے دیا تھا.. سکندر نے آگے بڑھ کر فارس سے مصافحہ کیا تھا..

"مجھے سکندر شاہ کہتے ہیں..اور یہ میرا بیٹا حدید..اور یہ میری کیوٹی پائی شجعیہ ہے.."دل آئنور شاہ کو ماریہ کے ساتھ باتوں میں مشغول ہوتے دیکھ..سکندر شاہ نے اپنا تعارف فارس محمود سے کروایا تھا...بدلے میں فارس مسکرایا تھا..

"دیٹس گڈ..یور بے بیز آر ٹو مچ کیوٹ ایز لائک یو.."فارس محمود نے خوشدلی سے اعتراف کیا..وہ بے ساختہ ہنسا تھا..پھر کچھ وقت ان دونوں کے ساتھ گزار کر وہ چاروں واپس ہوٹل آ گئے تھے...

ایک بزنس ڈیکنگ کے سلسلے میں پچھلے ماہ وہ امریکہ آیا تھا مگر ایک ہفتے سے زیادہ دل آئنور شاہ کے بغیر رہنا جب مشکل ہونے لگا تو اس نے اسے بچوں سمیت اپنے پاس بلا لیا تھا..واشنگٹن میں ہونے والی بزنس میٹنگ اٹینڈ کر کے وہ بچوں اور آئنور کو لے کر نیویارک آ گیا تھا..پھر یہیں سے ریٹرن ٹکٹس کروالی تھیں..پانچ سال چھ ماہ سے زائد اس عرصے میں وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بے حد خوش تھے..

چار سال پہلے بیٹی کی پیدائش پر انہوں نے شجعیہ شاہ کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے

www.novelsclubb.com

اپنی بیٹی کا نام شجعیہ ہی رکھ دیا تھا.. جس وقت جہاز نے پاکستان کی سرزمین پر لینڈ کیا تھا دل آئنور نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا.. وہ خدیجہ بیگم اور نبیل شاہ سے ملنے کو بے چین تھی جبکہ بچے بھی کچھ کم بے تاب نہ تھے.. تھکاوٹ کے باوجود سکندر شاہ نے ڈرائیور کو بھیج کر خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی.. پچھلی سیٹ پر دونوں بہن بھائی ایک دوسرے سے لپٹے سو رہے تھے.. دل آئنور نے مطمئن سی ہو کر سکندر شاہ کے کندھے پر سر ٹکا دیا.. اس نے مسکراتے ہوئے محبت سے چُور نظروں سے اپنی شریک حیات کو دیکھا تھا.. خوبصورت بھوری آنکھیں موندے وہ بے حد حسین لگ رہی.. وقت جیسے اسکے حسن کو چھوئے بغیر ہی گزر گیا تھا.. اور وہ خود بھی تو اسے کسی نازک آبگینے کی طرح چُھوا کرتا تھا.. گاڑی کی سپیڈ آہستہ کرتے ہوئے اس نے آئنور کی بے داغ پیشانی پر اپنی مہر محبت ثبت کی تھی.. اسکے لمس کو محسوس کرتے ہوئے اس نے اپنی بھوری آنکھوں کو کھولا تھا.. آنکھوں کے گلابی ڈورے سکندر شاہ کو بہکانے کو کافی تھے...

www.novelsclubb.com

"پھر کیا ارادہ ہے..نیویارک میں شجعیہ نے ایک فرمائش کی تھی دل..؟"اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ خمار آلود لہجے میں بولا...

"کیا مطلب...؟"آئنور نے انجان بنتے ہوئے اسکو مزید بے قرار کیا تھا..

"زیادہ انجان مت بنو میری جان..اس بار مجھے ٹوئنز چاہئیں.."اسکی ناک دباتے ہوئے وہ مسکراتے لہجے میں بولا تھا..دل آئنور کی کان کی لوئیں پل میں سرخ ہوئی تھیں..

"بہت خراب ہیں آپ سکندر.."اسکے کندھے پر اپنے نازک ہاتھ کا مکا مارتے ہوئے وہ کھلکھلائی تھی..

"تمہاری سنگت کا ہی اثر ہے جانِ سکندر.."اسکے شانوں کے گرد اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے وہ مسکراتے لہجے میں بولا تھا..آئنور نے ہنستے ہوئے اسے ڈرائیونگ کی طرف متوجہ کروایا تھا...

"اچھا گاڑی کی سپیڈ تو بڑھالیں.. گھر آج ہی پہنچنا ہے... بہت تھک چکی ہوں.. سونا ہے مجھے.." منہ پر ہاتھ رکھ کر اس نے جمائی روکی تھی...

"تم گھر چلو.. پھر میں تمہیں سلاتا ہوں.." اسے دھمکاتا ہوا وہ آنکھ دباتے ہوئے بولتا دل آئنور کو بے حد وجیہہ لگ رہا تھا.. ایک شرمگیں مسکراہٹ نے اسکے گلابی لبوں کا احاطہ کیا تھا.. اپنی مکمل زندگی پر اس نے مطمئن سی ہو کر دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا تھا..

ختم شد

www.novelsclubb.com